Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 27

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

11 رشوال 1438 ہجری قمری   6 روفا 1396 ہجری شمسی   6 رجولائی 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 30 رجون 2017 کو مسجد بیت الفتوح (لندن) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 1 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

یہی سچ ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور سری نگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے
اب خدا خود نازل ہوگا اور ان لوگوں سے آپ لڑے گا جو سچائی سے لڑتے ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

یادرکھو کہ اب عیسیٰ تو ہرگز نازل نہیں ہوگا کیونکہ جو اقرار اُس نے آیت فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کے رو سے قیامت کے دن کرنا ہے اُس میں صفائی سے اِس کا اعتراف پایا جاتا ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آئے گا۔ اور قیامت کو اس کا یہی عذر ہے کہ عیسائیوں کے بگڑنے کی مجھے خبر نہیں اور اگر وہ قیامت سے پہلے دنیا میں آتا تو کیا وہ یہی جواب دیتا کہ مجھے عیسائیوں کے بگڑنے کی کچھ خبر نہیں۔ لہٰذا اس آیت میں اُس نے صاف اقرار کیا ہے کہ میں دوبارہ دنیا میں نہیں گیا اور اگر وہ قیامت سے پہلے دنیا میں آنے والا تھا اور برابر چالیس برس رہنے والا تب تو اُس نے خدا تعالیٰ کے سامنے جھوٹ بولا کہ مجھے عیسائیوں کے حالات کی کچھ خبر نہیں۔ اس کو تو کہنا چاہئے تھا کہ آمد ثانی کے وقت میں نے چالیس کروڑ کے قریب دنیا میں عیسائی پایا اور ان سب کو دیکھا اور مجھے ان کے بگڑنے کی خوب خبر ہے اور میں تو انعام کے لائق ہوں کہ تمام عیسائیوں کو مسلمان کیا اور صلیبوں کو توڑا۔ یہ کیسا جھوٹ ہے کہ عیسیٰ کہے گا کہ مجھے خبر نہیں۔ غرض اس آیت میں نہایت صفائی سے مسیح کا اقرار ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آئے گا اور یہی سچ ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور سری نگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے۔ اب خدا خود نازل ہوگا اور ان لوگوں سے آپ لڑے گا جو سچائی سے لڑتے ہیں۔ خدا کا لڑنا قابل اعتراض نہیں کیونکہ وہ نشانوں کے رنگ میں ہے لیکن انسان کا لڑنا قابل اعتراض ہے کیونکہ وہ جبر کے رنگ میں ہے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 76)

ہم اس بات پر خوش نہیں ہیں کہ دنیا کا ایک حصہ تباہ ہو اور پھر باقی دنیا کو عقل آئے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکیں اور آنے والے کو مانیں بلکہ ہم تو اس بات پر خوش ہیں اور کوشش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بھی اس کے بداعمال کی وجہ سے تباہی میں نہ ڈالے اور دنیا کو عقل دے کہ وہ بدانجام سے بچیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30 رجون 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رمضان اپنی بیشمار برکتیں لے کر آتا ہے اور جو لوگ اس کی حقیقت کو سمجھتے ہیں وہ اس سے فیض بھی پاتے ہیں۔ بہت سے لوگوں کے مجھے خطوط آرہے ہیں کہ ہمیں ان دنوں میں فرائض عبادتوں میں بہتر رنگ میں ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کی ادائیگی کی بھی توفیق ملی۔ قرآن کریم اور حدیث کے درس سننے کی بھی توفیق ملی۔ نماز تراویح کی ادائیگی کی بھی توفیق ملی اور پھر تہجد کی بھی توفیق ملی۔ قرآن کریم کا دور مکمل کرنے کی بھی توفیق ملی۔ دعا کریں کہ یہ حالت ہمیشہ قائم رہے۔ جن روحانی لذتوں سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فیضیاب فرمایا ہے ہماری کسی لاپرواہی کمزوری اور ہماری کسی لغزش سے اس کے فیض سے بے فیض ہونے والے نہ بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ کرے جیسی یہ خواہش کا اظہار کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنا فضل اور درگزر فرماتے ہوئے ان کوششوں کو بھی نواز دے جو وہ کرتے رہے اور اس انعام کو ہمیشہ جاری رکھے جو وہ رمضان میں کسی بھی صورت میں اپنی رحمت اور مغفرت کی وجہ سے کرتا رہا۔

حضور انور نے فرمایا: ہر شخص کو خود بھی اپنے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اب ہمارے قدم پیچھے نہ ہٹیں بلکہ آگے بڑھتے رہیں اور کوشش بھی کرنی چاہئے کہ جہاں تک حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں ہم پہنچے ہیں ان سے قدم کبھی پیچھے نہ ہٹیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جانے کی اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق کوشش بھی کریں اور دعا بھی مانگیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرتا رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء۔** وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور تکلیف دور کر دیتا ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو مضطر کی دعا سنتا ہے اسکی تکلیفوں کو دور کرتا ہے۔ پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **ادعونی استجب لکم** کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا پس اگر ہماری کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ہمیں رمضان میں قبولیت دعا اور اپنے قرب کے نظارے دکھائے تو یہ اس بات کا احساس دلانے کیلئے ہیں کہ میں نے جو قرب تمہیں عطا کیا ہے اسے مستقل قائم رکھنے کی کوشش کرنا۔ اللہ تعالیٰ پر کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ صرف رمضان کے مہینہ میں ہی قریب آئے گا۔ یہ دن اس نے جو خاص کئے ہیں یہ توجہ دلانے کیلئے ہیں۔

رمضان کے دنوں میں بہت سے لوگوں کو نفل پڑھنے کی جو عادت پڑی ہے اگر اس میں وہ باقاعدگی اختیار کرنے کی کوشش کریں اور اس کیلئے وہ دعا بھی کریں اور رات کو پختہ ارادہ کر کے سوئیں تو اللہ تعالیٰ کی اس قربت سے ہمیشہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کا قرب ہو تو انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں اور اس کے حصار میں ہوتا ہے اور یہ قرب رات کی دعاؤں کے ساتھ دن کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور عبادات سے حاصل ہوتا ہے۔

پس رمضان میں جس محفوظ حصار میں آنے اور جس مضبوط قلعہ میں آنے کی کوشش کی ہے اور پناہ لی ہے ہمارا کام یہ ہے کہ اب اس پناہ میں رہنے کے لئے تمام احتیاطوں کو استعمال کریں۔ یہ نہ ہو کہ ہماری کسی بے احتیاطی اور لاپرواہی کی وجہ سے ہم قلعہ سے باہر نکل کر اپنے بدترین دشمن کے ہاتھ لگ جائیں پس دعاؤں اور نیکیوں کے بجالانے کی طرف خاص توجہ دینے کی ہر ایک کو ہر وقت ضرورت ہے تاکہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی پناہ گاہ میں رہیں۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی پر زور دیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارا کام یہ بھی ہے کہ اپنے اس ذاتی دائرے سے باہر نکل کر جماعت کے لئے بھی بہت دعا کریں مسلم امۃ کے لئے بھی بہت دعا کریں اپنے اپنے ملکوں کے لئے بھی دعا کریں دنیا پر جو بھیانک خطرات منڈلا رہے ہیں ان کے دور ہونے کے لئے بھی دعا کریں اور اس طرح دعا کریں جو دل میں درد کے ساتھ اٹھے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا یہ بھی ذریعہ ہے کہ صرف اپنی ذات تک ہی دعاؤں میں انسان محدود نہ رہے بلکہ اپنی دعاؤں کو وسیع کرے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کو جماعت کو اپنی دعاؤں میں شامل کرنا چاہئے۔

پاکستان میں جماعت کے حالات کا ہر ایک کو علم ہے۔ اس لئے دعاؤں کی خاص ضرورت ہے۔ پاکستانی احمدیوں کو جو وہاں رہنے والے ہیں اپنے لئے خاص دعا کرنی چاہئے۔

اسی طرح الجزائر میں بھی جماعت کے خلاف ایک باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کارروائی ہو رہی ہے لیکن اکا دُکا کے علاوہ تمام احمدی مضبوطی سے اپنے ایمان پر قائم ہیں اور مجھے لکھتے ہیں کہ آپ فکر نہ کریں ہم ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ حکومت کو وہاں سمجھ نہیں آرہی کہ یہ کیسے لوگ ہیں جو نہ تو کسی قسم کا سخت ردّعمل دکھا رہے ہیں اور نہ اپنے ایمان سے پھرتے ہیں۔ عورتیں مرد سب سزائیں قبول کرنے کو تیار ہیں لیکن اپنے ایمان سے ہٹنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ احمدی کے پاس دعا کا ہتھیار ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر یقین ہے۔ اس بات پر وہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ امتحان کا دور ایک دن ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ ضرور ہماری دعائیں سنے گا۔ پس اگر ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مضبوط قلعہ میں پناہ لینے کے لئے اپنی دعاؤں اور ذکر کو نہ صرف قائم رکھیں بلکہ بڑھائیں ہر احمدی کا کام ہے کہ دعاؤں کی طرف توجہ دے۔ جو سمجھتے ہیں کہ ان کو براہ راست کوئی خطرہ

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

قسط ۲

ایک ہی نشست میں تین طلاق کی شرعی حیثیت اور عورتوں کے حقوق

گزشتہ شمارہ میں ہم نے سُپریم کورٹ میں تقریباً ایک سال سے تین طلاق پر چل رہے مقدمات کا پس منظر بیان کیا تھا اور اس کو لیکر مرکز اور پرسنل لاء بورڈ کا جو مؤقف تھا، اس بارے میں اختصار کے ساتھ عرض کیا تھا۔ اب ہم اپنا اصل مدعا عرض کریں گے یعنی تین طلاق اسلامی نقطہ نگاہ سے درست ہے یا نہیں اور اگر کوئی ایک ہی نشست میں اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو اس پر کیا حکم لاگو ہوگا۔ نیز طلاق کا اسلامی طریقہ کیا ہے۔

پیارے آقا سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، جن پر قرآن مجید جیسی مکمل و عظیم شریعت نازل ہوئی، اور جو قرآنی تعلیمات کو سب سے زیادہ اور سب سے بہتر سمجھنے والے تھے آپ کی تعلیم کے مطابق ایک ہی نشست میں دی گئی تین طلاقوں کی اسلام میں کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ جماعتِ احمدیہ ایسے غیر شرعی فعل کو یقیناً ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اس پر افسوس کا اظہار کرتی ہے۔

صرف ایک طلاق ہی کا معاملہ نہیں اکثر مسلمان آج طرح طرح کے شرک و بدعات اور ضلالت و گمراہی میں ڈوب چکے ہیں جن کا شریعت سے کوئی دُور کا بھی واسطہ نہیں ایسے وقت میں مسلمانوں کو خصوصاً اور پوری انسانیت کو عموماً اندھیروں سے نکالنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جس ریفارمر، امام مہدی و مسیح موعود، اور کلکی اوتار نے آنا تھا وہ آچکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں جنہوں نے 1889 میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور ایک انتہائی نیک و پاک لوگوں کی جماعت پیدا کی جو اسلامی تعلیم کا بالکل صحیح اور حقیقی نمونہ ہے۔ پس آج اسلام کا صحیح چہرہ جماعت احمدیہ کی صورت میں دیکھا جاسکتا ہے۔ آج دُنیا کا چین و امن اسی مصلح، ریفارمر، اور اس کی جماعت سے وابستگی سے وابستہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے ......☆...... وقت ہے جلد آؤ اَے آوارگان دشت خار

ایک ہی نشست میں یعنی یکدفعہ تین طلاق بول کر نکاح توڑنے کی اجازت شریعت ہرگز نہیں دیتی۔ اہل حدیث ایک ہی نشست میں دی گئی تین طلاق کو تین نہیں تسلیم کرتے بلکہ ایک تسلیم کرتے ہیں جبکہ احناف اسے تین تسلیم کرتے ہیں اور اس پر دائمی جدائی کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ حالانکہ بالاتفاق تمام احناف یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ایک ہی نشست میں دی گئی تین طلاق، طلاق بدعت ہے اور اس طرح طلاق دینے والا گناہ گار ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ مانتے ہیں کہ اس طرح تین طلاق ہوجاتی ہے اور شوہر اور بیوی میں دائمی جدائی ہوجاتی ہے۔

حنفیوں کی بہت ہی مشہور کتاب ''قدوری'' میں، جو تقریباً تمام مدارس میں پڑھائی جاتی ہے، طلاق کے بارے میں ''کتاب الطلاق'' میں لکھا ہے :

اَلطَّلَاقُ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَوْجُہٍ اَحْسَنُ الطَّلَاقِ وَطَلَاقُ السُّنَّۃِ وَطَلَاقُ الْبِدْعَۃِ۔ اَحْسَنُ الطَّلَاقِ اَنْ یُّطَلِّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَہٗ تَطْلِیْقَۃً وَاحِدَۃً فِیْ طُھْرٍ وَاحِدٍ لَمْ یُجَامِعْھَا فِیْہِ وَیَتْرُکَھَا حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُھَا۔ وَطَلَاقُ السُّنَّۃِ اَنْ تُطَلَّقَ الْمَدْخُوْلُ بِھَا فِیْ ثَلٰثَۃِ اَطْھَارٍ۔ وَطَلَاقُ الْبِدْعَۃِ اَنْ یُّطَلِّقَھَا ثَلٰثًا بِکَلِمَۃٍ وَاحِدَۃٍ اَوْ ثَلٰثًا فِیْ طُھْرٍ وَاحِدٍ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَبَانَتْ اِمْرَاَتُہٗ مِنْہُ وَکَانَ عَاصِیًا۔

یعنی طلاق کی تین قسمیں ہیں۔ طلاق احسن۔ طلاق سنت۔ طلاق بدعت۔ طلاق احسن یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو طہر کی حالت میں صرف ایک ہی طلاق دے، ایسے طہر میں جس میں کہ اس نے اس سے مباشرت نہ کی ہو اور پھر کوئی طلاق نہ دے یہاں تک کہ عدت گزر جائے۔ اور طلاق سنت یہ ہے کہ تین طہر میں تین طلاق دی جائے۔ اور طلاق بدعت یہ ہے کہ ایک دم میں تین طلاق دے دی جائے۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی اور یہ طلاق مغلظہ یا بتہ ہوگی اور خاوند گناہگار ہوگا۔

اب ظاہر ہے کہ ایک ہی وقت میں دی گئی تین طلاق نہ تو طلاق اَحسن ہے اور نہ طلاق سنت ہے بلکہ طلاق بدعت ہے۔ اور بدعت کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ بدعت تو گمراہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ (مسلم کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریق محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریق ہے۔ بدترین فعل دین میں نئی نئی بدعات کو پیدا کرنا ہے۔ ہر بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔

احناف کو صحابی رکانہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کا اچھی طرح علم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی دی ہوئی ایک ہی نشست میں تین طلاق کے متعلق کہا کہ یہ دراصل ایک طلاق ہے تم رجوع کرلو۔ لیکن اس کے باوجود احناف اس حدیث سے استدلال نہیں کرتے، تعجب ہے!

احناف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اُس فیصلہ کو اپنے مؤقف کی تائید میں پیش کرتے ہیں جس میں آپؓ نے فرمایا تھا کہ آئندہ اگر کوئی ایک ہی نشست میں تین طلاق دے گا تو ہم اُسے تین ہی مانیں گے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب ایک ہی مجلس میں تین طلاق دینے کا چلن بڑھ گیا جو کہ صریح قرآن و حدیث کے منشاء کے خلاف ہے تو سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم سے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ آئندہ ایک ہی مجلس دی گئی تین طلاقیں تین ہی مانی جائیں گی۔ پھر ایسے شخص کو رُجوع کا موقع نہیں دیا جائے گا اور ایسی طلاق، طلاق بتہ شمار ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سزا کے رنگ میں یہ فیصلہ صادر فرمایا تا لوگ شریعت کو مذاق نہ بنائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پورے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کے ابتدائی دوسالوں تک اگر کوئی ایک ہی مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیتا تھا تو اُسے ایک شمار کرتے ہوئے مرد کو رجوع کا موقع دیا جاتا تھا۔ لیکن جیسا کہ ذکر کیا گیا ایک ہی مجلس میں تین طلاق قرآن و حدیث کے حکم کی صریح خلاف ورزی اور شریعت سے کھلواڑ ہے۔ سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی روک تھام کیلئے یہ قدم اُٹھایا کہ اکٹھے دی گئی تین طلاق کو آئندہ تین ہی مانا جائے گا اور میاں بیوی میں دائمی جدائی ہوگی اور ایسا شخص بعد میں خواہ کتنا پچھتائے اُسے رجوع کا موقع نہیں دیا جائے گا تا کہ لوگ سبق سیکھیں اور شریعت سے کھیلنا بند کریں۔ صحیح مسلم کتاب الطلاق میں یہ روایت ہے :

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ الطَّلَاقُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَسَنَتَیْنِ مِنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَۃً۔ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِیْ اَمْرٍ قَدْ کَانَتْ لَھُمْ فِیْہِ اَنَاۃٌ فَلَوْ اَمْضَیْنَاہُ عَلَیْہِ فَاَمْضَاہُ عَلَیْھِمْ۔

(صحیح مسلم کتاب الطلاق، باب طلاق الثلاث)

ترجمہ :: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے طلاق کے معاملہ میں جلدی کی ہے حالانکہ انہیں اس بارے میں مہلت دی گئی تھی۔ پس کیوں نہ ہم ایسے جلد باز لوگوں پر ان کی طرف سے ایک ہی مجلس میں دی گئی تین طلاقوں کو تین کے طور پر ہی جاری کردیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

احناف حضرت عمرؓ کے اس فیصلہ سے استدلال کرتے ہیں کہ ایک ہی وقت میں دی گئی تین طلاقیں تین ہوجاتی ہیں۔ احناف کے بالمقابل ایک طبقہ اہل علم کا یہ کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ تعزیر کے رنگ میں تھا اور وقتی تھا۔ دائمی اور تا قیامت قابل عمل صرف قرآنی تعلیم ہے۔ جماعت احمدیہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔ چنانچہ فقہ احمدیہ پرسنل لاء میں لکھا ہے کہ :

''یہ بات مُستند روایات سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے سارے عہدِ خلافت اور حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت کے ابتدائی دَور میں ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں ایک طلاق متصوّر ہوتی تھیں۔ لیکن حضرت عمرؓ نے جب یہ محسوس فرمایا کہ شریعت کی دی گئی ایک سہولت کو بعض نادان لوگوں نے مذاق بنالیا ہے تو یہ حکم صادر فرمایا کہ لوگوں کی اس جلد بازی پر گرفت کی جائے اور اس طرح کی دی ہوئی تین طلاقوں کو تین ہی متصوّر کیا جائے تا کہ لوگوں کو تنبیہ ہو مگر حضرت عمرؓ کا یہ حکم تعزیر کا رنگ رکھتا ہے اور اسے دائمی حکم قرار نہیں دیا جاسکتا۔'' (فقہ احمدیہ پرسنل لاء صفحہ 80)

ایک مسلمان مرد کو شریعت تین طلاق کا حق ضرور دیتی ہے لیکن ایک ہی نشست میں تین طلاق کے استعمال کا حق نہیں دیتی بلکہ تین الگ الگ موقعوں پر استعمال کا حق دیتی ہے۔

دراصل مرحلہ وار تین طلاق کا حق مرد پر شریعت کا ایک بڑا احسان ہے کہ دائمی جدائی سے پہلے مرد کو بار بار سوچنے اور سمجھنے کا موقع دیا گیا ہے۔ تین طلاق کے نتیجہ میں شریعت نے یہ موقع فراہم کیا ہے کہ نادانی اور غلطی میں اُٹھائے ہوئے قدم کو واپس لینے کی گنجائش موجود رہے۔ طلاق کے بعد اگر پچھتاوا اور افسوس ہو تو اصلاح کا کم از کم ایک موقع ہاتھ میں رہے ورنہ پھر شریعت پر بجائے خود یہ ایک بڑا اعتراض ہوتا کہ پچھتاوے کے بعد اس نے اصلاح کا کوئی موقع نہیں رکھا۔ لیکن شریعت کے اس احسان کو جاہل علماء اور عوام نے مذاق، اور ایک رحمت کے حکم کو اپنے لئے زحمت بنا دیا۔

نکاح ایک انتہائی مقدس معاہدہ ہے۔ شریعت کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ اس مقدس معاہدہ کو معمولی معمولی باتوں اور ادنیٰ ادنیٰ جھگڑوں کے نتیجہ میں توڑ دیا جائے۔ ہاں انتہائی مجبوری کی حالت میں جبکہ کسی بھی صورت میں میاں بیوی کا ایک ساتھ رہنا ممکن نہ ہو، شریعت نے اس معاہدہ کو ختم کرنے کی اجازت دی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔ آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے :

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ (ابوداؤد کتاب الطلاق باب فی کراھیۃ الطلاق)

کہ جائز اور حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کو جو چیز سب سے زیادہ ناپسند ہے وہ طلاق ہے۔

ہم مکرر عرض کردیتے ہیں کہ نکاح کے نتیجہ میں مرد کو تین طلاق کا حق ضرور ملتا ہے لیکن شریعت مرد کو یہ اجازت نہیں دیتی کہ وہ ایک ہی وقت میں اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے۔ جب کوئی مسلمان مرد اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہے تو صرف ایک ہی طلاق دے۔ اور زبانی یا تحریری طور پر بیوی کو طلاق کی اطلاع دے اور اس پر گواہ مقرر کرے۔ اطلاع ملنے کے بعد طلاق کے نفاذ کی ابتدا ہوجاتی ہے یعنی طلاق کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ اب مرد کے لئے تین ماہ کی مہلت ہے ان تین ماہ کے اندر وہ چاہے تو اپنی دی ہوئی طلاق واپس لے لے یعنی طلاق سے رجوع کرلے جسے فقہی اصطلاح میں طلاق رجعی کہتے ہیں اور اگر رجوع نہ کرے تو تین ماہ کے ختم ہوتے ہی طلاق واقع ہوجائے گی جسے فقہی اصطلاح میں طلاق بائن کہتے ہیں۔ بائن طلاق کا مطلب ہے وہ طلاق جو واقع ہوچکی ہے اور شوہر کے لئے رجوع کا کوئی موقع باقی نہیں رہا۔ البتہ مرد نئے نکاح کے ساتھ دوبارہ اُس بیوی کو اپنا سکتا ہے۔ اس طرح ہر دو صورت میں مرد کی طرف سے ایک طلاق واقع ہوگی خواہ اس نے رجوع کرلیا ہو تب بھی، اور خواہ رجوع نہ کیا ہو اور طلاق بائن ہوگئی ہو تب بھی۔

طلاق دینے کا یہ شرعی طریق ہے جو اُوپر بیان کیا گیا ہے۔ اوّل تو تحریری یا زبانی طلاق دینے سے پہلے مرد کو کئی ایسے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے جس میں صلح کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے جیسے تحکیم کی کارروائی ہے۔ اور جب مرد طلاق دے چکتا ہے تب بھی اسے تین ماہ کی مہلت غور و فکر کے لئے ملتی ہے جس عرصہ میں وہ اپنی دی ہوئی طلاق واپس لے سکتا ہے۔ شریعت کا یہی منشا ہے کہ طلاق ایک ایک کرکے دی جائے اور الگ الگ وقتوں میں بہت ہی سوچ بچار کے بعد انتہائی ضرورت کے تحت دی جائے۔ وگرنہ تین تو کیا تین لاکھ طلاق کا حق بھی اگر مل جائے تو بھی کوئی فائدہ نہیں اگر وہ ایک ہی وقت میں دے دی جائیں۔ ذرا غور فرمایئے کہ اگر شریعت کا منشا ہوتا کہ تین طلاقیں اکٹھی بھی دی جاسکتی ہیں تو پھر طلاق ایک ہی کافی تھی تین کی کیا ضرورت تھی؟ اگر تین طلاق اکٹھی ایک ہی نشست میں دی جائیں اور یہ مان لیا جائے کہ تینوں کی تینوں واقع ہوگئیں جیسا کہ بعض فرقے مانتے ہیں، پھر غلطی اور ندامت کی صورت میں اصلاح کی اور واپسی کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔ اور اس طرح شریعت پر ایک الزام عائد ہوتا ہے کہ اس نے واپسی کا کوئی راستہ کُھلا نہیں رکھا۔ پس قرآن و حدیث کی رُو سے اکٹھی تین طلاق کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ اگر کوئی نادانی اور جہالت میں اکٹھی تین طلاق دے دے تو وہ ایک ہی تسلیم ہوگی تین نہیں۔

قرآن مجید میں واضح ارشاد موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاکٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ

باقی اداریہ صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے روزوں اور رمضان کا جو مقصد بیان فرمایا ہے وہ دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا ہے اور اس حوالے سے مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات پیش کئے تھے کہ اس کے حصول کیلئے کیا طریق ہیں اور ہمیں کس طرح یہ اختیار کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو ہمارے دلوں میں بٹھانے کیلئے مختلف جگہوں پر اس کی مزید تفصیلات بیان فرمائی ہیں تا کہ ہمارے دلوں میں اس کی اہمیت راسخ ہو جائے اور ہمارے ہر عمل اور خُلق سے اس کا اظہار ہونے لگے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ انسان کے متقی ہونے کیلئے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ وہ عبادت کرنے والا ہو یا صرف حقوق اللہ کی ادائیگی کر رہا ہو بلکہ متقی وہ ہے جس کا اخلاقی معیار بھی اعلیٰ ہو، اور وہ اپنے اخلاق سے دوسروں پر اپنی نیکی اور تقویٰ کا اثر قائم کرے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختلف ارشادات کے حوالہ سے اعلیٰ اخلاق کو اپنانے کی اہمیت اور اس بارہ میں اہم نصائح کا تذکرہ

آجکل اس سستی کے دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے سامان مہیا فرمائے ہیں، اس ماہ میں اخلاق کی بہتری کی طرف بھی ہر ایک کو توجہ دینی چاہئے اور دوسری کمزوریوں اور گناہوں سے بچنے کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے

حصول اخلاق کیلئے توبہ بڑی محرک اور مؤید چیز ہے، حقیقی توبہ کی تین بنیادی شرائط کا تذکرہ

بعض آدمی ظاہری معجزات اور خوارق کو دیکھ کر ایمان لاتے ہیں اور بعض حقائق اور معارف کو دیکھ کر ایمان لاتے ہیں۔ مگر اکثر لوگ وہ ہوتے ہیں جن کی ہدایت اور تسلی کا موجب اخلاق فاضلہ اور التفات ہوتے ہیں۔ آجکل بھی بیشمار لوگ جو احمدیت میں داخل ہوتے ہیں کسی نہ کسی احمدی کے اخلاق سے متاثر ہو کر یا مجموعی طور پر جماعت کے اخلاق سے متاثر ہو کر احمدی ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اس بات پر نظر رکھنی چاہئے کہ اخلاق صرف اسے تقویٰ میں بڑھانے کے لئے نہیں ہیں بلکہ ایک دینی فریضہ ہیں اور دوسروں کی اصلاح کا ذریعہ بھی ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو اپنے اخلاق پہ نظر رکھنی چاہئے

ہمارے ہر عمل سے یہ ثابت ہونا چاہئے کہ ہم نے آپؑ کی بیعت میں آ کر اپنے اندر اخلاقی تبدیلیاں پیدا کیں، پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ اور پھر لوگوں کو یہ بتائیں بھی اور یہی تبلیغ کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے اخلاق میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو سامنے رکھنے اور ہر وقت اعلیٰ اخلاق کے اظہار کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ہی اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں

مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب (امریکہ) ابن مکرم میاں عطاء الرحمٰن صاحب اور مکرم مرزا عمر احمد صاحب (ربوہ) ابن مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی وفات، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 09 رجون 2017ء بمطابق 09 راحسان 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے روزوں اور رمضان کا جو مقصد بیان فرمایا ہے وہ دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا ہے اور اس حوالے سے مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات پیش کئے تھے کہ اس کے حصول کے لئے کیا طریق ہیں اور ہمیں کس طرح یہ اختیار کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو ہمارے دلوں میں بٹھانے کے لئے مختلف جگہوں پر اس کی مزید تفصیلات بیان فرمائی ہیں تا کہ ہمارے دلوں میں اس کی اہمیت راسخ ہو جائے اور ہمارے ہر عمل اور خُلق سے اس کا اظہار ہونے لگے کیونکہ اگر تقویٰ نہیں تو کسی بھی قسم کی نیکی جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو، نہیں ہو سکتی۔ ہر انسان عارضی اور وقتی نیکیاں کسی وقتی جوش اور وجہ سے کر لیتا ہے لیکن اس میں باقاعدگی تبھی آتی ہے جب حقیقی تقویٰ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ انسان کے متقی ہونے کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ وہ عبادت کرنے والا ہو یا صرف حقوق اللہ کی ادائیگی کر رہا ہو بلکہ آپ نے یہ بیان فرمایا کہ متقی وہ ہے جس کا اخلاقی معیار بھی اعلیٰ ہو اور وہ اپنے اخلاق سے دوسروں پر اپنی نیکی اور تقویٰ کا اثر قائم کرے۔

چنانچہ آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ: ''اخلاق انسان کے صالح ہونے کی نشانی ہے''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 128۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ ایک مومن کی زندگی کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ اسلام کی تعلیم کی خوبصورتی ہمیشہ ظاہر کی جائے اور یہ اس صورت میں ممکن ہے جب تقویٰ پر چلتے ہوئے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ''تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب، خود پسندی، مالِ حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ جو شخص اچھے اخلاق کا ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ'' (المومن:97) (فرمایا ایک تو یہ کہ برائیوں سے بچنا یہ تقویٰ ہے۔ اچھے اخلاق کا اظہار کرنا یہ تقویٰ ہے جس سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے۔) آپ فرماتے ہیں ''اب خیال کرو کہ یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے؟ اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اس پر صبر کیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہو گا اور یہ سزا اس سزا سے بہت بڑھ کر ہو گی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو''۔ فرماتے ہیں ''یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے لیکن انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشاء یہ نہیں ہے۔ خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے''۔ فرماتے ہیں'' کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ (فارسی میں)۔

لُطف کن لُطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 81۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

(کہ مہربانی سے پیش آؤ تو بیگانے بھی تمہارے حلقہ احباب میں شامل ہو جائیں گے۔)

پس یہ وہ اصولی بات ہے جو ہمیشہ ہمیں پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اپنے ہر عمل کو تقویٰ کے تابع کرتے ہوئے اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہو۔

پھر اس بات کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے کہ اخلاق سے کیا مراد ہے اور ان کا مقصد کیا ہے؟ جو اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہے اس کا مقصد کیا ہے؟ اور ہمارے سامنے ان اخلاق کا نمونہ کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ:

''اوّل اخلاق جو انسان کو انسان بناتا ہے۔ اخلاق سے کوئی صرف نرمی کرنا ہی مراد نہ لے لے''۔ (جو اخلاق انسان کو انسان بناتے ہیں ان سے صرف اتنی مراد نہیں ہے کہ تم دوسروں سے نرمی سے پیش آؤ) فرمایا ''خُلق اور خَلق دو لفظ ہیں جو بالمقابل معنوں پر دلالت کرتے ہیں۔ خَلق ظاہری پیدائش کا نام ہے۔ جیسے کان ناک یہانتک کہ بال وغیرہ بھی سب خَلق میں شامل ہیں اور خُلق باطنی پیدائش کا نام ہے۔ ایسا ہی باطنی قُویٰ جو انسان اور غیر انسان میں مابہ الامتیاز ہیں وہ سب خُلق میں داخل ہیں یہانتک کہ عقل فکر وغیرہ تمام قوتیں خُلق ہی میں داخل ہیں۔''

فرماتے ہیں ''خُلق سے انسان اپنی انسانیت کو درست کرتا ہے۔ اگر انسانوں کے فرائض نہ ہوں تو فرض کرنا پڑے گا'' (انسانوں کے جو فرائض ہیں وہ اگر ادا نہ کرتا ہو یا مقرر نہ ہوں تو پھر فرض کرنا پڑے گا، دیکھنا پڑے گا) ''کہ آدمی ہے؟ گدھا ہے؟ یا کیا ہے؟ جب خُلق میں فرق آ جاوے تو صورت ہی رہتی ہے۔'' انسان بننے کے لئے تو اعلیٰ اخلاق ضروری ہیں اور اگر خُلق اچھا نہیں، اگر ان میں فرق آ جاتا ہے تو پھر ظاہری صورت انسان کی رہ جاتی ہے اور جو اصل

انسانیت ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔)

آپ فرماتے ہیں ''مثلاً عقل ماری جاوے تو مجنون کہلاتا ہے۔ صرف ظاہری صورت سے ہی انسان کہلاتا ہے۔'' (کوئی پاگل ہو تو ظاہری صورت سے وہ انسان کہلاتا ہے۔ لیکن اس کی عقل بالکل نہیں ہے اور جو انسانوں میں عقل ہوتی ہے وہ اس سے عاری ہو جاتا ہے) ''پس اخلاق سے مراد خدا تعالیٰ کی رضا جوئی''۔ (اور وہ رضا جوئی کیا ہے؟) (''جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی میں مجسم نظر آتا ہے'') (اخلاق وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کیا چاہتا ہے وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کے ہر پہلو سے ہمیں نظر آتا ہے) ''کا حصول ہے۔'' (یہ ہمارا مقصد ہونا چاہئے۔ اخلاق سے مراد خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کا حصول ہے۔) ''اس لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرزِ زندگی کے موافق اپنی زندگی بنانے کی کوشش کرے۔ یہ اخلاق بطور بنیاد کے ہیں۔ اگر وہ متزلزل رہے تو اس پر عمارت نہیں بنا سکتے۔ اخلاق ایک اینٹ پر دوسری اینٹ کا رکھنا ہے۔ اگر ایک اینٹ ٹیڑھی ہو تو ساری دیوار ٹیڑھی رہتی ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

خِشتِ اوّل چوں نہد معمار کج تا ثریّا مے رَوَد دیوار کج''

(کہ اگر معمار پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی لگا دے تو اس سے بننے والی دیواریں جو ہیں وہ آسمان تک پھر ٹیڑھی ہی جائیں گی۔) (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 132۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''ان باتوں کو نہایت توجہ سے سننا چاہئے۔ اکثر آدمیوں کو مَیں نے دیکھا اور غور سے مطالعہ کیا ہے کہ بعض سخاوت تو کرتے ہیں'' (بڑے سخی ہیں۔ لوگوں کو دیتے بھی ہیں) ''لیکن ساتھ ہی غصہ وَر اور زُود رنج (بھی ہوتے) ہیں''۔ (غصہ میں فوراً آ جاتے ہیں) ''بعض حلیم تو ہیں لیکن بخیل ہیں''۔ (بڑے حلیم ہیں، نرم مزاج ہیں لیکن کنجوس ہیں) ''بعض غضب اور طیش کی حالت میں ڈنڈے مار مار کر گھائل کر دیتے ہیں مگر تواضع اور انکسار نام کو نہیں۔ بعض کو دیکھا ہے کہ تواضع اور انکسار تو اُن میں پرلے درجہ کا ہے مگر شجاعت نہیں ہے''۔ (یا تو غصہ میں آ گئے تو انکساری اور عاجزی کوئی نہیں۔ اگر انکساری اور عاجزی دکھائیں گے تو پھر جہاں بہادری کی ضرورت ہے وہ خُلق ان میں ختم ہو جاتا ہے۔)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا کہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ۔ اور زندگی کے ہر میدان میں آپ نے اپنے خُلق کے وہ نمونے قائم کر دیئے جو اپنی مثال آپ ہیں اور جن پر اپنی طاقت اور بساط کے مطابق چلنا ہر مومن کا فرض ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا کہ ''ایک وقت ہے کہ آپؐ فصاحت بیانی سے ایک گروہ کو تصویر کی صورت حیران کر رہے ہیں۔'' ایسی تقریر اور ایسی فصاحت بیانی ہے کہ بڑا مجمع جو ہے وہ متاثر ہو جاتا ہے۔ ''ایک وقت آتا ہے کہ تیر و تلوار کے میدان میں بڑھ کر شجاعت دکھاتے ہیں۔ سخاوت پر آتے ہیں تو سونے کے پہاڑ بخشتے ہیں۔ حلم میں اپنی شان دکھاتے ہیں تو واجب القتل کو چھوڑ دیتے ہیں۔ الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے نظیر اور کامل نمونہ ہے جو خدا تعالیٰ نے دکھا دیا ہے''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''اس کی مثال ایک بڑے عظیم الشان درخت کی ہے جس کے سائے میں بیٹھ کر انسان اس کے ہر جزو سے اپنی ضرورتوں کو پورا کر لے۔ اُس کا پھل، اُس کا پھول، اُس کی چھال، اس کے پتّے غرض کہ ہر چیز مفید ہو''۔

پھر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خُلق کے بارے میں مزید فرماتے ہیں کہ ''لڑائی میں سب سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا تھا کیونکہ آپؐ بڑے خطرناک مقام میں ہوتے تھے۔ سبحان اللہ کیا شان ہے''۔ فرماتے ہیں کہ ''ایک وقت آتا ہے کہ آپؐ کے پاس اس قدر بھیڑ بکریاں تھیں کہ قیصر و کسریٰ کے پاس بھی نہ ہوں۔ آپؐ نے وہ سب ایک سائل کو بخش دیں۔'' (خُلق کا یہ اظہار ہے۔) ''اب اگر پاس نہ ہوتا تو کیا بخشتے؟'' (پھر ایک اَور رنگ ہے) ''اگر حکومت کا رنگ نہ ہوتا تو یہ کیونکر ثابت ہوتا کہ آپ واجب القتل کفّار مکّہ کو باوجود مقدرتِ انتقام کے بخش سکتے ہیں۔'' (قدرت رکھتے ہیں، طاقت ہے اس کے باوجود بخش دیا) ''جنہوں نے صحابہ کرامؓ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مسلمان عورتوں کو سخت سے سخت اذیتیں اور تکلیفیں دی تھیں جب وہ سامنے آئے تو آپ نے فرمایا۔ لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ۔ میں نے آج تم کو بخش دیا۔ اگر ایسا موقع نہ ملتا تو ایسے اخلاق فاضلہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کیونکر ظاہر ہوتے''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''کوئی ایسا خُلق بتلاؤ جو آپؐ میں نہ ہو اور پھر بدرجہ غایت کامل طور پر نہ ہو''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 132 تا 134۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ کامل نمونے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس رسول کے اُسوہ کی تم بھی حتّی الوسع، اپنی طاقت اور اپنی استعدادوں کے مطابق پیروی کرو۔ اس اُسوہ کی پیروی کرنے کے لئے کوشش کرنی ہوگی۔ ایک جدوجہد کرنی ہوگی۔ صرف یہ کہہ دینا کہ اس اُسوہ پر ہم کس طرح چل سکتے ہیں؟ یہ کافی نہیں ہے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے رسول کا وہ اسوہ ہے جو بڑا اعلیٰ نمونے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی تم نے پیروی کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنانے کا حکم دیا ہے تو پھر اس کے لئے کوشش اور مجاہدے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس بارے میں بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے گا، دعا سے کام نہ لے گا وہ غمرہ جو دل پر پڑ جاتا ہے دُور نہیں ہوسکتا''۔ (وہ سختی اور تاریکی روک جو دل میں پیدا ہوگئی ہے وہ دُور نہیں ہوسکتی جب تک مجاہدہ نہ کرو، جب تک دعا نہ کرو۔ پھر اس کے ساتھ ہی کوشش اور دعا دونوں چیزیں ضروری ہیں۔) ''چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ۔ (الرعد:12) یعنی خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی آفت اور بلا کو جو قوم پر آتی ہے دُور نہیں کرتا ہے جب تک خود قوم اس کو دُور کرنے کی کوشش نہ کرے۔ ہمت نہ کرے۔ شجاعت سے کام نہ لے تو کیونکر تبدیلی ہو''۔ فرماتے ہیں ''یہ اللہ تعالیٰ کی ایک لَا تبدیل سنّت ہے جیسے فرمایا۔ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلًا۔ پس ہماری جماعت ہو یا کوئی ہو وہ تبدیل اخلاق اسی صورت میں کر سکتے ہیں جب کہ مجاہدہ اور دعا سے کام لیں ورنہ ممکن نہیں ہے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 137، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ انسان کے اخلاق جتنے بھی گرے ہوئے ہوں اگر اصلاح کرنا چاہے تو اصلاح ہوسکتی ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی فرمایا کہ اس کیلئے مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ آپ نے اس بارے میں حکماء کے نظریات کا بھی ذکر فرمایا ہے اور ایک مثال بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ: ''حکماء کے تبدیل اخلاق پر دو مذہب ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ انسان تبدیل اخلاق پر قادر ہے اور دوسرے وہ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ وہ قادر نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کسل اور سستی نہ ہو اور ہاتھ پیر ہلاوے تو تبدیل ہوسکتے ہیں''۔ (سستی نہ دکھاؤ۔ مجاہدہ کرو تو اخلاق بہتر ہوسکتے ہیں) فرمایا کہ ''مجھے اس مقام پر ایک حکایت یاد آئی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہتے ہیں کہ یونانیوں کے مشہور فلاسفر افلاطون کے پاس ایک آدمی آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر اندر اطلاع کرائی۔ افلاطون کا قاعدہ تھا کہ جب تک آنے والے کا حلیہ اور نقوشِ چہرہ کو معلوم نہ کر لیتا تھا اندر نہیں آنے دیتا تھا۔'' (اس کا حلیہ اور اس کی ظاہری حالت وغیرہ جب تک پتا نہ کر لے اندر نہیں آنے دیتا تھا۔) ''اور وہ قیافہ سے استنباط کر لیتا تھا کہ شخص مذکور کیسا ہے۔'' (جو شخص آیا ہے وہ کیسا ہے؟ ان باتوں سے اندازہ لگا لیتا تھا کہ) ''کس قسم کا ہے؟ نوکر نے آ کر اس شخص کا حلیہ حسب معمول بتلایا تو) افلاطون نے جواب دیا کہ اس شخص کو کہہ دو کہ چونکہ تم میں اخلاق رذیلہ بہت ہیں مَیں ملنا نہیں چاہتا''۔ (تم گھٹیا اخلاق کے مالک ہو۔ مَیں تمہیں نہیں ملنا چاہتا۔) ''اس آدمی نے جب افلاطون کا یہ جواب سنا تو نوکر سے کہا کہ تم جا کر کہہ دو کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ ٹھیک ہے مگر مَیں نے اپنی عادت رذیلہ کا قلع قمع کر کے اصلاح کر لی ہے۔'' (گندی باتیں، بداخلاقیاں ختم کر دی ہیں۔) ''اس پر افلاطون نے کہا۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے۔ چنانچہ اس کو اندر بلایا اور نہایت عزت و احترام کے ساتھ اس سے ملاقات کی۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''جن حکماء کا یہ خیال ہے کہ تبدیل اخلاق ممکن نہیں وہ غلطی پر ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض ملازمت پیشہ لوگ جو رشوت لیتے ہیں جب وہ سچی توبہ کر لیتے ہیں پھر اگر ان کو کوئی سونے کا پہاڑ بھی دے تو اس پر نگاہ نہیں کرتے۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 137 تا 138۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ اخلاق کی درستی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''انسان پر جیسے ایک طرف نقص فی الخلق کا زمانہ آتا ہے۔'' (یعنی کہ کمزوری پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے اس کی بناوٹ میں، جسم کی ظاہری بناوٹ میں) ''جسے بڑھاپا کہتے ہیں۔ اس وقت آنکھیں اپنا کام چھوڑ دیتی ہیں۔ اور کان شنوا نہیں ہوسکتے۔ غرض کہ ہر ایک عضو بدن اپنے کام سے عاری اور معطّل کے قریب قریب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے یاد رکھو کہ پیرانہ سالی دو قسم کی ہوتی ہے'' (یا بڑھاپا دو قسم کا ہوتا ہے۔) ''طبعی اور غیر طبعی۔ طبعی تو وہ ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔'' (ظاہری جسم کا بڑھاپا ہے یہ طبعی بڑھاپا ہے اور) ''غیر طبعی وہ ہے کہ کوئی اپنی امراض لاحقہ کا فکر نہ کرے۔'' (جو مرضیں ہیں ان کی فکر نہ کرو) ''تو وہ انسان کو کمزور کر کے قبل از وقت پیرانہ سال بنا دیں۔'' (بوڑھا کر دیں گی۔ اگر فکر نہ کرو گے تو) ''جیسے نظام جسمانی میں یہ طریق ہے۔'' (کہ اگر انسان بیماریوں کا علاج نہ کرے تو جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ جسمانی نظام میں یہ دو طرح کے طریق ہیں۔ ایک طبعی بڑھاپا کہ عمر کے ساتھ ساتھ بڑھاپا آتا ہے۔ ایک غیر طبعی بڑھاپا ہے جو بعض ایسی وجوہات سے انسان پر آتا ہے یا کمزوری آتی ہے جو بے احتیاطی کی وجہ سے ہوتی ہے۔) فرمایا کہ ''ایسا ہی اندرونی اور روحانی نظام میں ہوتا ہے۔'' (ایک ظاہری نظام میں جس طرح یہ دو طرح کے بڑھاپے ہیں اسی طرح اندرونی اور روحانی نظام جو ہے اس میں بھی دو طرح کے بڑھاپے ہیں۔) ''اگر کوئی اپنے اخلاق فاسدہ کو اخلاق فاضلہ اور خصائل حسنہ سے تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔'' (جو برے اور گندے خیالات ہیں ان کو اچھے خیالات اور اچھی باتوں سے تبدیل نہیں کرتا، کوشش نہیں کرتا) ''تو اس کی اخلاقی حالت بالکل گر جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور قرآن کریم کی تعلیم سے یہ امر بداہت ثابت ہو چکا ہے کہ ہر ایک مرض کی دوا ہے۔ لیکن اگر کسل اور سستی انسان پر غالب آ جاوے تو بجز ہلاکت کے اور کیا چارہ ہے۔ اگر ایسی بے نیازی سے زندگی بسر کرے جیسی کہ ایک بوڑھا کرتا ہے تو کیونکر بچاؤ ہوسکتا ہے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 137-136۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آجکل اس سستی کے دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے سامان مہیا فرمائے ہیں۔ اس ماہ میں اخلاق کی بہتری کی طرف بھی ہر ایک کو توجہ دینی چاہئے اور دوسری کمزوریوں اور گناہوں سے بچنے کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ اگر اس ماحول کے باوجود توجہ نہ کی تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تو پھر انسان بڑھاپے کی حالت میں چلا جائے گا اور اس میں زندگی کا خاتمہ ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور انسان بغیر تقویٰ کے حاضر ہوتا ہے۔

پھر حصول اخلاق کے لئے توبہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''توبہ دراصل حصولِ اخلاق کے لئے بڑی محرّک اور مؤیّد چیز ہے۔'' (اعلیٰ اخلاق حاصل کرنے ہیں تو وہ بھی توبہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ توبہ صرف یہ نہیں کہ گناہوں سے معافی مانگ لی بلکہ اگر اعلیٰ اخلاق پہ چلنا ہے ان کو حاصل کرنا ہے تو اس کے لئے بھی توبہ بڑی ضروری ہے) اور فرمایا کہ ''اور انسان کو کاملِ بنا دیتی ہے۔ یعنی جو شخص اپنے اخلاقِ سیئہ کی تبدیلی چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ سچے دل اور پکے ارادے کے ساتھ توبہ کرے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ توبہ کے تین شرائط ہیں۔ بِدُوں ان کی تکمیل کے سچی توبہ جسے توبۃ النصوح کہتے ہیں حاصل نہیں ہوتی۔ ان ہر سہ شرائط میں سے پہلی شرط جسے عربی زبان میں اِقْلاع کہتے ہیں۔ یعنی اُن خیالات فاسدہ کو دور کر دیا جاوے جو اِن خصائل ردّیہ کے مُحرک ہیں''۔ (جو دور کرنے کے لائق چیزیں ہیں، عادتیں ہیں، بیہودہ خیالات ہیں، بداخلاقیاں ہیں ان کو دُور کرنے کے لئے پہلی ضروری شرط یہ ہے کہ انہیں کس طرح دُور کرنا ہے) فرمایا ''اصل بات یہ ہے کہ تصورات کا بڑا بھاری اثر پڑتا ہے'' (اس کی تفصیل بیان فرماتے ہیں کہ انسان جب کسی چیز کا تصور کرتا ہے تو اس کا انسان کی طبیعت پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے) کیونکہ حیطۂ عمل میں آنے سے پیشتر ہر ایک

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

''پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔''

(ملفوظات، جلد5، صفحہ 121)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار دوست نیز مرحومین کرام

فعل ایک تصوّری صورت رکھتا ہے‘‘۔ (کسی بھی کام کو کرنے کیلئے یا کوئی بھی چیز یا خیال جب عمل میں آتا ہے تو اس سے پہلے وہ ایک خیال ہوتا ہے، ایک تصور ہوتا ہے) ’’پس توبہ کیلئے پہلی شرط یہ ہے کہ ان خیالاتِ فاسدہ وتصوراتِ بد کو چھوڑ دے۔ مثلاً اگر ایک شخص کسی عورت سے کوئی ناجائز تعلق رکھتا ہو تو اسے توبہ کرنے کیلئے پہلے ضروری ہے کہ اس کی شکل کو بدصورت قرار دے اور اس کی تمام خصائل رذیلہ کو اپنے دل میں مستحضر کرے کیونکہ جیسا مَیں نے ابھی کہا ہے تصورات کا اثر بہت زبردست اثر ہے اور‘‘ فرماتے ہیں ’’مَیں نے صوفیوں کے تذکروں میں پڑھا ہے کہ انہوں نے تصور کو یہانتک پہنچایا کہ انسان کو بندر یا خنزیر کی صورت میں دیکھا۔ غرض یہ ہے کہ جیسا کوئی تصور کرتا ہے ویسا ہی رنگ چڑھ جاتا ہے۔ پس جو خیالاتِ بدلذّات کا موجب سمجھے جاتے تھے ان کا قلع قمع کرے۔ یہ پہلی شرط ہے۔‘‘ (تصور میں ان کو گندہ سمجھے)۔

’’دوسری شرط ندم ہے۔ یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ ہر ایک انسان کا کانشنس اپنے اندر یہ قوت رکھتا ہے کہ وہ اس کو ہر برائی پر متنبہ کرتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’مگر بدبخت انسان اس کو معطل چھوڑ دیتا ہے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر جو ایک صلاحیت رکھی ہوئی ہے اس سے کام نہیں لیتا) ’’پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے اور یہ خیال کرے کہ یہ لذّات عارضی اور چندروزہ ہیں۔‘‘ (یہ دنیا کی لذات جو ہیں بالکل عارضی ہیں۔ چند دنوں کی ہیں) ’’اور پھر یہ بھی سوچے کہ ہر مرتبہ اس لذت اور حظ میں کمی ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ بڑھاپے میں آکر جبکہ قویٰ بیکار اور کمزور ہو جائیں گے آخر ان سب لذّاتِ دنیا کو چھوڑنا ہوگا۔ پس جبکہ خود زندگی ہی میں یہ سب لذّات چھوٹ جانے والی ہیں تو پھر ان کے ارتکاب سے کیا حاصل؟‘‘

فرماتے ہیں ’’بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے اور جس میں اوّل اِقلاع کا خیال پیدا ہو۔ یعنی خیالات فاسدہ وتصورات بیہودہ کو قلع قمع کرے۔ جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جاوے تو پھر نادم ہو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

تیسری شرط عزم ہے۔ یعنی آئندہ کے لئے مصمم ارادہ کرلے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا اور جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا۔ یہانتک کہ وہ سیّئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاق حسنہ اور افعال حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے اور یہ فتح ہے اخلاق پر‘‘۔ فرمایا کہ ’’اس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک وہی ہے۔ جیسے فرمایا اَنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا۔ ساری قوتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور انسان ضعیف البنیان تو کمزور ہستی ہے۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا اس کی حقیقت ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے قوت پانے کے لئے مندرجہ بالا ہر سہ شرائط کو‘‘ (یہ جو تینوں شرائط ہیں) ’’کامل کر کے انسان کسل اور سستی کو چھوڑ دے اور ہمہ تن مستعد ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ تبدیل اخلاق کر دے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 138 تا 140، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ان برے اخلاق کو چھوڑنے کے لئے جو کوشش کرتا ہے اور جو چھوڑتا ہے اس کی ایک بہادر سے مثال دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں۔‘‘ (کوئی پہلوان نہیں ہمیں چاہئیں) ’’بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں‘‘ (ایسی طاقت رکھنے والے لوگ چاہئیں) ’’جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے‘‘۔ (طاقتور وہ نہیں ہے جو کسی پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا دے) فرمایا کہ ’’اصلی بہادر وہ ہے جو تبدیلِ اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 140، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اخلاقی حالت ایک ایسی کرامت ہے جس پر کوئی انگلی نہیں رکھ سکتا اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا اور قوی اعجاز اخلاق ہی کا دیا گیا۔ جیسے فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (القلم: 5) یوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے خوارق قوت ثبوت میں جملہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے بجائے خود بڑھے ہوئے ہیں مگر آپؐ کے اخلاقی اعجاز کا نمبر ان سب سے اوّل ہے جس کی نظیر دنیا کی تاریخ نہیں بتلاسکتی اور نہ پیش کر سکے گی۔‘‘

آپ فرماتے ہیں: ’’مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو اپنے اخلاق سیئہ کو چھوڑ کر عاداتِ ذمیمہ کو ترک کر کے خصائلِ حسنہ کو لیتا ہے‘‘ (برائیاں چھوڑ کر نیکیاں اختیار کرتا ہے) ’’اس کے لئے وہی کرامت ہے۔ مثلاً اگر بہت ہی سخت تُندمزاج اور غصہ وَران عاداتِ بد کو چھوڑتا ہے اور حلم اور عفو کو اختیار کرتا ہے یا اِمساک کو چھوڑ کر سخاوت اور حسد کی بجائے ہمدردی حاصل کرتا ہے تو بے شک یہ کرامت ہے۔ اور ایسا ہی خودستائی اور خودپسندی کو چھوڑ کر جب انکساری اور فروتنی اختیار کرتا ہے تو یہ فروتنی ہی کرامت ہے۔ پس تم میں سے کون ہے جو نہیں چاہتا کہ کراماتی بن جاوے۔ مَیں جانتا ہوں ہر ایک یہی چاہتا ہے۔ تو بس یہ ایک مدامی اور زندہ کرامت ہے۔ انسان اخلاقی حالت کو درست کرے کیونکہ یہ ایسی کرامت ہے جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا بلکہ نفع دُور تک پہنچتا ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’مومن کو چاہئے کہ خَلق اور خالق کے نزدیک اہل کرامت ہو جاوے‘‘۔ (اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے نزدیک بھی اور اللہ کے نزدیک بھی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کر کے، عاجزی پیدا کر کے، خود پسندی کو چھوڑ کے انکساری اختیار کر کے، سخاوت کی عادت پیدا کر کے، حسد کی عادت کو چھوڑ کر ہمدردی کی عادت پیدا کر کے ایک اہل کرامت ہو جائے۔ یہ خوبیاں اختیار کرے اور برائیاں چھوڑے تو یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے نزدیک بھی اور اللہ کے نزدیک بھی کرامت ہے) فرمایا کہ ’’بہت سے رِند اور عیّاش ایسے دیکھے گئے ہیں جو کسی خارق عادت نشان کے قائل نہیں ہوئے۔ لیکن اخلاقی حالت کو دیکھ کر انہوں نے بھی سر جھکا لیا ہے اور بجز اقرار اور قائل ہونے کے دوسری راہ نہیں ملی۔ پس فرماتے ہیں کہ ’’بہت سے لوگوں کے سوانح میں اس امر کو پاؤ گے کہ انہوں نے اخلاقی کرامات ہی کو دیکھ کر دین حق کو قبول کرلیا‘‘۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 142-141۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک مجلس میں مسجد میں بیٹھ کے جب آپ یہ فرمارہے تھے تو چند سکھ فقیرانہ لباس میں آئے۔ نشہ چڑھا ہوا تھا ان کو۔ وہ بھی اس مجلس میں آ گئے۔ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ انہوں نے آ کر ایسی بکواس کی کہ ممکن تھا کہ اس بہشتی مجلس میں بھنگ پڑے۔ کچھ بے چینی پیدا ہو جائے۔ فرماتے ہیں کہ مگر ہمارے صادق امام علیہ السلام نے اپنے عملی نمونے سے یہ اخلاقی کرامت دکھائی جس کی ہدایت فرما رہے تھے۔ جس کا اثر سامعین پر ایسا پڑا کہ اکثر ان میں سے چلّا چلّا کر فرطِ جوش سے رو پڑے اور وہ شریر آخر پولیس کے ہاتھ جا کر پٹے۔ اور پولیس نے آ کر ان کو پکڑ لیا اور پھر ان کی پٹائی کی جس سے کہتے ہیں ان کا نشہ ہرن ہو گیا۔ (ماخوذ از ایڈیٹر۔ عبارت حاشیہ ملفوظات جلد اوّل صفحہ 142، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایمان لانے کے مختلف وجوہ کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’فاسق آدمی جو انبیاء کے مقابلہ پر تھے خصوصاً وہ لوگ جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر تھے ان کا ایمان لانا معجزات پر منحصر نہ تھا اور نہ معجزات اور خوارق ان کی تسلی کا باعث تھے بلکہ وہ لوگ آنحضرت (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) کے اخلاق فاضلہ کو ہی دیکھ کر آپؐ کی صداقت کے قائل ہو گئے تھے۔ اخلاقی معجزات وہ کام کر سکتے ہیں جو اقتداری معجزات نہیں کر سکتے۔ اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ کا یہی مفہوم ہے۔ اور تجربہ کر کے دیکھ لو کہ استقامت کیسے کرشمے دکھاتی ہے۔ کرامت کی طرف تو چنداں التفات ہی نہیں ہوتا۔ خصوصاً آجکل کے زمانے میں۔ لیکن اگر پتہ لگ جائے کہ فلاں شخص بااخلاق آدمی ہے تو اس کی طرف جس قدر رجوع ہوتا ہے وہ کوئی مخفی امر نہیں‘‘۔ فرمایا ’’اخلاق حمیدہ کی زد ان لوگوں پر بھی پڑتی ہے جو کئی قسم کے نشانات کو دیکھ کر بھی اطمینان اور تسلی نہیں پا سکتے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’بات یہ ہے کہ بعض آدمی ظاہری معجزات اور خوارق کو دیکھ کر ایمان لاتے ہیں اور بعض حقائق اور معارف کو دیکھ کر‘‘ (ایمان لاتے ہیں۔) ’’مگر اکثر لوگ وہ ہوتے ہیں جن کی ہدایت اور تسلی کا موجب اخلاق فاضلہ اور التفات ہوتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 81 تا 82، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آجکل بھی بیشمار لوگ جو احمدیت میں داخل ہوتے ہیں کسی نہ کسی احمدی کے اخلاق سے متاثر ہو کر یا مجموعی طور پر جماعت کے اخلاق سے متأثر ہو کر احمدی ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اس بات پر نظر رکھنی چاہئے کہ اخلاق صرف اسے تقویٰ میں بڑھانے کے لئے نہیں ہیں بلکہ ایک دینی فریضہ ہیں اور دوسروں کی اصلاح کا ذریعہ بھی ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو اپنے اخلاق پہ نظر رکھنی چاہئے۔

ایمان کا طریق کیا ہے؟ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے‘‘۔ جتنی طاقت ہے اپنا زور لگانا۔ اس کو خرچ کرنا اور اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا۔ ایمان حاصل کرنے کا یہ طریق ہے۔ فرماتے ہیں کہ ’’حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو یقین سے اپنا ہاتھ دعا کے لئے اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا ردّ نہیں کرتا ہے۔ پس خدا سے مانگو اور یقین اور صدقِ نیت سے مانگو‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’میری نصیحت پھر یہی ہے کہ اچھے اخلاق ظاہر کرنا ہی اپنی کرامت ظاہر کرنا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ مَیں کراماتی بننا نہیں چاہتا تو یہ یاد رکھے کہ شیطان اسے دھوکہ میں ڈالتا ہے۔ کرامت سے عُجب اور پندار مراد نہیں ہے۔ کرامت سے لوگوں کو اسلام کی سچائی اور حقیقت معلوم ہوتی ہے اور ہدایت ہوتی ہے۔ مَیں تمہیں پھر کہتا ہوں کہ عُجب اور پندار تو کرامتِ اخلاقی میں داخل ہی نہیں۔ پس یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ دیکھو یہ کروڑہا مسلمان جو رُوئے زمین کے مختلف حصص میں نظر آتے ہیں کیا یہ تلوار کے زور سے، جبر واکراہ سے ہوئے ہیں؟ نہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ یہ اسلام کی کراماتی تاثیر ہے جو اُن کو کھینچ لائی ہے۔‘‘ فرماتے ہیں ’’کرامتیں انواع واقسام کی ہوتی ہیں۔ منجملہ ان کے ایک اخلاقی کرامت بھی ہے جو ہر میدان میں کامیاب ہے۔ انہوں نے جو مسلمان ہوئے صرف راستبازوں کی کرامت ہی دیکھی اور اس کا اثر پڑا۔ انہوں نے اسلام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھا۔ نہ تلوار کو دیکھا‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’بڑے بڑے محقق انگریزوں کو یہ بات ماننی پڑی ہے کہ اسلام کی سچائی کی روح ہی ایسی قوی ہے جو غیر قوموں کو اسلام میں آنے پر مجبور کر دیتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 145 تا 146، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اخلاق بھی رزق کی طرح ہیں اور ان کا اظہار اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق کے خرچ کرنے کی طرح ہے اور یہ بھی تقویٰ کا ایک عملی جزو اور حصہ ہی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’عام لوگ رزق سے مراد اشیائے خوردنی لیتے ہیں۔ یہ غلط ہے‘‘ (کھانے پینے کی چیزیں صرف رزق نہیں ہیں۔ پیسہ مال رزق نہیں ہے) فرمایا کہ ’’جو کچھ قویٰ کو دیا جاوے وہ بھی رزق ہے۔ علوم وفنون وغیرہ معارف حقائق عطا ہوتے ہیں۔ جسمانی طور پر معاش مال میں فراخی ہو۔ سب رزق ہے‘‘۔ ساری چیزیں رزق میں شامل ہیں۔ بندے کی صلاحیتیں، اس کے اخلاق، اس کا مال ہر چیز)۔ فرمایا کہ ’’رزق میں حکومت بھی شامل ہے اور اخلاقِ فاضلہ بھی رزق ہی میں داخل ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ ہم نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یعنی روٹی میں سے روٹی دیتے ہیں۔ علم میں سے علم اور اخلاق میں سے اخلاق۔ علم کا دینا تو ظاہر ہی ہے۔ یہ یاد رکھو کہ وہی بخیل نہیں ہے جو اپنے مال میں سے کسی مستحق کو کچھ نہیں دیتا بلکہ وہ بھی بخیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ دوسروں کو سکھانے میں مضائقہ کرے‘‘۔ (کنجوسوں کی کئی قسمیں ہیں۔ ہر ایک جو کسی بھی طرح اپنے پاس اس میں جو صلاحیتیں ہیں یا مال ہے اس کو چھپاتا ہے وہ کنجوس ہے، بخیل ہے) فرمایا ’’محض اس خیال سے اپنے علوم وفنون سے کسی کو واقف نہ کرنا کہ اگر وہ سیکھ جاوے گا تو ہماری بےقدری ہو جاوے گی یا آمدنی میں فرق آجائے گا شرک ہے۔ کیونکہ اس صورت میں وہ اس علم یا فن کو ہی اپنا رازق اور خدا سمجھتا ہے۔ اسی طرح پر جو اپنے اخلاق سے کام نہیں لیتا وہ بھی بخیل ہے۔ اخلاق کا دینا یہی ہوتا ہے کہ جو اخلاقِ فاضلہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دے رکھے ہیں اس کی مخلوق سے ان اخلاق سے پیش آوے۔‘‘ (جو اخلاق اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیئے ہیں پہلے تو وہ اخلاق حاصل کرے پھر ان اخلاق کا اظہار لوگوں کے سامنے کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے رزق کا جو اس نے اس کو دیا، دینے کا اظہار ہے) فرمایا ’’وہ لوگ اس کے نمونہ کو دیکھ کر خود بھی اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔‘‘ جب انسان اپنے اخلاق دکھانے کے نمونے قائم کرے گا تو لوگ بھی پھر بااخلاق ہونے کی کوشش کریں گے۔ فرماتے ہیں کہ ’’اخلاق سے اس قدر ہی مراد نہیں ہے کہ زبان کی نرمی اور الفاظ کی نرمی سے کام لے۔ نہیں۔ بلکہ شجاعت، مروّت، عفّت، جس قدر قوتیں انسان کو دی گئی ہیں دراصل سب اخلاقی قوتیں ہیں۔ ان کا برمحل استعمال کرنا ہی ان کو اخلاقی حالت میں لے آتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 436-435۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اپنی جماعت کے افراد کو اعلیٰ اخلاق پر فائز ہونے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’جو شخص اپنے ہمسایہ کو اپنے اخلاق میں تبدیلی دکھاتا ہے کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے وہ گویا ایک کرامت دکھاتا ہے۔ اس کا اثر ہمسایہ پر بہت اعلیٰ درجہ کا پڑتا ہے‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’ہماری جماعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ　الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

نہیں جانتے کہ کیا ترقی ہوگئی ہے اور تہمت لگاتے ہیں کہ افترا، غیظ وغضب میں مبتلا ہیں۔ کیا یہ ان کے لئے باعث ندامت نہیں ہے کہ انسان عمدہ سمجھ کر اس سلسلہ میں آیا تھا جیسا کہ ایک رشید فرزند اپنے باپ کی نیک نامی ظاہر کرتا ہے کیونکہ بیعت کرنے والا فرزند کے حکم میں ہوتا ہے۔ اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اُمّہات المؤمنین کہا ہے۔ گویا کہ حضورؐ عامّۃ المومنین کے باپ ہیں۔ جسمانی باپ زمین پر لانے کا موجب ہوتا ہے اور حیات ظاہری کا باعث۔ مگر روحانی باپ آسمان پر لے جاتا اور اس مرکز اصلی کی طرف رہنمائی کرتا ہے‘‘۔ فرماتے ہیں ’’کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کو بدنام کرے؟‘‘ (جو الزام لگا رہے ہیں کہ یہ ہے، یہ ہے۔ آپ لوگوں میں برائی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم جماعت کو بدنام کر رہے ہو اور کیا کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کو بدنام کرے) ’’طوائف کے ہاں جاوے؟ اور قمار بازی کرتا پھرے؟۔ شراب پیوے یا ایسے افعال قبیحہ کا مرتکب ہو جو باپ کی بدنامی کا موجب ہوں‘‘۔ فرماتے ہیں مَیں جانتا ہوں کوئی آدمی ایسا نہیں ہوسکتا جو اس فعل کو پسند کرے۔ لیکن جب وہ ناخلف بیٹا ایسا کرتا ہے تو پھر زبانِ خَلق بند نہیں ہوسکتی‘‘۔ (اگر کوئی کرے تو پھر دنیا انگلیاں اٹھاتی ہے) ’’لوگ اس کے باپ کی طرف نسبت کر کے کہیں گے کہ یہ فلاں شخص کا بیٹا فلاں بدکام کرتا ہے۔ پس وہ ناخلف بیٹا خود ہی باپ کی بدنامی کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح پر جب کوئی شخص ایک سلسلہ میں شامل ہوتا ہے‘‘ (جماعت میں جب شامل ہوئے) ’’اور اس سلسلہ کی عظمت اور عزت کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ عنداللہ ماخوذ ہوتا ہے۔‘‘ (اللہ کے نزدیک پھر وہ پکڑا جائے گا۔ قابل مؤاخذہ ہوگا) ’’کیونکہ وہ صرف اپنے آپ ہی کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا بلکہ دوسروں کے لئے ایک برا نمونہ ہوکر ان کو سعادت اور ہدایت کی راہ سے محروم رکھتا ہے‘‘۔ فرماتے ہیں ’’پس جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آجاؤ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق اور یقین کی تحریک سے اٹھتے ہیں خالی واپس نہیں ہوتے۔ ہم تجربہ سے کہتے ہیں کہ ہماری ہزار ہا دعائیں قبول ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں‘‘۔ فرماتے ہیں۔ ’’یہ ایک یقینی بات ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اندر اپنے ابنائے جنس کے لئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا وہ بخیل ہے۔ اگر مَیں ایک راہ دیکھوں جس میں بھلائی اور خیر ہے تو میرا فرض ہے کہ مَیں پکار پکار کر لوگوں کو بتلاؤں۔ اس امر کی پرواہ نہیں ہونی چاہئے کہ کوئی اس پر عمل کرتا ہے یا نہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 146 تا 147، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمارے ہر عمل سے یہ ثابت ہونا چاہئے کہ ہم نے آپؑ کی بیعت میں آکر اپنے اندر اخلاقی تبدیلیاں پیدا کیں، پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ اور پھر لوگوں کو یہ بتائیں بھی اور یہی تبلیغ کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے اخلاق میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو سامنے رکھنے اور ہر وقت اعلیٰ اخلاق کے اظہار کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کے مطابق ہی اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔

نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ایک مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب امریکہ کا ہے جو مکرم میاں عطاء الرحمن صاحب کے بیٹے تھے۔ 27رمئی 2017ء کو ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کا تعلق بھیرہ سے تھا اور ان کے دادا حضرت میاں کریم دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے جنہوں نے 1894ء میں بیعت کی تھی۔ اُن کی اہلیہ، اِن کی دادی طالع بی بی نے بیعت تو شاید اپنے خاوند کے ساتھ کرلی تھی لیکن پورا یقین شاید نہیں تھا۔ طالع بی بی ان کا نام تھا۔ انہوں نے ایک خواب دیکھی تھی اور ان کی خواب سن کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ جس عورت کو یہ خواب آئی ہے مگر اس عورت کو مجھ پر کامل یقین نہیں ہے (کوئی خواب آئی تھی۔ اس سے یہ اظہار ہوتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد پر، بعثت پر کامل یقین نہیں) فرمایا کہ ’’اگر وہ مجھ پر کامل یقین کرے تو خدا لڑکا عطا کرے گا‘‘۔ چنانچہ پھر یہ قادیان دستی بیعت کے لئے گئیں اور پھر خدا تعالیٰ نے ان کو لڑکا عطا کیا جس کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عطاء الرحمن رکھا۔ یہ لطف الرحمن صاحب کے والد تھے۔ یہ بڑا لمبا عرصہ تعلیم الاسلام سکول میں بھی پڑھاتے رہے۔ سائنس پڑھاتے تھے۔ مَیں بھی سکول میں ان کے شاگردوں میں شامل تھا۔ آپ میاں عطاء الرحمن صاحب کے بڑے بیٹے تھے۔ مرکزی طور پر خدام الاحمدیہ پاکستان کے مہتممین کی خدمت کی توفیق پائی۔ المنار اور خالد کے ایڈیٹر بھی رہے۔ پھر سیرالیون چلے گئے اور کافی لمبا عرصہ وہاں سیرالیون میں جماعت کے سکول میں رہے۔ پھر ریٹائر ہو کے آپ امریکہ چلے گئے تھے۔ تقریر اور تحریر کا انہیں بہت ملکہ حاصل تھا۔ ان کے مضامین اکثر الفضل میں شائع ہوتے تھے۔ محمود مجیب اصغر صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ پاکستان آئے تو خلافت لائبریری میں حوالے تلاش کر رہے تھے۔ پوچھا تو لطف الرحمان صاحب نے یہ بتایا کہ امریکہ میں اخبارات میں اسلام اور قرآن پر جو اعتراضات ہوتے ہیں ان کا مستند حوالوں سے جواب تیار کر کے انہیں بھجواتا ہوں تو عموماً اخبار والے میرا مضمون شائع کر دیتے ہیں۔ اور اسی حوالے سے مَیں اس وقت خلافت لائبریری میں حوالے تلاش کر رہا ہوں۔

عطاء المجیب راشد صاحب نے بھی لکھا ہے کہ بہت وسیع مطالعہ تھا۔ مذہبی مسائل پر گہری نظر رکھنے والے تھے۔ اردو اور انگریزی پر یکساں عبور تھا۔ اردو میں بہت تحقیقی اور معلوماتی مضامین خاص عالمانہ انداز میں لکھتے تھے۔ علمی نکات تلاش کرنے کا بہت شوق تھا اور سلسلہ کا لٹریچر ہمیشہ زیر مطالعہ رہتا تھا۔ بہت علم دوست تھے۔ برجستہ گوئی میں کمال رکھتے تھے۔ خلیل مبشر صاحب جو سیرالیون مشن میں امیر اور مبلغ انچارج رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بیس سال سے زائد عرصہ ہم نے اکٹھے گزارا اور بڑا قریب سے ان کو دیکھنے کا موقع ملا۔ بڑا منفرد مقام رکھنے والے انسان تھے۔ عاجز، منکسر المزاج۔ کہتے ہیں خاکساری کی حالت ایسی تھی کہ میرے پاس بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ بڑے بے نفس انسان تھے اور یہ صرف مبالغہ نہیں۔ واقعی ان کی یہ حالت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تقریر اور تحریر کا بھی بڑا ملکہ دیا تھا۔

یہ احمدیہ سکول میں پہلے ٹیچر تھے پھر پرنسپل بن گئے اور بڑے عمدہ رنگ میں تمام انتظامی کام انہوں نے سرانجام دیئے۔ بڑے خشوع سے نمازیں ادا کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے۔ چندوں میں نہایت باقاعدہ، صدقہ وخیرات کرنے والے۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے وجود تھے اور خلافت سے بھی ان کا بڑا عقیدت کا اور محبت کا تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا جو 1988ء کا سیرالیون کا دورہ تھا اس میں بھی ان کو قابل قدر خدمات کی توفیق ملی اور حضور کا ادب اور احترام کہتے ہیں ایسا قابل دید تھا کہ دوسروں کے لئے بھی نمونہ تھا۔ یہاں بھی آئے ہیں۔ میرے ساتھ حالانکہ پرانا تعلق تھا لیکن خلافت کے بعد ان کا ایک انداز بالکل بدلا ہوا تھا۔

فضل احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ بھی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک عیسائی منّاد نے بو (Bo) میں آکر بڑا مجمع اکٹھا کر کے لوگوں کے سامنے فرضی معجزات پیش کئے۔ آپ نے اس کا تحریری جواب پیش کیا جس پر عیسائی بوکھلا گئے اور اس بات پر غیر احمدی مساجد کے علماء نے بھی بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ عزیزم مرزا عمر احمد صاحب کا ہے جو صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ 5رجون دوپہر دو بجے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں 67 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ میرے بچپن کے ساتھی ہم عمر بھی تھے۔ بچپن میں اکٹھے ہم کھیلتے بھی تھے۔ بڑی خوبیوں کے مالک تھے اور ایک عزیز ہونے، رشتہ دار ہونے، ہم عمر ہونے کے باوجود اور باوجود اس کے کہ بچپن سے اکٹھے پلے بڑھے خلافت کے بعد تو خاص طور پر مَیں نے دیکھا ہے کہ ان کی احترام کی جو حالت تھی اور جو عقیدت تھی وہ بالکل ایک مثالی بن چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ان کی شادی امۃ الکافی صاحبہ کے ساتھ ہوئی جو میجر سید سعید احمد صاحب کی بیٹی تھی۔ یہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی نواسی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ان کا نکاح پڑھایا تھا۔ ان کے پانچ بچے ہیں۔ تین بیٹیاں اور دو بیٹے۔ اور ایک بیٹی جو سب سے چھوٹی ہے واقفۂ نَو بھی ہے۔ ریویو آف ریلیجنز میں بڑا اچھا کام کر رہی ہے۔ ایک بیٹی ڈاکٹر فریحہ، یہاں لندن میں ہے یہ ڈاکٹر حماد صاحب کی اہلیہ ہیں اور لجنہ میں مختلف حیثیتوں سے انہوں نے کافی کام کیا ہے۔

یہاں ان کی ہمشیرہ امۃ الحیٔ صاحبہ ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب کی اہلیہ ہیں۔ یہ بھی جماعت کی خدمت کرنے والے ہیں۔ ان کی خواہش تو ہمیشہ سے تھی کہ وقف کریں۔ لیکن جب میری خلافت کی ابتدا میں میرے پاس آئے کہ میں نے پہلے بھی وقف کا لکھا تھا کہ وقف کرنا چاہتا ہوں تو ان کی بعض صلاحیتوں کا مجھے علم تھا اس لئے میں نے ان کا وقف منظور کیا اور ان کو ربوہ میں نائب صدر عمومی کے طور پر لگایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بڑے احسن رنگ میں یہ کام وہاں سرانجام دیا۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ میرا وقف کا خط جو مَیں نے لکھا تھا قبول ہوگیا ہے اور پھر میں نے ان کو جو ہدایتیں دی تھیں وہ بیان کیں کہ کس طرح وہاں جا کے کام کرنا ہے اور دُور کے محلوں میں خاص طور پر ربوہ کے جو دُور کے محلے ہیں ان کو، بعضوں کو محرومی کا احساس ہوتا ہے اس لئے وہاں ضروری دورہ کیا کرنا ہے۔ چنانچہ انہوں نے آخری زندگی تک اس کام کو نبھایا اور بڑی اچھی طرح نبھایا۔ اور وہاں کے غریب لوگ بھی ان سے بڑے خوش تھے۔ ان کی طبیعت میں بڑی عاجزی تھی اور معاملہ فہمی بھی بڑی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے احسن طریق میں معاملات نپٹا دیا کرتے تھے۔ صدر عمومی نے بھی لکھا ہے کہ بعض معاملات جو بڑے مشکل ہوتے تھے ہم ان کو دیتے تھے اور یہ بڑے احسن رنگ میں ان کو سرانجام دیا کرتے تھے اور فریقین ان کی بات سن کے راضی بھی ہو جاتے تھے بلکہ بعض کہتے تھے کہ ہم نے فیصلہ کروانا ہے تو انہی سے کروانا ہے کیونکہ وہ ہر ایک کی بات سن کے بڑے انصاف سے فیصلہ کرتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں بہت نرمی اور پیار تھا۔ بچوں سے، اپنے بچوں سے بھی اور غیروں کے بچوں سے بھی بہت پیار کیا کرتے تھے۔

خلافت سے ان کا تعلق تو تھا ہی بہت زیادہ اور کہنا چاہئے ایک مثالی تعلق تھا۔ یہی ان کے بچوں نے بھی لکھا۔ ان کی بیوی نے بھی لکھا اور دوسرے لکھنے والوں نے بھی لکھا۔ کیونکہ آخری بیماری کے دنوں میں ان کو کینسر کی بیماری تھی تو کمزوری ہو جاتی تھی جب ذرا بہتر ہوتے تھے تو فوراً اس لئے دفتر چلے جاتے تھے کہ پچھلے دنوں جب یہاں آئے ہیں تو میں نے کہا تھا کہ دفتر جاتے رہنا۔ تو کیونکہ یہ حکم ہے خلیفہ وقت کا کہ دفتر جاتے رہنا اس لئے انہوں نے اپنی بیماری کی پرواہ نہیں کی اور باقاعدگی سے دفتر جاتے رہے اور اس عرصہ میں بھی باوجود بیماری کے بڑی محنت سے اپنے کام کو سرانجام دیا۔ ان کی بیٹی کہتی ہیں کہ جب یہاں آئے ہیں اور ڈاکٹر نے دیکھا تو اس نے کہا کہ آپ کی بیماری بڑی خطرناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ شفا دینے والا ہے۔ جتنا چاہے گا وہ زندگی دے گا اور مجھے کوئی اس پہ فکر نہیں ہے۔ تو یہاں انگریز ڈاکٹر تھا وہ بھی حیران رہ گیا کہ ایسے مریض بعض دفعہ گھبرا جاتے ہیں لیکن یہ تو بڑے حوصلے سے بات کر رہے ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر نوری صاحب بھی لکھتے ہیں کہ ان کو تین امراض لاحق تھیں۔ diabetes بھی تھی، دل کی بیماری بھی تھی اور اس کے بعد کینسر کی بیماری بھی تھی۔ جگر کا کینسر تھا۔ لیکن بڑی ہمت سے ساری بیماریوں کو انہوں نے face کیا۔ نوری صاحب کہتے ہیں بعض اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے جو میں نے ان کی بیماری کے دنوں میں مشاہدہ کئے۔ کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہیں لائے۔ ہمیشہ یہی کہتے تھے الحمد للہ ٹھیک ہوں۔ ڈاکٹر یا مہمان انہیں ملنے آتے تو اشارے سے پاس بیٹھنے کا کہتے۔ قمر سلیمان صاحب کہتے ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات ہوئی ہے تو میں لندن آ رہا تھا۔ مجھے ایک بند لفافہ دیا جس پر لکھا تھا کہ بخدمت خلیفۃ المسیح الخامس اور ساتھ کہا کہ یہ میرا بیعت کا خط ہے جو بھی خلیفہ منتخب ہو ان کی خدمت میں پیش کر دینا۔ ایک یقین تھا کہ خلافت کا جو نظام ہے یہ جاری ہے اور حق ہے۔ صدر عمومی صاحب بھی لکھتے ہیں کہ بہت خوبیوں کے مالک تھے اور جو بھی کام سپرد کیا جاتا جب تک وہ کر کے رپورٹ نہ دے دیتے چین سے نہیں بیٹھتے تھے۔ بیشمار لوگوں نے خط لکھے ہیں۔ اسی طرح باقی لکھنے والوں نے بھی ان کی عاجزی، انکساری اور محبت سے پیش آنا اور خلافت سے ایک خاص تعلق کے بارے میں لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

خطبہ جمعہ

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے اخلاق کا تقویٰ سے تعلق بتایا تھا کہ تقویٰ کیلئے اخلاق ضروری ہیں اور
اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد بھی کہ متقی انسان اس وقت بنتا ہے جب اس میں تمام خُلق موجود ہوں

سب سے اہم بات یا خُلق جو ایک مومن کی بنیادی شرط ہے وہ سچائی پر قائم ہونا ہے اور جھوٹ سے بچنا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے سچائی کی اہمیت اور اس کے تقاضوں کا تذکرہ اور اس حوالہ سے افراد جماعت کو اہم نصائح

حال ہی میں نیشنل جیوگرافک کے ایک رسالہ میں شائع ہونے والے ایک مضمون کے حوالہ سے کہ
لوگ جھوٹ کیوں بولتے ہیں بعض وجوہات کا تذکرہ اور ان پر تبصرہ اور اسلامی تعلیمات کے حوالہ سے سچائی اور قولِ سدید کو اختیار کرنے کی تاکید

ایک اہم نیکی جو مومن کا خُلق ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے وہ عاجزی اور تکبر سے دُوری ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے تکبر کی مختلف صورتوں کا تذکرہ اور ان سے بچنے اور عاجزی کو اختیار کرنے کی نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16 رجون 2017ء بمطابق 16 راحسان 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے اخلاق کا تقویٰ سے تعلق بتایا تھا کہ تقویٰ کے لئے اخلاق ضروری ہیں اور اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد بھی کہ متقی انسان اس وقت بنتا ہے جب اس میں تمام خُلق موجود ہوں۔ پس مومن کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ تمام اخلاق کو اپنائے اور وہ تمام اوامر جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے انہیں بجا لائے اور تمام نواہی جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے ان سے بچے تب ہی وہ اعلیٰ خُلق اس میں پیدا ہو سکتے ہیں جو ایک متقی کے لئے ضروری ہیں۔ لیکن بعض خلق کی باتیں ایسی ہیں جو اگر ایک مومن میں نہیں تو پھر اس کے ایمان کا معیار بھی محلِّ نظر ہو جاتا ہے۔ وہ بھی دیکھنے والا ہے کہ ہے بھی کہ نہیں۔

تقویٰ تو بعد کی بات ہے پہلے ایمان کو سنبھالنے کی ضرورت ہے۔ ان میں سے سب سے اہم بات یا خُلق جو ایک مومن کی بنیادی شرط ہے وہ سچائی پر قائم ہونا ہے اور جھوٹ سے بچنا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج:31)۔ پس تم بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ پس بتوں کی پرستش اور جھوٹ کو ملا کر واضح کر دیا کہ اگر تمہارے اندر سچائی نہیں اور سچی بات کہنے کی عادت نہیں تو یہ ایسا ہی بڑا گناہ ہے جیسے بتوں کو پوجنا۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک مومن کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر بھی ایمان ہو اور پھر ظاہری یا مخفی بتوں کی پلیدی میں بھی وہ ملوّث ہو۔ پس ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والے کو یہ بہت بڑی اور کھلی اور واضح وارننگ ہے کہ اگر مومن ہو تو سچائی کے اعلیٰ معیار بھی اپنانے ہوں گے ورنہ اپنے ایمان کی فکر کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس بارے میں بڑی کھول کر توجہ دلائی ہے، بڑے واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ بُت کیا ہے؟ اور تم نے اپنے ایمان کو سلامت رکھنے کے لئے، اپنے ایمان میں ترقی کرنے کے لئے، کس قسم کے بتوں کی پلیدی سے احتراز کرنا ہے اور بچنا ہے اور کیا طریق اختیار کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو اپنی مختلف کتب میں بھی بیان فرمایا ہے۔ مجالس میں بھی بار بار ذکر فرمایا ہے اور بڑے واضح طور پر سچائی کی اہمیت بیان فرمائی ہے اور اس بارے میں بڑے درد کا اظہار کیا ہے جو ہر احمدی کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہوئے تقویٰ کی طرف بڑھنے والے ہوں۔ آپ کے مختلف اقتباسات اس بارے میں پیش کروں گا۔ بظاہر یہ ایسی باتیں لگتی ہیں جو ایک جیسی ہیں لیکن ہر فقرے میں ایک علیحدہ سبق اور نصیحت ہے۔

آپؑ اپنی کتاب نور القرآن میں فرماتے ہیں کہ

''قرآن شریف نے دروغگوئی کو بُت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج:31)۔ یعنی بُتوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو۔''
(دونوں پلید ہیں۔ دونوں گندے ہیں ان سے پرہیز کرو۔) (نور القرآن نمبر 2، روحانی خزائن، جلد 9، صفحہ 403)

پھر جھوٹ کی وجہ سے انسان کے خدا تعالیٰ سے دُور ہو جانے کا ذکر فرمایا یا۔ یہ کہنا چاہئے کہ جھوٹے کو اللہ تعالیٰ چھوڑ دیتا ہے۔ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ ''بُتوں کی پرستش اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو۔ یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر یہ بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔ سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔''
(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 361)

جب خدا تعالیٰ پر بھروسہ چھوڑ دیا تو پھر اللہ تعالیٰ اس بندے کے قریب نہیں آتا پھر۔ یہ آپ نے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' میں فرمایا۔

پھر لیکچر لاہور میں آپ نے یہ فرمایا کہ ''بتوں سے اور جھوٹ سے پرہیز کرو کہ یہ دونوں ناپاک ہیں۔''
(لیکچر لاہور، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 157)

پس پاک ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جھوٹ اور ہر قسم کے شرک سے انسان بچے۔

پھر آپ نے ایک مجلس میں فرمایا کہ

''قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رِجس قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج:31)۔ دیکھو یہاں جھوٹ کو بُت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بُت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بُت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بھی بجز ملمّع سازی کے اَور کچھ بھی نہیں ہوتا''۔ (اپنی باتوں کو صرف ایک ظاہری پالش کیا ہوتا ہے ویسے اس کے نیچے کچھ بھی نہیں ہوتا) فرمایا کہ ''جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جائے تو جلدی سے دور نہیں ہوتا''۔ (جب ان کو عادت پڑ جاتی ہے تو پھر جلدی سے دور نہیں ہوتا۔) فرمایا کہ ''مدّت تک ریاضت کریں تب جا کر سچ بولنے کی عادت ان کو ہوگی''۔
(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 350، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

بعض عادی ہو جاتے ہیں کہ ہر بات میں انہوں نے غلط بیانی کرنی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے پھر بڑی محنت کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور بڑا لمبا عرصہ ایک مجاہدہ کرنا پڑتا ہے پھر جا کر سچ بولنے کی عادت پڑتی ہے۔

پھر وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ دنیاوی کامیابیاں اگر حاصل کرنی ہیں تو کچھ نہ کچھ غلط بیانی اور جھوٹ بولنے کی ضرورت ہو گی اس کے بغیر گزارہ نہیں۔ ان کے ان خیالات کی نفی فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

''بُت پرستی کے ساتھ اس جھوٹ کو ملایا ہے۔ جیسا احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے لئے جھوٹ کو بُت بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بُت پرستی کے ساتھ ملایا اور اس سے نسبت دی۔ جیسے ایک بُت پرست بت سے نجات چاہتا ہے۔'' فرمایا کہ ''جھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بُت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس بت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔'' فرماتے ہیں ''کیسی خرابی آ کر پڑی ہے۔ اگر کہا جاوے کہ کیوں بت پرست ہوتے ہو۔ اس نجاست کو چھوڑ دو۔ تو کہتے ہیں کیونکر چھوڑ دیں اس کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہو گی کہ جھوٹ پر اپنی زندگی کا مدار سمجھتے ہیں۔'' فرمایا ''مگر مَیں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ بھلائی اور فتح اسی کی ہے''۔

آپؑ فرماتے ہیں ''یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ عام طور پر دنیادار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں مگر مَیں کیونکر اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں۔'' آپ فرماتے ہیں ''مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ لکھنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟'' (کبھی ہو سکتا ہے کہ سچ بولنے والے کو سزا دے؟) فرماتے ہیں ''اگر ایسا ہو تو دنیا میں پھر کوئی شخص سچ بولنے کی جرأت نہ کرے اور خدا تعالیٰ پر سے ہی اعتقاد اٹھ جاوے۔ راستباز تو زندہ ہی مر جاویں''۔ فرماتے ہیں ''اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ وہ سزا ان کی بعض اَور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے''۔ (اگر کسی جرم میں پھنس گئے اور سچ بولا اور سزا مل گئی۔ اس وقت نیکی کا ایک عارضی دَور آیا اور سچ بول دیا اور سزا مل گئی تو انسان یہ نہ سمجھے کہ یہ سزا مجھے اس وجہ سے ملی ہے۔ فرمایا یہ جو پہلے دوسری غلطیاں تھیں اور بدکاریاں تھیں ان کی وجہ سے سزا ملتی ہے) ''اور کسی اَور جھوٹ کی سزا ہوتی ہے''۔ فرماتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ کے پاس تو ان بدیوں اور شرارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ ان کی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پا لیتے ہیں''۔
(احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 478 تا 480، ایڈیشن 2009ء مطبوعہ انگلستان)

سارا ریکارڈ جو ہمارے اعمال کا ہے اللہ تعالیٰ کے پاس محفوظ ہے۔ لوگوں کے کمپیوٹر تو خراب ہو جاتے ہیں۔ ہیک (hack) ہو جاتے ہیں۔ سائبر اٹیک (cyber attack) ہو جاتے ہیں۔ سارا ڈیٹا (data) ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن

اللہ تعالیٰ کے پاس جو ریکارڈ ہے اس کو کوئی نہیں مٹا سکتا۔ وہ سارا موجود ہے۔ انسان بعض حیلے بہانے کر کے دنیا کی سزا سے تو بچ سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے فرمایا کہ اپنے آپ کو مستقل نیکیوں کی عادت ڈالنی چاہئے اور نیکیوں پر دوام حاصل ہونا چاہئے۔ اور جب انسان استغفار کرے اور برائیوں سے بچنے کے لئے عہد کرے تو پھر ہمیشہ اس پر قائم رہنے کی کوشش کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ دنیادار کہتا ہے کہ کس طرح جھوٹ چھوڑیں۔ اس کے بغیر گزارہ نہیں۔ یہ صرف بہت بڑے مفاد کے حصول کے لئے نہیں ہے بلکہ دنیاداروں کی تو یہ حالت ہے کہ ہر معاملے میں چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ دنوں جو نیا نیشنل جیوگرافک رسالہ آیا جھوٹ کے بارے میں مختلف مضامین تھے۔ اس میں ایک بڑا مضمون تھا اور یہ تحقیق تھی کہ ہم جھوٹ کیوں بولتے ہیں؟ اس نے اس بات کو بیان کیا ہے کہ بظاہر کامیابیاں جھوٹ کی وجہ سے ہوتی ہیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ کامیابیاں جھوٹ کی وجہ سے ہوتی ہیں اس نے بھی یہی لکھا ہے اور اس میں اس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش بھی کی ہے کہ جھوٹ بولنا انسان کی فطرت ہے۔ حالانکہ یہ انسان کی فطرت نہیں بلکہ ماحول جھوٹا بناتا ہے اور کیونکہ ان لوگوں کے تو پھر اپنے دنیاوی مقاصد بھی ہوتے ہیں۔ اس طرح اسی مضمون میں اس نے جھوٹ بولنے کو ہوا دی ہے۔ justify کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ عادت بچپن سے ہی ہو جاتی ہے۔ حالانکہ بچپن میں بھی ماحول ایسا ہوتا ہے جو عادت ڈالتا ہے۔ اور اب تو ان کا یہ حال ہے کہ بڑے فخر سے ان لوگوں کی تصویریں دی گئی ہیں جو جھوٹ بولنے کے مقابلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ بڑے چیمپئن بنتے ہیں اور اس بات پر انعام دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک انعام حاصل کرنے والے نے کہا کہ میری بعض کہانیاں جو میں بیان کرتا ہوں کچھ تو صحیح ہوتی ہیں لیکن ان کہانیوں میں بھی اگر جھوٹ کی ملمع سازی نہ ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تو لوگوں کے لئے میری باتیں انتہائی بورنگ (boring) ہو جائیں کوئی ان پہ توجہ نہ دے۔ اس لئے لوگوں کی توجہ کھینچنے کے لئے جھوٹ بولتا ہوں۔

پھر اسی مضمون میں بچوں سے لے کر سیاستدانوں اور مختلف پیشوں سے لے کر سائنسدانوں تک کی یہی باتیں ہیں کہ ان کی باتوں میں جھوٹ شامل ہوتا ہے اور اس معاشرے میں، ماحول میں اتنا جھوٹ ہے کہ ہر جگہ جھوٹ ہی جھوٹ نظر آئے گا اور ان کے خیال میں اس سے بچنے کی کوئی راہ نہیں ہے۔ اس لئے مجبوری ہے کہ ہم جھوٹ بولیں۔

ہم لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کا، مغربی قوموں کا سچائی کا معیار بہت اچھا ہے تو اس مضمون کو پڑھ کر لگتا ہے کہ ان کی ہر بات کی بنیاد جھوٹ پر ہے۔ انہوں نے پہلے جو ابتدائی سروے کیا اس سے پتا چلا کہ ہر شخص روزانہ تین چار جھوٹ بولتا ہے اور یہ سب جھوٹ جو مثلاً مختلف قسم کے جھوٹ ہیں، یہ جھوٹ اس لئے ہیں کہ کسی کی صحیح رہنمائی نہ کرو۔ کسی کی گائیڈنس کرنی ہے یا کسی کو رہنمائی دینی ہے تو صحیح نہ کرو۔ اس میں بھی جھوٹ بولا۔ کسی کو دھوکہ دینا ہے تو اس کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔ پھر جو یہ ساری ریسرچ کی ہے اس میں جھوٹ بولنے کی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ پھر اور مختلف بہانے ہیں دھوکہ دینے کے لئے، اپنی کمزوریاں چھپانے کے لئے، اپنے بارے میں غلط تاثر قائم کروانے کے لئے، اپنی خود پسندی کے لئے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ یہ تو چھوٹے چھوٹے جھوٹ ہیں۔

بڑے جھوٹوں میں اُس نے ذکر کیا کہ خاوند اور بیوی اپنے تعلقات میں جو ایک دوسرے کے غیروں سے ہوتے ہیں ان کو چھپانے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔ جب بیوی اور خاوند کی دوستیاں آزادی کی وجہ سے غلط رنگ میں ہو جاتی ہیں تو اس پہ جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ ایک آزاد معاشرے کی یہ بھی بڑی برائی ہے کہ اس طرح آزادانہ میل ملاپ کی وجہ سے غلط تعلقات قائم ہو جاتے ہیں اور پھر جب جھوٹ کا پول کھلتا ہے تو پھر لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ پھر ان کی علیحدگیاں اور طلاقوں تک نوبت آ جاتی ہے۔

ہمارے ہاں بھی اگر آپ جائزہ لیں تو گھروں کی لڑائیاں، طلاق اور خلع کی نوبت اس لئے آتی ہے کہ جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے جبکہ اسی بنیادی نفسیات کو سمجھتے ہوئے ہمیں نکاح کے خطبے میں جن آیات کی تلاوت کرنے کا کہا گیا ہے اس میں یہ آیت بھی شامل ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا (الاحزاب:71)۔ کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف اور سیدھی بات کیا کرو۔ اور پھر آگے فرمایا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا (الاحزاب:72)۔ کہ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ اب ایک اطاعت تو یہی ہے کہ جب آزادیاں ہوتی ہیں تو آزادی کے نام پر پردے ختم ہوتے ہیں اور جب پردے ختم ہوتے ہیں تو پھر شکوک پیدا ہوتے ہیں اور اس طرح پھر بد اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ پھر جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ ایک سلسلہ چل پڑتا ہے جو نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔

بہر حال اللہ تعالیٰ نے یہاں میاں بیوی کے تعلق میں اس حد تک سچائی کی بات کی ہے کہ کوئی اینچ پینچ نہ ہو۔ سچائی کا اعلیٰ ترین معیار ہو۔ اور اس سے جہاں تمہارے تعلقات خوشگوار رہیں گے وہاں تمہارے بچے بھی بہت سے مسائل سے بچیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بھی معاف کرے گا اور فوزِ عظیم اور بڑی کامیابیاں بھی عطا کرے گا۔ پس یہ اسلام کا خوبصورت حکم ہے لیکن اس کے باوجود جو قول سدید سے کام نہیں لیتے تو وہ اپنے رشتے کو بگاڑتے ہیں۔ اپنے اعتماد کو جھوٹ کی وجہ سے قائم نہیں رکھتے۔ اس سے زیادہ بدقسمت اور کون ہو سکتا ہے۔ ہمارے ہاں بھی خلع اور طلاقوں کی شرح اس لئے بڑھ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے دُوری ہے۔

یہ دنیادار جن کی کوئی رہنمائی نہیں ہے اس نے بھی میاں بیوی کا آپس میں ایک دوسرے کا جو جھوٹ بولنا ہے اس کو serious lie لکھا ہوا ہے۔ یہ بڑا جھوٹ ہے۔ بہت قابل فکر جھوٹ ہے۔ لیکن وہ جن کی رہنمائی ہے اگر وہ ایسا کریں گے تو اس سے بھی زیادہ serious ہو جاتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ خوفناک صورت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ پھر ایسا کرنے والا اپنے گناہوں کی بخشش سے بھی محروم رہے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کامیابیوں کا وعدہ ہے اس سے بھی محروم رہے گا۔ پس یہ ان لوگوں کے لئے قابل فکر ہے جو ایسے رویّے رکھتے ہیں۔

اس نے یہ بھی اس میں لکھا ہے کہ لوگ عام طور پر اپنی غلطیاں چھپانے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔ زیادہ percentage ان کی بن رہی ہے جو لوگوں سے بچنے کے لئے، لوگوں کا سامنا کرنے سے بچنے کے لئے کہ ملنا نہیں چاہتے تو بیوی یا بچوں کو کہہ دیا کہ گھر پر نہیں ہے۔ بعض لوگ اپنے بچوں کو کہہ دیتے ہیں کہ آنے والے کو یا فون کرنے والے کو کہہ دو کہ میرا باپ گھر پر نہیں ہے یا ماں گھر پر نہیں ہے۔ اس طرح وہ بچوں کو بھی جھوٹ کی عادت ڈال رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ فطرت نہیں ہے بلکہ بڑوں کے بعض عمل ہیں جو بچوں کو بھی جھوٹ کی طرف لے جاتے ہیں۔

پھر اس نے لکھا ہے کہ بغیر کسی مُحرّک کے عادتاً بھی لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور عادت بھی اصل میں ماحول کی وجہ سے ہی پڑ رہی ہوتی ہے۔ پھر اس نے لکھا ہے کہ حقائق کو نظر انداز کرنے کے لئے بھی جھوٹ بولتے ہیں تاکہ صحیح باتیں نہ بتانی پڑیں۔ حقائق چھپانے پڑیں اس کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔

دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔ اچھا بننے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔ لطیفہ سنایا جس پر بڑا مذاق ہو رہا ہے۔ حالانکہ پاکیزہ صاف مذاق بھی ہو سکتا ہے۔

پھر خود پسندی کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔ ذاتی مفادات کے علاوہ مالی منفعت کے لئے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ مالی منفعت حاصل کرنے کے لئے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ اس سروے نے ہر قسم کے جھوٹ بولنے والوں کی علیحدہ فیصد شرح نکالی ہوئی ہے۔ تو ان میں غلطیاں چھپانے والے، مالی منفعت والے اور جو دوسرے متفرق مفادات ہیں وہ حاصل کرنے کے لئے اور لوگوں سے بچنے کے لئے، نہ ملنے کے لئے جھوٹ بولے جاتے ہیں اور جب کوئی غلطی کرتا ہے تو پھر آدمی بچتا بھی ہے۔ تو ان کا سروے یہ کہتا ہے کہ سب سے زیادہ جھوٹ بولنے کی شرح ان چار چیزوں میں ہے۔ غلطیاں چھپانا، مالی منفعت، دوسرے مفادات اور لوگوں سے بچنا۔

(National Geographic June 2017 "why we lie" p:36-51)

تو یہ تو ان لوگوں کا حال ہے جن کو ہمارے میں سے بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کا سچائی کا معیار ہمارے سے بہتر ہے۔ اگر یہ لوگ ہمارے لئے معیار ہیں تو پھر ایک مومن کہلانے والے کے لئے قابل فکر بات ہے۔ یہ لوگ تو ویسے ہی خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے یا شرک کرنے والے ہیں لیکن ہم جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور دین کی تعلیم پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ اگر سچائی سے ہٹیں گے تو وہ نہ صرف دین سے دُور ہٹتے ہیں بلکہ شرک کے بھی مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس ہمیں اپنی سچائی کے معیاروں کو پرکھنے کی ضرورت ہے۔ ان پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ گواہیوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ جھوٹی گواہیاں نہ دو۔ چنانچہ عباد الرحمن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَ الَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ (الفرقان:73)۔ اور وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ پس ہماری گواہیاں نہ مالی منفعت کے لئے یا مفادات کے لئے جھوٹی ہونی چاہئیں اور نہ کسی اور مقصد کے لئے یہ جھوٹی ہونی چاہئیں۔ کیونکہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ رحمان خدا کے بندے بنیں اور ایمان میں بڑھیں تو پھر ان جھوٹوں سے بچنا ہوگا بلکہ شیطان سے بچنے کے لئے بھی ضروری ہے اور چونکہ جھوٹ بولنے سے رحمان خدا سے قطع تعلقی ہو گی، اس سے تعلق ختم ہوگا اور جب خدا سے تعلق ختم ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ پھر شیطان سے تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ شیطان کی پکڑ میں انسان آ جاتا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 12)

ہماری سچائی کے معیار کیا ہونے چاہئیں اور کس طرح ہم نے جھوٹ سے بچنا ہے؟ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

''مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔'' (کسی کا قتل کوئی نہیں کرتا۔) فرماتے ہیں ''مگر مَیں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچّہ سے۔ اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو''۔ (اگر بچہ بھی کوئی سچی بات کر رہا ہے تو اس کو قبول کر لینا چاہئے۔ ضد نہیں کرنی چاہئے۔) فرمایا کہ ''سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج:31) یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں''۔ فرمایا کہ ''جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے'' (جو سچائی سے تمہارا منہ پھیرتی ہے۔ سچائی سے دوسری طرف لے کر جاتی ہے) ''وہی تمہاری راہ میں بُت ہے۔ سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو''۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 550)۔ انصاف سے ہٹو گے تو جھوٹ بھی ہوگا۔

کسی عیسائی نے یہ اعتراض کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے اور اپنے دین کو چھپانے کے لئے قرآن میں صاف حکم دے دیا ہے کہ جھوٹ بولو۔ اور جبکہ انجیل میں یہ اجازت کسی قسم کی نہیں ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

''واضح ہو کہ جس قدر راستی کے التزام کے لئے قرآن شریف میں تاکید ہے مَیں ہرگز باور نہیں کر سکتا کہ انجیل میں اس کا عشر عشیر بھی تاکید ہو''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''قرآن شریف نے دروغگوئی کو بُت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ

ارشاد حضرت امیرالمومنین

''مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیرالمومنین

''زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ (الحج:31) یعنی بُتوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو۔ اور پھر ایک جگہ فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَیۡنِ وَالۡاَقۡرَبِیۡنَ (النساء:136)......یعنی اے ایمان والو انصاف اور راستی پر قائم ہو جاؤ اور سچی گواہیوں کو لِلّٰہ ادا کرو‘‘ (اللہ کیلئے ادا کرو) ’’اگرچہ تمہاری جانوں پر ان کا ضرر پہنچے یا تمہارے ماں باپ اور تمہارے اقارب ان گواہیوں سے نقصان اٹھاویں‘‘۔

(نورالقرآن نمبر 2، روحانی خزائن، جلد 9، صفحہ 402 تا 403)

پس یہ معیار ہے سچائی کا۔ بیشک یہ انصاف کا بھی معیار ہے۔ لیکن انصاف قائم نہیں ہوتا اس وقت تک جب تک سچائی نہ ہو۔ پس یہ معیار ہیں جو ایک مومن کے لئے ضروری ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

’’خدا تعالیٰ نے عدل کے بارے میں جو بغیر سچائی پر پورا قدم مارنے کے حاصل نہیں ہو سکتی، فرمایا ہے۔ لَا یَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ۔ (المائدہ:9) یعنی دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو‘‘۔ فرمایا کہ ’’انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے‘‘۔ فرماتے ہیں ’’اب آپ کو معلوم ہے کہ جو قومیں ناحق ستاویں اور دکھ دیویں اور خونریزیاں کریں اور تعاقب کریں اور بچوں اور عورتوں کو قتل کریں جیسا کہ مکّہ والے کافروں نے کیا تھا۔ پھر لڑائیوں سے باز نہ آویں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ معاملات میں انصاف کے ساتھ برتاؤ کس قدر مشکل ہوتا ہے۔ مگر قرآنی تعلیم نے ایسے جانی دشمنوں کے حقوق کو بھی ضائع نہیں کیا اور انصاف اور راستی کے لئے وصیت کی......‘‘۔ فرماتے ہیں ’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل اور انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل اور فقط جوانمردوں کا کام ہے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں ’’اکثر لوگ اپنے شریک دشمنوں سے محبت تو کرتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتوں سے پیش آتے ہیں مگر ان کے حقوق دبا لیتے ہیں۔‘‘ (حق دبانے کے لئے جھوٹ بول جاتے ہیں۔ انصاف سے کام نہیں لیتے۔ جھوٹ بولتے ہیں۔) فرماتے ہیں ’’ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت کرتا ہے اور محبت کے پردہ میں دھوکا دے کر اس کے حقوق دبا لیتا ہے‘‘۔ پھر آپ نے اس کی مثال دی فرمایا ’’مثلاً اگر زمیندار ہے تو چالاکی سے اس کا نام کاغذات بندوبست میں نہیں لکھواتا۔‘‘ (جو کاغذات ہوتے ہیں، سرکاری رجسٹریاں وہاں نام نہیں لکھواتا) ’’اور یوں اتنی محبت کہ اس پر قربان ہوا جاتا ہے۔‘‘ (بہت سارے کیس ایسے آتے ہیں۔ جھوٹے طور پر بعض رشتہ دار عزیز اپنے رشتہ داروں کی جائیدادوں کے کاغذات بدلوا لیتے ہیں یا نام نہیں لکھواتے یا صحیح طرح گواہی نہیں دیتے اور ان کو مالی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہ کیا بلکہ معیار محبت کا ذکر کیا۔ کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے۔‘‘

(نورالقرآن نمبر 2، روحانی خزائن، جلد 9، صفحہ 409 تا 410)

پس یہ معیار ہے کہ صرف عارضی مفادات کے لئے نہیں، عام روزمرہ کے معاشرتی معاملات تک ہی نہیں بلکہ ایک مومن کے سچائی کے معیار وہ ہوں کہ ایک دشمن کو بھی نقصان پہنچانے کے لئے جھوٹ نہیں بولنا۔ جب دشمن سے سچائی کے یہ معیار ہوں گے تو پھر آپس کے تعلقات میں بھی سچائی کے معیار بڑھنے کی وجہ سے محبت کے معیار بڑھیں گے اور محبت میں جھوٹ نہیں ہوتا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی سے محبت بھی ہو اور پھر جھوٹ بھی بولا جائے کیونکہ محبت بے اختیار ہوتی ہے۔ پس یہ وہ معیار ہیں جو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر جب سچائی کے ایسے معیار ہوں گے تو پھر ایک بھائی کو انسان کسی بھی قسم کا دھوکہ نہیں دے سکتا۔

سچائی کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’حرام خوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جیسے قَولِ زُور‘‘، (جھوٹی بات)۔ ’’اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ حرام خوری اچھی چیز ہے۔ یہ سخت غلطی ہے اگر کوئی ایسا سمجھے‘‘ (تو غلط ہے)۔ فرماتے ہیں کہ ’’میرا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو اضطراراً سؤر کھالے تو یہ امر دیگر ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی زبان سے خنزیر کا فتویٰ دے دے تو وہ اسلام سے دُور نکل جاتا ہے‘‘۔ (اضطراری طور پر سؤر کا گوشت کھانے کی اجازت ہے۔ بھوکا مر رہا ہے تو کھالے اور چیز ہے۔ لیکن زبان سے فتویٰ دے دینا کہ سؤر کھانا جائز ہے یہ جو ہے انسان کو اسلام سے دور کر دیتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس طرح انسان) ’’اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال ٹھہراتا ہے‘‘۔ پھر فرماتے ہیں ’’غرض اس سے معلوم ہوا کہ زبان کا زیان خطرناک ہے۔ اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو، نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اَناپ شناپ بولتے رہو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 423، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

انسان کو اپنی زبان پر کنٹرول ہونا چاہئے۔ یہ زبان پر حکومت ہے۔ نہ یہ کہ جو زبان میں آئے انسان نے بول دیا۔ اس سے پھر جھوٹ سچ ہر بات نکلتی جاتی ہے اور پھر فتنہ اور فساد پیدا ہوتے ہیں۔ پس ہر وقت یہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہماری زبان ہمیشہ سچائی کے اس معیار پر قائم ہو جو نہ صرف یہ ہے کہ شرک سے محفوظ رکھنے والی ہو بلکہ تقویٰ کے معیاروں کو بھی حاصل کرنے والی ہو۔ اس سے محفوظ رہے۔

جھوٹ میں ملوّث لوگوں کی مختلف حالتیں جو مَیں نے اس مضمون کے حوالے سے بیان کی تھیں انہیں سامنے رکھ کر ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا کسی قسم کے جھوٹ میں ہم ملوّث تو نہیں۔ اگر ہیں تو کس طرح اس سے نجات حاصل کرنی ہے۔ نجات حاصل کرنے کا ذریعہ تو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کو سمجھنے کی توفیق دے اور بلکہ سچائی سے بڑھ کر آگے قول سدید پر قائم ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر ایک اہم نیکی جو مومن کا خُلق ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے وہ عاجزی اور تکبر سے دُوری ہے۔ چنانچہ ایک جگہ تکبر کرنے والے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تُصَعِّرۡ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرٍ (لقمان:19) کہ اور نخوت سے انسانوں کیلئے اپنے گالوں کو نہ پھلاؤ اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھرا کرو۔ اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے اور فخر و مباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس مضمون کو بڑی جگہ بیان فرمایا ہے۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’ایسے لوگ ہیں جو انبیاء علیہم السلام سے حالانکہ کروڑوں حصہ نیچے کے درجہ میں ہوتے ہیں‘‘ (ان کا کوئی مقابلہ ہی نہیں انبیاء کے ساتھ۔) کہتے ہیں ’’جو دو دن نماز پڑھ کر تکبر کرنے لگتے ہیں۔ اور ایسا ہی روزہ اور حج سے بجائے تزکیہ کے ان میں تکبر اور نمود پیدا ہوتی ہے۔‘‘ (آجکل بھی، رمضان میں بھی بعض لوگ عبادت کرتے ہیں۔ ذرا موقع مل جاتا ہے یا کوئی سچی خوابیں آجائیں تو اس کی وجہ سے بے انتہا فخر ہو جاتا ہے۔ اس سے بچنا چاہئے۔ استغفار کرنی چاہئے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھو تکبر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس سے دُور نہ ہو یہ قبول حق اور فیضان الوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ نہ علم کے لحاظ سے۔ نہ دولت کے لحاظ سے۔ نہ وجاہت کے لحاظ سے۔ نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے کیونکہ زیادہ تر انہی باتوں سے یہ تکبر پیدا ہوتا ہے اور جب تک انسان ان گھمنڈوں سے اپنے آپ کو پاک صاف نہ کرے گا اس وقت تک وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ نہیں ہو سکتا اور وہ معرفت جو جذبات کے موادِ ردّیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی‘‘۔ جذبات کے جو ردّ کرنے والے چیزیں ہیں جذبات ہیں جو جو غلط قسم کے جذبات ہیں ان کو ختم کرنے کے لئے جو معرفت مل سکتی ہے وہ معرفت اس وقت تک نہیں مل سکتی جب تک انسان تکبر سے نہ بچے اور عاجزی اختیار نہ کرے۔ فرمایا ’’کیونکہ یہ شیطان کا حصہ ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی تکبر کیا تھا اور آدم سے اپنے آپ کو بہتر سمجھا اور کہہ دیا اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡهُ ۚ خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ وَّ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِیۡنٍ ۔ (الاعراف:13) (پھر) اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ خدا تعالیٰ کے حضور سے مردود ہو گیا۔ اور آدم لغزش پر (چونکہ اسے معرفت دی گئی تھی اس کو معرفت ملی تھی) اپنی کمزوری کا اعتراف کرنے لگا اور خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث ہوا۔ وہ جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اس لئے دعا کی۔ رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٜ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ۔ (الاعراف:24)‘‘

یہ دعا پڑھنے کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو نصیحت فرمائی ہے۔ یہ دعا پڑھتے رہنا چاہئے۔ آجکل بھی آخری عشرے سے گزر رہے ہیں، آگ سے بچنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کیلئے، ان دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔

آپ فرماتے ہیں ’’یہی وہ سرّ ہے‘‘ یہ راز ہے ’’جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہا گیا کہ اے نیک استاد! تو انہوں نے کہا کہ تُو مجھے نیک کیوں کہتا ہے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’آجکل کے نادان عیسائی تو یہ کہتے ہیں کہ ان کا مطلب اس فقرہ سے یہ تھا کہ تُو مجھے خدا کیوں نہیں کہتا؟ حالانکہ حضرت مسیح نے بہت ہی لطیف بات کہی تھی جو انبیاء علیہم السلام کی فطرت کا خاصہ ہے۔ وہ جانتے تھے کہ حقیقی نیکی تو خدا تعالیٰ سے ہی آتی ہے۔ وہی اس کا چشمہ ہے اور وہیں سے وہ اترتی ہے۔ وہ جس کو چاہے عطا کرے اور جب چاہے سلب کر لے۔ مگر ان نادانوں نے ایک عمدہ اور قابل قدر بات کو معیوب بنا دیا اور حضرت عیسیٰ کو متکبر ثابت کیا حالانکہ وہ ایک منکسر المزاج انسان تھے‘‘۔

پھر پاک ہونے کا ایک طریق بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں: ’’میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں ہے کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے‘‘۔ (پاک ہونا ہے تو کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرو) ’’نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دور کر دے۔‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشیٔ محض سمجھے اور آستانۂ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے اور اس نورِ معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے۔‘‘ (اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے، دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھنے لگے، ایک خاص قسم کی دل میں تسکین پیدا ہو جائے تو پھر اس پہ تکبر اور ناز نہ کرو) ’’بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اَور بھی ترقی ہو‘‘۔ (اس تعلق کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے مزید انکسار

ارشاد حضرت امیرالمومنین

’’ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5رمئی 2017)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیرالمومنین

’’حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5رمئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

میں بڑھو)’’ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشیٔ سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 7، صفحہ 275 تا 277، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

تکبر دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے ہر خُلق کو انسان اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرے۔ ہر اچھی بات کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرے۔ اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

’’درحقیقت یہ گند جو نفس کے جذبات کا ہے اور بداخلاقی، کبر، ریا وغیرہ صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اس پر موت نہیں آتی جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور یہ مواد ردّیہ جل نہیں سکتے جب تک معرفت کی آگ ان کو نہ جلائے۔ جس میں یہ معرفت کی آگ پیدا ہو جاتی ہے وہ ان اخلاقی کمزوریوں سے پاک ہونے لگتا ہے اور بڑا ہو کر بھی اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے اور اپنی ہستی کو کچھ حقیقت نہیں پاتا۔ وہ اس نور اور روشنی کو جو انوار معرفت سے اسے ملتی ہے اپنی کسی قابلیت اور خوبی کا نتیجہ نہیں مانتا اور نہ اسے اپنے نفس کی طرف منسوب کرتا ہے بلکہ وہ اسے خدا تعالیٰ ہی کا فضل اور رحم یقین کرتا ہے۔ جیسے ایک دیوار پر آفتاب کی روشنی اور دھوپ پڑ کر اسے منور کر دیتی ہے لیکن دیوار اپنا کوئی فخر نہیں کر سکتی۔‘‘ (سورج کی روشنی دیوار پر پڑتی ہے اور وہ روشن ہو جاتی ہے تو دیوار کو اس پر کوئی فخر نہیں)’’ کہ یہ روشنی میری قابلیت کی وجہ سے ہے‘‘۔ فرماتے ہیں’’ یہ ایک دوسری بات ہے کہ جس قدر وہ دیوار صاف ہوگی اسی قدر روشنی زیادہ صاف ہوگی۔‘‘ (دیوار صاف اور چمکیلی ہو تو روشنی زیادہ چمک کے ظاہر ہوگی۔)’’ لیکن کسی حال میں دیوار کی ذاتی قابلیت اس روشنی کے لئے کوئی نہیں بلکہ اس کا فخر آفتاب کو ہے اور ایسا ہی وہ آفتاب کو یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ تُو اس روشنی کو اٹھا لے‘‘۔ فرماتے ہیں کہ’’ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے نفوس صافیہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فیضان اور فیوض سے معرفت کے انوار اُن پر پڑتے ہیں اور ان کو روشن کر دیتے ہیں۔ اسی لئے وہ ذاتی طور پر کوئی دعویٰ نہیں کرتے بلکہ ہر ایک فیض کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں اور یہی سچ بھی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا آپ اعمال سے داخلِ جنت ہوں گے؟ تو یہی فرمایا کہ ہرگز نہیں۔ (بلکہ) خدا تعالیٰ کے فضل سے۔‘‘ فرمایا کہ’’ انبیاء علیہم السلام کبھی کسی قوت اور طاقت کو اپنی طرف منسوب نہیں کرتے۔ وہ خدا ہی سے پاتے ہیں اور اسی کا نام لیتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 274 تا 275، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس انبیاء جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں ان کا یہ حال ہے تو ایک عام انسان کو کتنی عاجزی دکھانی چاہئے اور کتنا اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر شکر گزار ہوتے ہوئے مزید جھکتے چلے جانا چاہئے۔

تکبّر انسان میں روحانی موت لاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے انسان دور ہو جاتا ہے، اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ

’’اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اس پر رحم کرتا ہے اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مُرسَلوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہل دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں۔ مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے۔ جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لئے روحانی موت ہے۔‘ فرمایا کہ’’ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ تکبر نے ہی شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصّہ ہوتا ہے۔ ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔ آپ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپ کا کیا معاملہ ہے؟‘‘ ((خادم سے پوچھا کس طرح آپ تمہارے ساتھ سلوک کرتے ہیں)’’اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔‘‘ (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 101، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جماعت کو اس بارے میں نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

’’عام طور پر تکبر دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ علماء اپنے علم کی شیخی اور تکبر میں گرفتار ہیں۔ فقراء کو دیکھو تو ان کی بھی حالت اَور ہی قسم کی ہو رہی ہے۔ ان کو اصلاح نفس سے کوئی کام ہی نہیں رہا‘‘۔ (ہر ایک تکبر میں مبتلا ہے۔ اپنی اصلاح کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں)۔ فرماتے ہیں’’ ان کی غرض و غایت صرف جسم تک محدود ہے۔ اس لئے ان کے مجاہدے اور ریاضتیں بھی کچھ اَور ہی قسم کی ہیں جیسے ذکرِ اَرّہ وغیرہ۔ جن کا چشمۂ نبوت سے پتا نہیں چلتا‘‘۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے تو ہمیں ایسے ذکروں اور مجاہدوں کا پتا نہیں لگتا۔) فرماتے ہیں کہ’’ میں دیکھتا ہوں کہ دل کو پاک کرنے کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں۔ صرف جسم ہی جسم باقی رہا ہوا ہے جس میں روحانیت کا کوئی نام و نشان نہیں۔ یہ مجاہدے دل کو پاک نہیں کر سکتے اور نہ کوئی حقیقی نور معرفت کا بخش سکتے ہیں۔ پس یہ زمانہ اب بالکل خالی ہے۔ نبوی طریق جیسا کہ کرنے کا تھا وہ بالکل ترک کر دیا گیا ہے اور اس کو بھلا دیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ عہدِ نبوت پھر آ جاوے اور تقویٰ اور طہارت پھر قائم ہو اور اس کو اس نے اس جماعت کے ذریعہ چاہا ہے‘‘۔ (اللہ تعالیٰ یہ ساری نیکیاں تقویٰ پیدا کرنا، ایمان مضبوط کرنا اس جماعت کے ذریعہ چاہتا ہے۔) آپ فرماتے ہیں’’ پس فرض ہے کہ حقیقی اصلاح کی طرف تم توجہ کرو‘‘۔ (جب اللہ تعالیٰ جماعت سے چاہتا ہے تو افراد جماعت جو ہیں وہ حقیقی اصلاح کی طرف توجہ کریں۔) آپ فرماتے ہیں’’ حقیقی اصلاح کی طرف تم توجہ کرو۔ اسی طرح پر جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلاح کا طریق بتایا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 278، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت اور آپ کے بتائے ہوئے طریق پر چلتے ہوئے تمام برائیوں سے بچنے اور تمام اعلیٰ اخلاق کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری سچائیوں کے بھی وہ معیار ہوں جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والے ہوں اور ہماری عاجزی کے بھی وہ معیار ہوں جو خدا تعالیٰ کو پسند آئیں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ایسے افراد بنیں جیسا کہ وہ ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

......☆......☆......☆......

اعلان نکاح

مورخہ 3؍مئی 2017 کو خاکسار کے بیٹے ڈاکٹر عطاء المنیب انصاری حیدرآباد کا نکاح عزیزہ نفیسہ اختر بنت مکرم عنایت اللہ میر صاحب ساکن ماندوجن ضلع شوپیان (کشمیر) کے ساتھ مبلغ -/2,61,000 (دو لاکھ اکسٹھ ہزار) روپئے حق مہر پر مکرم مولوی سید ناصر ندیم صاحب انچارج ضلع شوپیان نے پڑھایا۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر خواجہ سعید انصاری، حیدرآباد)

مورخہ 17؍مئی 2017 کو خاکسار کے بیٹے سید محمد طارق احمد عجب شیر ساکن فلک نماء، حیدرآباد کا نکاح عزیزہ سمیّہ تمکنت بنت مکرم شیخ چاند فراش صاحب ساکن یادگیر کے ساتھ مبلغ -/51,500 (اکاون ہزار پانچ صد) روپئے حق مہر پر مکرم طارق احمد گلبرگی صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھایا۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ (سید شفیق احمد عجب شیر، یادگیر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

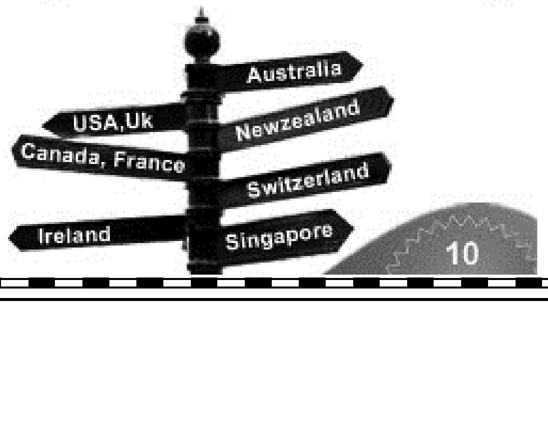

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرمہ امینہ العیساوی صاحبہ (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے مکرمہ امینہ العیساوی صاحبہ آف مراکش کی قبولِ احمدیت کی داستان کا کچھ حصہ پیش کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کا باقی حصہ پیش کیا جائے گا۔

......دردوں کی ہے ہم کو سہار

مکرمہ امینہ العیساوی صاحبہ بیان کرتی ہیں: بیعت کے بعد ایک طرف تو میری زندگی ہر لحاظ سے بہتری کی طرف مائل ہوگئی۔ میری روحانی زندگی میں انقلاب آگیا۔ میرے اخلاق وعادات، لوگوں کے ساتھ تعلقات بلکہ میرے لباس میں بھی بہتری آگئی، لیکن دوسری طرف میری بیعت کی خبر جب خاندان اور میری سہیلیوں میں پھیلی تو اعتراضات اور تہمتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ مجھ پر اسلام سے خروج کا الزام لگایا گیا۔ روزانہ مجھے ایسی تلخ باتیں سننی پڑتیں جن کی کاٹ کسی تلوار سے کم نہ تھی۔ سخت الفاظ اور چبھتے جملوں کے لگائے ہوئے زخم کسی چاقو کے گھاؤ سے کم نہ تھے۔ پھر اس پر مستزاد یہ کہ یہ چرکے لگانے والے غیر نہیں بلکہ اپنے اور قریبی رشتہ دار تھے۔ لیکن اس ساری کارروائی کا مجھ پر کوئی منفی اثر نہ پڑا بلکہ اس صورتحال نے مجھے خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے کا اور زیادہ موقع فراہم کیا۔ اس کی جناب میں خشوع وخضوع اور تضرعات ومناجات نے مجھے بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنے کا حوصلہ عطا کر دیا۔ جب بھی میرے ساتھ کوئی جماعت کے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بات کرتا یا مجھے چیلنج دیتا تو میں اتنے اعتماد، پختگی اور قوت سے اس کا جواب دیتی کہ خود مجھے بھی محسوس ہوتا کہ یہ میں نہیں بلکہ میرے اندر کوئی اور وجود بول رہا ہے۔

ایمان افروز رؤیائے صالحہ

قبول احمدیت کے بعد مجھے رؤیائے صالحہ کا بھی ایمان افروز تجربہ ہوا جو دن بدن مجھے روحانیت میں بڑھانے اور میرے دل میں احمدیت کی سچائی راسخ کرنے میں ممد ومعاون ثابت ہوئے۔ ان رؤیائے صالحہ میں مجھے حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیارت ہوئی۔ میں نے انہیں آسمان سے نازل ہوتے ہوئے دیکھا۔ ان کے ساتھ ایک غیر معمولی چمک والا نور تھا۔

پھر ایک رؤیا میں مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کو دیکھا۔ آپ نے مجھے روسٹ مچھلی عطا فرماتے ہوئے کہا کہ یہ لے لو۔

اسی طرح ایک رؤیا میں میں نے غار حرا میں وہ مقام دیکھا جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرمایا کرتے تھے۔ ایک طرف حضورؐ کی جائے نماز اور نعلین مبارک بھی پڑے ہوئے تھے جبکہ غار میں ہی میں نے دیکھا کہ آبِ جوئے شیریں چل رہا تھا۔ اس رؤیا میں میں اس قدر اطمینان اور خوشی محسوس کر رہی تھی کہ جس کو لفظوں میں بیان کرنا محال ہے۔

فرض تبلیغ کی ادائیگی

حالات جیسے بھی رہے میں نے تبلیغ کرنی نہیں چھوڑی۔ اکثر مجھے سخت چبھنے والے جواب کا ہی سامنا کرنا پڑتا تھا۔ میرے اصرار کو دیکھ کر بعض لوگ مجھے ترس کھاتی ہوئی نظروں سے بھی دیکھنے لگتے تھے لیکن میں نے کسی چیز کی کوئی پرواہ نہ کی اور اس فرض کو ادا کرتی رہی۔

یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران ہم نے شریعت اور فقہ سے متعلق بہت سے امور کا مطالعہ کیا تھا۔ اس دوران بہت سے سوالات پیدا ہوتے تھے اور جب میں ان کا ذکر کر کے کچھ وضاحت کرتی تو میرے کئی ساتھی اسے عجیب سمجھتے تھے بعض ان سوالوں کو مضمون سے لاتعلق سمجھتے تھے اور بعضوں کے نزدیک ایسے سوال اٹھانا ہی ناقابل قبول امر تھا۔

بہرحال اس کے بعد میں نے سوشل میڈیا کے ذریعہ احمدی احباب کے ساتھ تعارف بڑھایا۔ میں نے ان سے بحث ومباحثات اور گفتگو کے دوران بہت سا علمی اور تربیتی فائدہ اٹھایا۔ مجھے یاد ہے کہ جب بھی میں کسی معاملہ میں تحقیق کرتی تو اس کے بارہ میں مجھے روایتی تفسیر کو پڑھ کر تعجب اور حیرانی ہوتی۔ آہستہ آہستہ میرا علمی معیار بڑھتا گیا اور میں نے تبلیغ کے لئے نیا طریقہ اپنا لیا۔ اب میں صرف سوال کرتی تھی اور مخاطب کو سوچنے کا موقع دیتی تھی یہاں تک کہ وہ خود میرے ساتھ اس موضوع کے بارہ میں گفتگو کرنا شروع کر دیتا۔ میں عمومًا ایسے موضوعات کا انتخاب کرتی جو عام فہم ہوتے اور جن کے بارہ میں عمومًا لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں جیسے جنّوں اور ناسخ ومنسوخ وغیرہ کے مسائل۔ خدا کے فضل سے یہ طریقہ بہت کامیاب ہوا اور مجھے تبلیغ کرنے کے بہت سے مواقع میسر آئے۔

احمدیوں کیلئے دروازہ کھول دو

اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ بات کرتے ہوئے مَیں نے مختلف فیہ مسائل کے بارہ میں نہایت آسان تشریح کی لیکن میری والدہ صاحبہ چونکہ پڑھی لکھی نہیں ہیں اس لئے انہیں ان امور کی کوئی خاص سمجھ نہ آئی۔ یہ صورتحال دیکھ کر میں نے ان کے ساتھ دعا کے مسئلہ پر بات کی اور انہیں بتایا کہ وہ خدا تعالیٰ سے مدد کی دعا کریں۔ پھر میں نے انہیں وہ الفاظ اور جملے بھی بتائے جنہیں انہوں نے اپنی دعا میں شامل کر لیا۔ ساتھ ساتھ میں نے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ میری والدہ کو حق دکھا دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ میری والدہ صاحبہ کو اس کے بعد کئی ایک رؤیائے صالحہ کا تجربہ ہوا۔ ان میں سے ایک رؤیا میں انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو انہیں کہہ رہا تھا کہ ان کے لئے دروازہ کھول دو اور انہیں یعنی احمدیوں کو اس دروازے سے اندر آنے دو۔

متعدد ایسے رؤیائے صالحہ کے بعد میری والدہ کو دلی اطمینان حاصل ہوگیا اور انہوں نے بیعت کا فیصلہ کر لیا۔

والدہ صاحبہ کے فیصلہ کے بارہ میں سن کر مجھے بہت زیادہ خوشی ہوئی کیونکہ اب ہم گھر میں چار احمدی ہو گئے تھے۔ پھر خدا کے فضل سے میری دوسری بہن نے بھی بیعت کر لی اور اس کے بعد میرے احمدی بھائی ادریس کی اہلیہ نے بھی احمدیت میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ اب صرف میرا ایک بھائی رہتا ہے جس نے بیعت نہیں کی، اس کی ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے۔

مخالفت کا سامنا

والدہ صاحبہ کی بیعت کے بعد ہمارے خاندان میں مخالفت کا بازار پھر سے گرم ہوگیا۔ ان کے نزدیک احمدیت کو قبول کرنا اسلام سے خروج کے مترادف ہے۔ انہوں نے میری والدہ صاحبہ کو شدید طعنہ زنی کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ کیا تم اب اس عمر کو پہنچ کر اسلام سے خروج کا اعلان کرو گی؟ تمہیں اس اقدام پر توبہ واستغفار کرنا چاہئے۔ اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان کے ہمارے ساتھ تعلقات اتنے اچھے نہیں رہے۔ یہاں تک کہ بعض نے ہمارا مقاطعہ کر دیا ہے۔ خاندان والوں کی طرف سے دی جانے والی تکالیف گو کہ بہت سخت تھیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہم اسکے عادی ہو گئے۔

شادی اور زندگی میں ایک تبدیلی

یونیورسٹی کی پڑھائی ختم ہوئی تو میں نے ماسٹرز میں داخلہ کے لئے درخواست دی اور بفضلہٖ تعالیٰ مجھے داخلہ بھی مل گیا لیکن اسی اثناء میں برطانیہ سے ایک احمدی نوجوان کا رشتہ آیا اور بفضلہٖ تعالیٰ استخارہ کے بعد میں نے ہاں کہہ دی۔ یوں میں ماسٹرز تو نہ کر سکی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس رشتہ کی صورت میں مجھے بہت بڑی نعمت عطا فرما دی۔ رشتہ سے متعلق تمام ضروری امور کی انجام دہی میں خدائی تائید شامل حال رہی اور الحمد للہ 5؍مئی 2016ء کو مراکش میں ہی ہماری شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔

میں بہت خائف تھی کیونکہ ہماری زبان مختلف تھی، کلچر مختلف تھا اور دونوں خاندانوں کے طور طریقے مختلف تھے لیکن شادی کے ماحول نے ہی ثابت کر دیا کہ احمدیت کا تعلق ایسا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے سارے فرق ماند پڑ جاتے ہیں۔ ہمیں ایسے محسوس ہوا جیسے دونوں خاندان ایک دوسرے کو مدتوں سے جانتے ہیں۔ شادی میں میرے خاوند کی نانی، دو ماموں، اور ان کی بیٹیوں نے قادیان سے بطور خاص شرکت فرمائی، لیکن میرے خاندان کے اکثر افراد نے ہمارے احمدی ہونے کی وجہ سے شادی میں شرکت نہ کی۔

شادی کے چار ماہ بعد ہی مجھے ویزہ مل گیا اور یوں میں برطانیہ پہنچ گئی جہاں میرے سسرال نے میرا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا اور ہر ضرورت کا خیال رکھا اور مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے اپنے اہل خانہ جیسا ایک اور خاندان برطانیہ میں عطا کر دیا ہے۔ فالحمد للہ۔

خواب کی تعبیر اور خواہش کی تکمیل

لندن میں مَیں نے پہلی بار مسجد فضل میں نماز ادا کی۔ یہ مسجد جسے ہم اکثر صرف ٹی وی کی سکرین پر دیکھتے تھے، جس میں خلیفۂ وقت پانچ وقت نماز پڑھاتے ہیں اس میں مجھے نماز ادا کرنے کی توفیق مل رہی تھی۔ یہ ایک غیر معمولی طور پر خوبصورت اور ایمان افروز احساس تھا۔

پھر یہاں پر اس خواب کی تکمیل کا وقت بھی آ گیا جو بیعت کے بعد سے میں دیکھ رہی تھی۔ اس لئے شاید یہ کہنا بجا ہوگا کہ زندگی کی سب سے بڑی خواہش کی تکمیل ہونے والی تھی اور میں اس کے تصور سے ہی کسی اور دنیا میں منتقل ہو جاتی تھی۔ میری مراد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات سے ہے جو ہر بیعت کرنے والی کی سب سے پہلی اور سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے۔

حضور انور سے ملاقات کا وقت آن پہنچا۔ میں اور میرا خاوند ملاقات کے لئے حضور انور کے آفس میں داخل ہوئے۔ میں نے حضور انور کو بالمشافہ دیکھا ہی تھا کہ ایسے محسوس ہوا کہ میں کسی اور دنیا میں منتقل ہوگئی ہوں۔ میں نے جو سوچا تھا سب بھول گئی، لفظ اور جملے ساتھ چھوڑ گئے، ایسے لگتا تھا کہ کچھ وقت کے لئے میری سوچنے کی قوت بھی ٹھہر سی گئی تھی۔ خوف اور خوشی کا ملا جلا ایسا احساس تھا جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ شاید بعض لوگ سمجھیں کہ میں کسی قدر مبالغہ کر رہی ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں اپنی حالت کو پورے طور پر بیان بھی نہیں کر سکی۔

حضور انور نے ہمیں بٹھایا۔ محبتوں اور پیار سے نوازا، شادی کی مبارکباد دی، ہم دونوں کو انگوٹھیاں عطا فرمائیں اور پھر مجھ سے میرے خاندان اور میری پڑھائی کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے ہمیں ڈھیروں دعائیں دیں۔ اور یوں ہماری ملاقات کا وقت ختم ہوگیا۔

میرا دل چاہتا تھا کہ وقت ٹھہر جائے اور ہم کچھ دیر اور حضور انور کی خدمت میں بیٹھے برکتیں لیتے رہیں۔

خدا کے فضلوں کا بیان

خدا کے فضل سے میری زندگی یہاں پر خوشی اور خوش بختی کے احساس کے ساتھ گزر رہی ہے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے میری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے مجھے بہت زیادہ عطا فرمایا ہے۔ ہر جمعہ کی نماز جو میں حضور انور کے پیچھے ادا کرتی ہوں اور یہاں احمدی بہنوں سے ملتی ہوں تو خدا کے نشانات کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے ہوئے دیکھتی ہوں۔ یہ ایمان کی نعمت انمول ہے۔

جب میں ایک نظر ماضی کی طرف دیکھتی ہوں تو چھ سال کی مدت کوئی زیادہ عرصہ نہیں ہے۔ چھ سال قبل میں کیا تھی اور آج اللہ تعالیٰ نے مجھے کیا عطا فرمایا ہے ان دونوں حالتوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ لیکن مجھے اپنی پہلی حالت پر ندامت اس لئے نہیں ہے کیونکہ اسے اختیار کرنے میں میری مرضی شامل نہ تھی بلکہ وہ میری طرح میرے اہل وطن اور معاشرے کے دیگر افراد پر تھوپی گئی ہے۔ اس بات پر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے حق دکھایا اور اس آسمانی آواز کو سننے اور خدا کے فرستادے کو پہچاننے اور اس کی سفینۂ نجات میں سوار ہونے کی توفیق عطا فرمائی جس سے میرے ملک کی اکثریت محروم ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بھی آنکھیں کھولے اور اس حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 5؍مئی 2017)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سنت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی اپنے مہمان کو گھر کے دروازے تک جا کر الوداع کہے۔ (سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

امیر سے لے کر ایک چھوٹے سے حلقے کے عہدیدار تک ہر ایک کا کام ہے کہ نظام جماعت جو خلیفۂ وقت کے گرد گھومتا ہے اور عہدیدار اس کی نمائندگی میں ہر جگہ مقرر کیے گئے ہیں اپنے فرائض پورے کریں، خدا تعالیٰ سے ہمیشہ اس کا فضل مانگتے رہیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 10 مارچ 2017 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال مغربی ممالک میں رہنے والے واقفین نو جنہوں نے جامعہ احمدیہ سے اپنی تعلیم مکمل کی انہیں حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مغربی ممالک میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو وقف کر کے اللہ تعالیٰ کے دین کے سپاہیوں میں شامل ہونے کیلئے پیش کرنا یقیناً ان کی سعادتمندی ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لئے جو اس وقت مغربی ممالک کے جامعات میں پڑھ رہے ہیں اُن کو بھی یا عام جامعات میں، عام سے مراد کہ دوسرے ممالک میں، جو پڑھ رہے ہیں اُن کو بھی اپنے اندر عاجزی پیدا کرتے ہوئے خالصۃً اسے اللہ تعالیٰ کے فضل کا باعث سمجھنا چاہئے اور اس کے آگے جھکتے ہوئے اس کے فضل کی تلاش ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ کی کانووکیشن میں کیا ارشاد فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مَیں نے جامعہ احمدیہ کی کانووکیشن میں بھی کہا تھا کہ جماعت کو مربیان اور مبلغین کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت بہت بڑھ رہی ہے بلکہ بڑھ گئی ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ واقفین نَو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔ والدین بچپن سے ہی لڑکوں کو اس طرف توجہ دلائیں اور ان کی تربیت کریں۔ ایسی تربیت کریں کہ ان کو جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہو۔

سوال اس وقت ربوہ اور قادیان کے علاوہ دنیا کے کن ممالک میں جامعہ احمدیہ قائم ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس وقت ربوہ اور قادیان کے علاوہ یوکے اور جرمنی میں بھی جامعہ ہے جن میں یورپ کے رہنے والے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ کینیڈا میں جامعہ احمدیہ ہے۔ غانا میں جامعہ احمدیہ ہے۔ بنگلہ دیش میں بھی جامعہ احمدیہ ہے۔ انڈونیشیا میں بھی جامعہ ہے۔

سوال حضور انور نے واقفین نو بچوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: واقفین نَو کو کوشش کرنی چاہئے کہ جامعات میں داخل ہوں اور اس کیلئے ان کے والدین کو تیار کرنا چاہئے۔ جامعات میں جتنی بھی گنجائش ہے کم از کم وہ پوری ہونی چاہئے تبھی ہم اس وقت مبلغین اور مربیان کی جو ضرورت ہے اسے پورا کر سکتے ہیں۔

سوال صدر جماعت مربیان کے کاموں میں کس حد تک دخل اندازی کرسکتا ہے۔ دونوں کی کیا حدود ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مقصد تو ہمارا ایک ہے کہ افراد جماعت کی تعلیم و تربیت، نظام جماعت کا احترام، خلافت سے وابستگی، توحید کا قیام اور اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا۔ اس میں حدود اور اختیارات کا کیا سوال ہے۔ آپس میں ایک ہو کر کام کرنا چاہئے۔

سوال آپسی تعاون کے متعلق قرآن مجید نے کیا تعلیم بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس بنیادی ارشاد کو سامنے رکھنا چاہئے کہ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (المائدۃ:3) یعنی نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ ہر ایک جانتا ہے کہ جماعت کی خدمت چاہے وہ کسی رنگ میں بھی کرنے کی توفیق مل رہی ہو اس سے بڑی اور کوئی نیکی نہیں ہے۔ جماعت کی خدمت میں تو تقویٰ ہی ہے جو حقیقی اور مقبول خدمت کی توفیق دے سکتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے آیت کریمہ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کی کیا تشریح بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ''تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کا مطلب ہے کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔''

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے احباب جماعت کو آپس میں وحدت اور پیار و محبت بڑھانے کے لیے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہئے بلکہ اجماع میں چاہئے قوت آ جاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے۔ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔

سوال حضور انور نے مربیان کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مربی کے ذمہ جماعت کی تربیت کی ذمہ داری ہے اس کا دینی علم بھی زیادہ ہونا چاہئے اور اسے دینی علم کو بڑھاتے بھی رہنا چاہئے اور روحانیت کو بڑھاتے رہنے کی بھی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اس کے تقویٰ کا معیار عام لوگوں سے زیادہ ہونا چاہئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر جماعت یا امیر جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صدر جماعت یا امیر جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں انتظامی سربراہ ہونے کی وجہ سے جماعت کے انتظامی نظام کو صحیح طور پر چلانے کی ان کی ذمہ داری ہے اور اس کام میں خلیفۂ وقت نے ان کو اپنا نمائندہ بنایا ہوا ہے۔ واقفین زندگی کے ساتھ رویّوں میں انتہائی عاجزی اور تعاون کے جذبے کو بڑھائیں تا کہ آئندہ مربیان کا حصول آسان ہو۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفین نَو نوجوانوں اور نوجوان مربیان کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دنیا چاہے آپ کے مقام کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ کوئی صدر، امیر یا عہدیدار بلکہ کوئی فرد جماعت بھی آپ کی عزت اور احترام کرے یا نہ کرے آپ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ قربانی کرنے کا جو عہد کیا ہے اسے نیک نیتی سے نبھاتے رہیں۔ جب مربی بن گئے تو پھر ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کے آگے ہی جھکنا ہے اور لوگوں کے رویّوں کی کچھ پرواہ نہیں کرنی۔

سوال حضور انور نے مربیان کی کیا ذمہ داری بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مربیان کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ عہدیداروں کیلئے دعا بھی کیا کریں کہ وہ صحیح رستے پر چلنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر عہدیدار کو اس کے عہدہ سے ہٹانا بہتر ہو تو یہ کر دے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس عہدیدار کی بعض دوسری خوبیوں کی وجہ سے خدمت میں رہنا بہتر ہے تو یہ کمزوریاں جو بعض مسائل پیدا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرتے ہوئے ان کی اصلاح کر دے گا۔

سوال عہدے داران، صدران اور امراء کو حضور انور نے کیا خصوصی نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عہدیداران، صدران اور امراء یہ بھی یاد رکھیں کہ افراد جماعت کے لئے ہمیشہ پیار اور محبت کے پَر پھیلائیں۔ کسی قسم کا عہدہ ملنا آپ کا کوئی حق نہیں تھا، نہ ہے۔ یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فضل کی بڑی عاجزی سے قدر کریں اور خلیفۂ وقت نے آپ پر جو اعتماد کیا ہے اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔

سوال احباب جماعت کے مسائل کو نپٹانے کے سلسلہ میں حضور انور نے عہدے داران کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: معاملات کو نپٹانے میں جلدی کیا کریں۔ لٹکایا نہ کریں۔ اگر معاملہ کسی وجہ سے لمبا ہو رہا ہے تو پھر شکایت کنندہ کو بتا دیں کہ کچھ دیر لگے گی۔ ان کے خط کو بہرحال acknowledge کرنا چاہئے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حاکموں کو کیا تنبیہ فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی اور اپنے فرائض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دے گا۔ نیز فرمایا کہ جو حاجتمندوں، ناداروں، غریبوں کیلئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات کیلئے آسمان کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔

سوال حضور انور نے امیر سے لے کر ایک چھوٹے سے حلقے کے عہدے دار کو کیا اصولی ہدایت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: امیر سے لے کر ایک چھوٹے سے حلقے کے عہدیدار تک ہر ایک کا کام ہے کہ نظام جماعت جو خلیفۂ وقت کے گرد گھومتا ہے اور عہدیدار اس کی نمائندگی میں ہر جگہ مقرر کئے گئے ہیں اپنے فرائض پورے کریں۔ خدا تعالیٰ سے ہمیشہ اس کا فضل مانگتے رہیں۔

سوال حضور انور نے ذیلی تنظیموں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ذیلی تنظیمیں بھی، انصار بھی، لجنہ بھی، خدام بھی، ہر سطح پر فعّال ہوں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد تنظیموں کے قیام کا یہ تھا کہ جماعت کا ہر طبقہ فعّال ہو جائے اور مختلف ذرائع سے جماعت کی ترقی کی کوشش ہوتی رہے۔

سوال حضور انور نے افراد جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: افراد جماعت سے مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ بھی اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائیں۔ ہر شخص کو اپنا جائزہ لینے کی بھی ضرورت ہے کہ اس کی نیکی اور تقویٰ کے کیا معیار ہیں اور کیا وہ اس میں اضافے کی کوشش کر رہا ہے یا نہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت سے کیا توقعات بیان فرمائی ہیں؟

جواب آپ علیہ السلام فرماتے ہیں ''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔''

......☆......☆......☆......

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا: بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

بقیہ رپورٹ از صفحہ نمبر 20

چاہتے ہیں؟ اس لئے پہلی ترجیح اُسی علاقہ کو دی جائے گی جہاں ہماری جماعت کی زیادہ تعداد ہے۔ ایسٹ جرمنی میں مسجدیں بنانے کا جو بھی منصوبہ ہے فی الحال اُسے روک دیں۔ آئندہ مساجد کی جو بھی صورتحال ہے، جو بھی فنڈز کی صورتحال ہے اور جو بھی پلان ہے وہ میرے پاس لے کر آئیں۔ مَیں خود فیصلہ کروں گا کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نیشنل عاملہ، لوکل عاملہ اور لوکل ایڈمنسٹریشن کے پاس اب مساجد کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ ساری ڈیمانڈز میرے پاس لے کر آئیں اور مجھے بتائیں۔

☆اسکے بعد ایڈیشنل سیکرٹری جائداد نے بتایا کہ فنڈ ریزنگ میں ہمیں ایک مسئلہ یہ سامنے آرہا ہے کہ جس جگہ مسجد کا پلان ہوتا ہے جب وہاں مسجد بننی شروع ہوجاتی ہے تو لوگوں کو پتا چل جاتا ہے کہ یہ مسجد اب complete ہو ہی جانی ہے۔ اس لئے ادائیگی میں سستی آجاتی ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ مسائل تو ہوتے ہی ہیں۔ اس لئے اُسی وقت کام شروع ہوگا، جب لوگوں نے جو وعدے کئے ہیں اس کا کم از کم 90 فیصد ادا کردیں۔ ورنہ کام ہی نہیں شروع ہوگا۔

☆اسکے بعد عاملہ کے ایک ممبر نے بتایا کہ ذیلی تنظیموں کو جو ٹارگٹ دیئے جاتے ہیں ان میں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ٹارگٹ پچھلے سال سے pile up ہو رہے ہیں اور ایک ملین سے زائد amount آرہی ہے۔ لیکن انصار اللہ میں کمی ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو ذیلی تنظیموں کی generosity اور favour ہے جو وہ آپ کو دے دیتے ہیں۔ وہ ذمہ وار نہیں ہیں۔ مسجدیں بنانے کی جماعت ذمہ وار ہے۔ میں نے تو ذیلی تنظیموں کو یہ کہہ کر ٹارگٹ دے دیا تھا کہ آپ کی مدد ہوجائے۔ ورنہ مساجد کیلئے فنڈز اکٹھا کرنا ان کا فرض نہیں ہے۔ یہ آپ کا فرض ہے کہ خود اکٹھا کریں۔ اگر خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ کو آج مَیں کہہ دوں کہ تم نے کچھ نہیں دینا تو آپ کا کیا بنے گا؟ یہ فنڈز اکٹھا کرنا تو آپ کا کام ہے۔ آپ دوسروں پر نہ ڈالتے رہا کریں۔ ٹھیک ہے اگر ذیلی تنظیمیں آپ کی مددگار بن رہی ہیں۔ لیکن مددگار بننے سے یہ مطلب نہیں اپنے سارے بوجھ کا ملبہ ان پر ڈال دیں۔ اپنے کام دوسروں پر ڈالنے کی عادت ختم کریں۔ ذیلی تنظیمیں جتنا بھی دے رہی ہیں وہ ان کی مہربانی اور نوازش ہے۔ وہ شکریہ کے ساتھ قبول کرلیا کریں۔ ان کا فرض نہیں ہے کہ وہ آپ کو ضرور دیں۔ جہاں جہاں مسجدیں بنانی ہیں وہاں فنڈز اکٹھا کرنا آپ کا فرض ہے۔

سیکرٹری امورِ خارجیہ

☆اسکے بعد سیکرٹری امورِ خارجیہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے دوران مساجد کے افتتاح کے حوالہ سے کئے جانے والے کام کے علاوہ ہمارے پاس اس وقت دو پلان ہیں۔ ایک تو میڈیا کے ساتھ روابط اور پریس کانفرنسز اور اس وقت ہر ضلع میں شعبہ تبلیغ کے ساتھ مل کر پریس کانفرنس ہو رہی ہے۔ اب تک 65 پریس کانفرنسز ہوچکی ہیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بڑی اچھی بات ہے کہ اتنی پریس کانفرنسز ہو رہی ہیں۔ لیکن اس کے بعد اس کا باقاعدہ follow up بھی ہونا چاہئے۔ جو تعلقات بناتے ہیں وہ قائم بھی رکھیں۔ ایک دو جگہ پر تو اچھے تعلقات ہیں لیکن ان تعلقات میں وُسعت آنی چاہئے۔

سیکرٹری تعلیم القرآن

☆اسکے بعد سیکرٹری تعلیم القرآن نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر بتایا کہ ہم نے کلاسز شروع کروائی ہیں اور سات آٹھ ماہ سے دورہ جات بھی ہو رہے ہیں۔

☆حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری تعلیم القرآن نے بتایا کہ اس وقت 40 جماعتوں اور دس لوکل امارتوں میں باقاعدہ کلاسز ہو رہی ہیں۔

☆حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری تعلیم القرآن نے بتایا کہ وقفِ عارضی کے حوالہ سے عملی طور پر کوئی کام نہیں ہوا۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس حوالہ سے بھی کام کروائیں۔ مجلسِ عاملہ کے جتنے بھی ممبران ہیں، خدام الاحمدیہ کے، انصار اللہ کے، جماعت کے عاملہ کے ممبران ہیں ان سب کو تحریک کریں کہ سب سے پہلے تو عاملہ کے ممبران خود وقفِ عارضی کریں۔ آپ کی نیشنل عاملہ کے ممبران ہیں ان کو بھی کہیں کہ وقفِ عارضی کریں، یہ صرف یہاں بیٹھنے کیلئے تو نہیں ہیں۔ پہلے گھر سے کام شروع کریں پھر لوگوں میں بھی تحریک پیدا ہوگی۔ گزشتہ دو سال میں کتنے صدران ہیں جنہوں نے وقفِ عارضی کی ہے؟ کتنے عاملہ کے ممبران ہیں جنہوں نے وقفِ عارضی کی ہے؟ اگر آپ لوگوں نے خود نہیں کی تو باقی لوگ کیوں کریں گے؟

سیکرٹری اشاعت

☆اس کے بعد سیکرٹری اشاعت نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ دورانِ سال پندرہ کتب چھپوائی گئی ہیں جس میں قرآن کریم (جرمن ترجمہ)، نماز مترجم، وقفِ نَو کا نصاب، کشتی نوح، اسلامی اصول کی فلاسفی اور بعض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ترجمے ہیں۔

نیشنل امین

☆نیشنل امین نے بتایا کہ اُن کا کام مختلف شعبہ جات کو cash مہیا کرنا ہوتا ہے۔ اور ساری جماعت سے جو زیور آتا ہے اس کا disposal کرتے ہیں۔

☆حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل امین نے بتایا کہ شعبہ مال کی طرف سے واؤچرز آتے ہیں جن کے مطابق ادائیگی کی جاتی ہے۔

نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت

☆اسکے بعد نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ بزنس مَین لوگوں کا ڈیٹا اپ ڈیٹ کر رہے ہیں۔ اسکے بعد ایک نئی ڈائریکٹری نکالنی ہے جو کہ جلسہ سالانہ پر شائع کریں گے۔ اسکے علاوہ info سیمینارز کی بھی پلاننگ ہے۔

☆حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ جو نئے لوگ اسائلم سِیکرز آرہے ہیں ان کو چھوٹا موٹا کام دلانا یا ٹریننگ دینا اس حوالہ سے کوئی کام کر رہے ہیں یا نہیں؟ اس پر سیکرٹری صنعت وتجارت نے عرض کیا کہ ہم پلاننگ کر رہے ہیں کہ لوکل سیکرٹریانِ صنعت وتجارت کے ساتھ مل کر لوکل سنڈے مارکیٹوں میں لوگوں کو بھیجا جائے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس پر کام بھی کریں، صرف پلاننگ ہی نہ کرتے رہیں۔

ایکسٹرنل آڈیٹر

☆اس کے بعد ایکسٹرنل آڈیٹر نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور جماعت کے آڈٹ کی رپورٹ مرکز بھجوا چکے ہیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’ٹھیک ہے۔‘‘

شعبہ محاسب

☆اس کے بعد مُحاسب نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ماہوار رپورٹ تیار کرتے ہیں جس میں اِنکم اور اخراجات کی رپورٹ شامل ہوتی ہے۔

☆حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر محاسب نے بتایا کہ فیلڈ سے یا مختلف شعبہ جات سے جو واؤچرز آتے ہیں ان پر پہلے شعبہ جات کے سیکرٹریان خود دستخط کرتے ہیں۔ اس کے بعد یہ واؤچرز شعبہ مال میں جاتے ہیں جن پر سیکرٹری صاحب مال دستخط کرتے ہیں۔ پھر ان واؤچرز پر امیر صاحب یا مشنری انچارج صاحب سائن کرتے ہیں۔ اس کے بعد یہ واؤچرز ہمارے پاس payment یا اکاؤنٹنگ کیلئے آتے ہیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ امیر صاحب کو خود سائن کرنے چاہئیں۔ سارے واؤچرز پر امیر صاحب کی تصدیق ہونی چاہئے نہ کہ نائب امیر کی۔

شعبہ تربیت نومبائعین

☆حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ اس سال 126 بیعتیں ہوئی ہیں اور اسی طرح گزشتہ دو سالوں میں جو بیعتیں ہوئی ہیں ان نومبائعین کو main stream بنانے کیلئے آپ نے کیا کیا ہے؟ ان میں سے آپ کتنوں کے ساتھ مستقل رابطہ میں ہیں؟ اس پر سیکرٹری تربیت نومبائعین نے بتایا کہ ان کے پاس خواتین کے رابطہ کے حوالہ سے تو رپورٹ نہیں ہے لیکن مردوں میں سے گزشتہ سال کے نومبائعین میں سے 59 عرب احباب کے ساتھ رابطہ ہے۔ ہم نے یہاں عرب ڈیسک بنایا ہوا ہے جسکے انچارج حفیظ اللہ بھروانہ صاحب ہیں جو مجھے رپورٹس دیتے رہتے ہیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو خواتین کا بھی علم ہونا چاہئے۔ آپ لجنہ سے رپورٹ لیں کہ ان میں سے کتنی خواتین رابطہ میں ہیں اور کتنی کے ساتھ رابطہ نہیں ہے؟ اگر آپ کے پاس رپورٹ ہی نہیں ہوگی تو آپ انہیں کس طرح نظام کے ساتھ جوڑ پائیں گے؟ نومبائع مرد اور نومبائعات خواتین دونوں کی تربیت کی ذمہ داری آپ کی ہے۔ اگر آپ نے ان نومبائعین کی تربیت کے لئے کوئی پلان بنایا ہوا ہے تو آپ کو یہ پلان لجنہ کو بھی دینا چاہئے تاکہ لجنہ بھی اس پلان پر عملدرآمد کرواسکیں۔ اس پلان پر عملدرآمد تو لجنہ کی طرف سے ہی ہوگا لیکن یہ پلان آپ ہی ان کو مہیا کریں گے۔

☆حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا جن جماعتوں میں نومبائعین ہیں وہاں آپ خود بھی دورہ کرتے ہیں اور اُن سے ذاتی طور پر ملتے ہیں؟ سیکرٹری تربیت نومبائعین نے عرض کیا کہ بعض جماعتوں کے دورے کئے ہیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو اکثر جماعتوں کے دورے کرنے چاہئیں اور نومبائعین سے ذاتی طور پر مل کر اُن کے ساتھ واقفیت پیدا کرنی چاہئے۔ نومبائعین کے علم میں ہونا چاہئے کہ آپ سیکرٹری تربیت نومبائعین ہیں تاکہ جب بھی انہیں کسی قسم کا مسئلہ درپیش ہو تو وہ آپ کے ساتھ رابطہ کرسکیں۔ اسی طرح مقامی سطح پر بھی مختلف جماعتوں میں نومبائعین کو اپنی جماعت کے سیکرٹری نومبائع کا علم ہونا چاہئے۔ لیکن صرف جماعتوں کے سیکرٹریانِ نومبائعین پر ہی بھروسہ نہ رکھیں بلکہ آپ کا خود بھی ان کے ساتھ مستقل رابطہ ہونا چاہئے۔ اسی طرح آپ ان کی بہتر طور پر تربیت کرسکیں گے۔

☆اسکے بعد سیکرٹری تربیت نومبائعین نے عرض کیا کہ بعض جرمن احمدی لڑکیوں سے شادی کرنے کے لئے بیعت کرتے ہیں اور جب تک شادی نہیں ہوجاتی وہ رابطہ رکھتے ہیں لیکن شادی کے بعد پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ کیا ایسے لوگوں کو شادی کی اجازت دی جانی چاہئے؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض خاص حالات میں شادی کی اجازت دے دی جاتی ہے۔ لیکن یہ اجازت مَیں خود دیتا ہوں۔ لیکن آپ کا کام ایسے لوگوں کی تربیت کرنا ہے۔ آپ تربیت کا کام جاری رکھیں۔ انہیں سورۃ الفاتحہ اور اسلام کے بارہ میں بنیادی باتیں وغیرہ سکھائیں۔ اسی طرح لجنہ کے ذریعہ لڑکی کو جس کی شادی ہوئی ہے اسے بھی توجہ دلاتے رہیں کہ اب یہ تمہاری بھی ذمہ داری ہے اسے اسلام کے بارہ میں سکھائے اور اس کو جماعت کا حصہ بنائے۔

شعبہ سمعی بصری

☆حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ سمعی بصری کا شعبہ کوئی پروگرام ایئر نہیں کرسکتا جب تک مرکز کی طرف سے منظوری نہ ہوجائے۔ میں نے آپ کو لکھ کر بھی بھجوا دیا تھا۔ پہلے مرکز سے ڈائریکٹر پروگرامنگ سے منظوری لیں گے اس کے بعد ہی اسے ایئر کرسکتے ہیں چاہے اس کو ویب سائٹ پر دینا ہو یا کسی اور چیز پر دینا ہو۔ آپ کے پاس اختیار بالکل نہیں ہے کہ خود پروگرام ایئر کردیں۔

☆اسکے بعد شعبہ سمعی بصری کے سیکرٹری نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے جرمن تراجم کی sub-titling کا کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس کے لئے ہم ایک سافٹ ویئر بھی تیار کر رہے ہیں جو ابھی ٹیسٹنگ فیز (Testing Phase) میں ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ نَو

☆ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ نو نے بتایا کہ انکے ذمہ واقفینِ نَو کی کیریئر پلاننگ اور کوچنگ کا کام ہے۔ اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ ساتویں جماعت سے ہی ہم شروع کردیتے ہیں۔ اسکے بعد پھر Real Schule والے ہوتے ہیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا Real Shcule والے تو میں نے دیکھا ہے کہ عموماً پڑھائی چھوڑ ہی دیتے ہیں۔ اگر آپ انہیں بہتر رنگ میں گائیڈ کریں تو یہ جماعت کیلئے اچھا asset بن سکتے ہیں۔ اس پر ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ نو نے بتایا کہ اس کیلئے ہم نے ایک mentor system بنایا ہوا ہے کہ ایک یونیورسٹی میں پڑھنے والا واقفِ نو گیارہویں سے لے کر تیرہویں کلاس تک کے پانچ سٹوڈنٹس کو گائیڈ کرے گا اور ان کی Personal کوچنگ کرے گا۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اچھی بات ہے کہ آپ ان کی ٹیم بنادیں۔ لیکن میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ یونیورسٹی میں پڑھنے والوں میں سے ایسے واقفین کی percentage بڑھنے لگ گئی ہے جو یونیورسٹی جاتے ہیں اور ایک مضمون میں بیچلر کرنے کے لئے داخلہ لیتے ہیں۔ دو سال پڑھتے ہیں اور فیل ہوتے رہتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم کسی اور چیز میں switch کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے سٹوڈنٹس کو جب mentor بنائیں گے تو پھر جن کے وہ mentor بنیں گے وہ بھی ایسے ہی نکلیں گے۔ اس لئے پہلے یہ چیک کرلیا کریں کہ آپ یونیورسٹی کے لڑکوں میں سے جو کونسلنگ اور کوچنگ کی ٹیم بنا رہے ہیں وہ ایسے لڑکوں کی ہونی چاہئے جو ہوشیار بھی ہوں اور اپنی فیلڈ میں پوری information دے سکنے والے ہوں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے علاوہ میں نے کہا تھا کہ باہر سے جو بعض خاص expert ہوتے ہیں اُن سے بھی سال میں ایک آدھ مرتبہ گیارہویں بارہویں کے لڑکوں کا سیمینار کرواسکتے ہیں۔ شاید اس کیلئے آپ کو پیسے بھی دینے پڑیں۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو خوشی سے بغیر معاوضہ لئے بھی کونسلنگ کرنے کیلئے تیار ہوجاتے ہیں۔

☆اسکے بعد ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ نَو نے بتایا کہ ہمارے یونیورسٹی کے 232 واقفین سٹوڈنٹ ہیں۔ اس لئے ہم مختلف series بنا رہے ہیں۔ اس وقت تک ہم 18 سیریز بنا چکے ہیں تاکہ سٹوڈنٹس کی آپس میں نیٹ ورک بن جائے اور وہ مضامین کے حوالہ سے ایک دوسرے سے فائدہ بھی حاصل کرسکیں۔

سیکرٹری جائداد

☆حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

استفسار فرمانے پر سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ جماعت کی پورے ملک میں اس وقت 77 پراپرٹیز ہیں۔ ان ساری پراپرٹیز کا ریکارڈ وغیرہ شعبہ جائیداد کے پاس موجود ہے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بیت العافیت کے بارہ میں میں نے سنا ہے کہ وہاں بعض تبدیلیاں کر رہے ہیں اور بڑے ہال کی پارٹیشن کر کے اس میں کمرے بنا رہے ہیں۔ اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ اگر بعد میں کسی وقت وہاں نماز وغیرہ پڑھنے کی اجازت مل جاتی ہے تو یہ جگہ تو استعمال نہیں ہو سکے گی۔ اس پر سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ کونسل والوں کا کہنا تھا کہ وہاں ایک محدود تعداد کی اجازت مل سکتی ہے لیکن آپ کے پاس گراؤنڈ فلور میں کافی زیادہ جگہ ہے۔ چونکہ ہال بڑا تھا اس لئے اس کو چھوٹا کیا گیا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو چاہئے تھا کہ وہاں بڑے بڑے کمرے بنا دیتے۔ آپ کو پلان اس طرح کرنا چاہئے تھا کہ اگر اس کو بعد میں کبھی استعمال کرنے کی ضرورت پڑے تو آرام سے ہو سکے۔ اگر تین چار ہزار آدمی یہاں جمعہ پڑھنے آجائے تو اس میں سے دو ہزار کے قریب تو بیت العافیت میں accommodate ہو جائے۔ اس طرح کا پلان کرتے کہ وہاں کم از کم دو ہزار بندہ accommodate ہو جائے۔

☆سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ اس کا سب سے اوپر کا حصہ کرایہ پر ہے جو کہ ایک ٹی وی چینل نے لیا ہوا ہے۔ لیکن یہ 18 مہینہ کا کنٹریکٹ ہے جو ختم ہو سکتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اس کو تو terminate کیا جا سکتا ہے۔ ہم نے کرایہ پر دینے کیلئے تو یہ بلڈنگ نہیں لی تھی۔

☆اس پر امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ کونسل نے کہا تھا کہ یہاں پر بہت بڑی gathering وغیرہ کے فنکشن منعقد نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس میں جو ہال ہیں وہ storage کیلئے بنائے گئے ہیں۔ یہ assembley ہال نہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن سیکرٹری صاحب جائیداد کے مطابق اگر پارکنگ وغیرہ کے مسائل حل کر لئے جائیں تو ممکن ہے کہ ان ہالوں میں gathering کی اجازت مل جائے۔ اسلئے یہ تو negotiable ہے۔ بہرحال ابھی اجازت ملتی ہے یا نہیں لیکن اس کو اس طرح رہنے دیں تا کہ مستقبل میں استعمال میں لایا جاسکے۔ اسکی مزید Partitions وغیرہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ممکن ہے سال دو سال بعد اجازت مل جائے۔ ہوسکتا ہے کہ چھوٹے فنکشن کی ہی اجازت مل جائے۔ یا کسی ایمرجنسی کی صورت میں اس کو استعمال کرنا پڑ جائے۔ مَیں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ اس کو ہمیشہ ہی استعمال کرنا ہے۔ کم از کم انصار اللہ والے ہی دو، تین سو لوگوں کا وہاں فنکشن منعقد کر سکتے ہیں۔ اسی طرح لجنہ بھی اپنے بعض چھوٹے فنکشن وہاں کر سکتی ہیں۔ اور جب اجازت مل جائے تو اسے جمعہ وغیرہ کے موقع پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد

برائے تعمیرات سو مساجد

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نے جیسا کہ پہلے ہدایت دی ہے کہ جب بھی مسجد وغیرہ کی تعمیر کا معاملہ لے کر آنا ہو تو آپ بھی سیکرٹری جائیداد کے ساتھ آسکتے ہیں۔

ایڈیشنل سیکرٹری امورِ خارجیہ

☆ایڈیشنل سیکرٹری امورِ خارجیہ نے بتایا کہ ویزوں وغیرہ کے معاملات انکے سپرد ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ باقی ساری دنیا میں احمدیوں کو انڈیا کیلئے ویزہ مل جاتا ہے لیکن یہاں جرمنی والوں کیلئے کیوں مشکلات ہیں۔ ایڈیشنل سیکرٹری امورِ خارجیہ نے بتایا کہ جن لوگوں نے دہلی، امرتسر وغیرہ کے ویزے اپلائی کئے تھے اُن سب کو ویزہ مل گیا تھا لیکن جو واہگہ بارڈر کے راستہ انڈیا جانا چاہتے تھے صرف انہیں بوجوہ ویزے نہیں مل سکے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو جماعتوں میں سرکلر کروانا چاہئے کہ اگر آئندہ آپ نے قادیان جانا ہے تو امرتسر یا دہلی کے حساب سے اپنا سفر پلان کریں۔ ورنہ ویزوں میں مشکلات ہوں گی۔ کیونکہ لوگ جب شکایتیں کرتے ہیں تو بالکل اور رنگ میں کرتے ہیں۔ اس لئے آپ لوگ بھی explain کر دیا کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے ایمبیسی کے ساتھ مستقل تعلقات ہونے چاہئیں۔ ان سے پہلے پوچھ لیا کریں کہ جلسہ کے ویزہ کے لئے آپ کی کیا شرائط ہیں۔ جو بھی وہ conditions بتاتے ہیں اس کے مطابق لوگوں کو پہلے سے گائیڈ کر دیا کریں۔ اسی طرح وکالت تعمیل و تنفیذ کے ذریعہ قادیان سے بھی معلومات لے لیا کریں کہ وہ کیا recommend کرتے ہیں۔ وہ ہوم آفس سے پتہ کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ سارا کام ابھی سے شروع ہو جانا چاہئے تا کہ جب لوگوں نے ویزہ اپلائی کرنا ہو تو جماعتوں کو سرکلر کر دیں کہ تم ان شرائط کے ساتھ ویزہ اپلائی کرو۔ اور پھر سرکلر کا فالو اَپ بھی کیا کریں کہ کیا ہر شخص تک پیغام پہنچ گیا ہے؟ متعلقہ سیکرٹری امورِ خارجیہ سے بھی پوچھا کریں کہ کیا تم نے ہر شخص تک سرکلر پہنچا دیا ہے؟ مختلف ذرائع سے انفارمیشن لے سکتے ہیں۔ جہاں جہاں مربیان ہیں وہاں مربیان سے پوچھ لیں کہ آپکی جماعتوں میں یہ سرکلر پہنچ چکا ہے؟ تا کہ بعد میں آپ پر کوئی الزام نہ آئے۔ جو بھی الزام ہو وہ انہی کے اوپر ہو۔

سیکرٹری وقفِ نو

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے پتا لگا ہے کہ بعض پڑھے لکھے لڑکیاں، لڑکے جو بیس اکیس سال کے ہو گئے ہیں وہ یہ کہنے لگ گئے ہیں کہ ہمارے پاس بہت علم ہے، اب ہمیں سلیبس وغیرہ پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے یہ جو اکیس سال تک کا سلیبس ہے وہ ہر ایک کو پڑھائیں اور جنہوں نے پڑھ لیا ہے انہیں اور کتابیں دیں اور انہیں recommend کریں کہ یہ کتابیں پڑھیں۔ دنیاوی علم حاصل کر کے علم کا اتنا زعم نہیں ہونا چاہئے۔

سیکرٹری امورِ عامہ

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قضاء کے فیصلوں پر عملدرآمد کروانا، اخراج اور معافی کی رپورٹیں ہی صرف امورِ عامہ کا کام نہیں ہے۔ امورِ عامہ کے اَور بھی بہت سے کام ہیں۔ جس طرح باقی شعبہ جات نے اپنے کاموں کا پلان بنایا ہوا ہے اس طرح آپ بھی تیار کریں۔ شعبہ صنعت و تجارت جس طرح لسٹیں بنا رہا ہے اس طرح آپ کو بھی بنانی چاہئیں۔ آپ کو بھی پتا ہونا چاہئے کہ آپ کے کتنے لوگ فارغ بیٹھے ہوئے ہیں۔ فارغ ہونے کی وجہ سے ہی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح مزید راستے explore کریں۔ خدام الاحمدیہ کو بھی توجہ دلائیں، انصار اللہ کو بھی توجہ دلائیں کہ یہ لوگ فارغ بیٹھے ہیں انہیں کام میں لائیں۔

☆شعبہ جات کے جائزے لینے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عاملہ کے ممبران اور صدرانِ جماعت کو بعض عمومی ہدایات سے نوازا۔

عمومی ہدایات

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں صدران کو بھی اور عاملہ کے ممبران کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے آپ کو خادمِ دین سمجھیں اور خادمِ دین سمجھ کر کام کیا کریں۔ عہدیدار سمجھ کر کام نہ کیا کریں۔ عہدیداری یا افسری کا جو تصور پیدا ہوتا ہے اس سے جماعت کے افراد کو شکوے پیدا ہوتے ہیں۔ آپ ہر ایک کے خادم ہیں۔ آپ نے ہر ایک تک پہنچنا ہے اور ان کے مسائل حل کرنے ہیں۔ نچلی سطح پر بھی یہ نظام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ رابطہ ہو اور وہ پھر ریجنل لیول پر ہو اور پھر نیشنل لیول پر ہو، پھر مرکز سے ہو اور پھر خلیفۂ وقت سے ہو۔ جو انتظامی معاملات ہیں، تربیتی معاملات ہیں یا اور جماعت کے پروگرام ہیں ان کے لئے آپ کو لوگوں تک خود پہنچنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہ انتظار کیا کریں کہ لوگ آپ تک پہنچیں۔ اور اپنے سیکرٹریانِ مال کو بھی ہر جگہ پر فعّال کریں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خاص طور پر مربیان کی عزت کریں۔ بعض دفعہ یہ بھی شکایتیں آجاتی ہیں کہ مربیان کو جو عزت اور وقار اور احترام ملنا چاہئے وہ آپ لوگ نہیں دیتے۔ مربیان چاہے وہ یہاں کے پڑھے ہوئے لڑکے ہیں اور نوجوان ہیں اور چھوٹے ہیں یا بچے ہیں وہ بہرحال مربی ہیں۔ ان کی عزت کرنا، ان کا خیال رکھنا، ان کا احترام کرنا، اگر وہ آپ کی جماعت میں appointed ہے اس کی ضروریات پوری کرنا یہ آپ لوگوں کا کام ہے۔ اگر بعض ایسی باتیں ہیں جو نہیں ہو سکتیں تو آپ کا کام ہے کہ امیر جماعت کو لکھیں یا امیر جماعت کی وساطت سے مرکز کو لکھ دیں۔ ہم نے جس طرح سے بھی یا جو بھی سمجھانا ہوگا وہ کر لیں گے۔ آپ کا یا کسی عہدیدار کا یہ کام نہیں ہے کہ کسی مربی کے ساتھ اس طرح بات کریں جو اس کی عزت اور وقار کے خلاف ہو۔ ہر ایک یہ لازم کرے کہ اس کی احتیاط ہو۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح نیشنل سطح پر جب مختلف شعبہ جات پلان بناتے ہیں تو اس کی approval عاملہ میں لیا کریں۔ عاملہ کی ڈسکشن کے بعد ہی جماعتوں میں implement کروائیں۔ بعض اوقات نئے مشورے آجاتے ہیں۔ اور پھر اس کے بعد اس کا باقاعدہ follow up بھی ہونا چاہئے۔ انفرادی طور پر کام کرنے کی عادت کو ختم کریں۔ مقامی جماعتوں میں افراد کو بھی، مقامی عہدیداروں کو بھی یہ احساس ہونا چاہئے کہ نیشنل عاملہ ہماری خدمت کے لئے بنائی گئی ہے نہ کہ افسری کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

☆میں نے پہلے بھی واضح کر دیا ہے، پھر واضح کر دیتا ہوں کہ نیشنل عاملہ کے ممبران، صدران اور صدران کی عاملہ کے ممبران بھی یہ یاد رکھیں کہ آپ لوگ سردار نہیں، کوئی حکمران نہیں بلکہ آپ لوگ خادم ہیں۔ اس جذبہ کے تحت کام کرنا ہے تو کریں۔ اگر نہیں کرنا تو معذرت کر دیں۔ اپنے اندر عاجزی پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہی فرمایا ہوا ہے کہ تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں۔ عاجزی ہی اصل چیز ہے جو آپ کو اصل مقام اور مرتبہ دیتی ہے اور آپ کی عزت قائم کرتی ہے۔ آپ کی حقیقی عزت اُسی وقت قائم ہوگی جب عاجزی پیدا ہوگی۔ تکبر اور غرور سے عزت قائم نہیں ہوا کرتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

ہم تو دینی جماعت ہیں، کوئی دنیاوی جماعت تو نہیں ہیں۔ اس لئے اگر دینی جماعت ہیں تو پھر ہمیں وہی کرنا ہوگا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے اور اس زمانہ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہم سے توقعات ہیں۔ میں عہدیداروں کو خطبات میں بھی وقتاً فوقتاً توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ یہ نہ سمجھا کریں کہ وہ باتیں فلاں عہدیدار کے لئے ہیں یا فلاں عہدیدار کے لئے ہیں۔ اگر ہر ایک یہی سمجھے کہ وہ باتیں میرے لئے ہیں تو پھر خود ہی ساتھ ساتھ اپنی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہتی ہے۔ آپ یہ کر کے دیکھ لیں، اس سے جماعت کے افراد کا آپ کے ساتھ تعاون بھی بڑھے گا۔ بہت سارے نوجوان کہتے ہیں کہ بعض عہدیداران، خاص طور پر بڑی عمر کے یا بعض دوسرے بھی، اُن کے رویّے ایسے ہیں کہ ہم پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ مسائل کو پیار سے، محبت سے حل کرنا آپ کا کام ہے۔ مسائل کو رعب سے یا طاقت سے حل کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ نرمی اور پیار سے بات کرو اور ان سے مشورے لو تو پھر مَیں اور آپ کون ہوتے ہیں جو رعب ڈالیں؟ سارے کام کرنے ہیں لیکن پیار اور محبت سے۔ ہاں اگر آپ دیکھتے ہیں کہ جماعتی مفاد میں کمی آرہی ہے یا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو پھر رپورٹ کریں۔ اس کے بعد یہ مرکز یا خلیفۂ وقت کا کام ہے کہ وہ اُس مسئلہ کو جس طرح بھی deal کرنا ہے یا tackle کرنا ہے، کر لے گا۔ آپ لوگوں کا فرض پھر ختم ہو جاتا ہے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا نیشنل عاملہ والے یہ بھی خیال رکھیں کہ بعض دفعہ جب میں معاملات کی تحقیق کرواتا ہوں تو عاملہ کے عہدیداران یہ باتیں کرتے ہیں کہ میں لوگوں کی باتوں میں آجاتا ہوں اور سنتا ہوں۔ اگر میں لوگوں کی باتوں میں آبھی جاتا ہوں اور ان کی باتیں سنتا ہوں تو یہ گناہ نہیں ہے بلکہ جائز ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے جب ایک ہی بات مختلف لوگوں سے پتا چل رہی ہو تو اس میں بہرحال حقیقت ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ لوگ صحیح ہوں اور باقی سب دنیا غلط ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تو آنحضرت ﷺ کو بھی فرمایا ہوا ہے۔ سورۃ توبہ میں ہے کہ لوگ آنحضرت ﷺ کے بارہ میں بھی کہتے ہیں کہ 'یہ کان رکھتا ہے۔' یعنی لوگوں کی باتیں سنتا ہے۔ تو اگر میں لوگوں کی باتیں سنتا ہوں تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کی سنّت پر عمل کرتا ہوں۔ لیکن میں کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں ایسا کرتا بلکہ جماعتی مفادات کے لئے ہی کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی وہاں یہی فرمایا کہ تم لوگوں کو کہہ دو کہ اگر تم کان رکھتے ہو تو کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے یا کسی ذاتی دشمنی یا عناد کی وجہ سے نہیں بلکہ جماعت کی بہتری کے لئے ہی رکھتے ہو۔ اور نہ ہی مجھے کسی سے کوئی ذاتی دشمنی یا عناد ہے۔ اگر میں کچھ چاہتا ہوں تو صرف جماعت اور آپ لوگوں کی اصلاح چاہتا ہوں۔ صرف یہی نہیں بلکہ جب بھی میں یہ کہتا ہوں تو خود بھی بہت زیادہ استغفار کر رہا ہوتا ہوں۔ اس لئے اگر کوئی میرے بارے میں یہ کہتا ہے کہ میں کان رکھتا ہوں تو یہ تو میرے لئے بڑی اچھی بات ہے۔ میں تو سنّت پر عمل کر رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو apperieciate کیا ہے۔ لیکن خطرناک بات آپ لوگوں کیلئے ہے یا اُن لوگوں کیلئے جو اس قسم کے خیالات رکھتے ہیں کیونکہ یہ منافقوں کے بارہ میں بات کی گئی ہے۔ منافق ہی اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ اگر آپ لوگوں نے صحیح بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو پھر اس قسم کی سوچوں کو اپنے دماغوں سے نکالیں۔ مجھے یہاں کسی کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی میں نے نام لینا ہے لیکن جس نے بھی یہ بات کی ہے اُسے خود سوچنا چاہئے۔ اگر لوگ عہدیداروں کے بارہ میں باتیں لکھتے ہیں، بعض غلط بھی لکھتے ہوں گے، ان کے بارہ میں مَیں تحقیق کرواتا ہوں۔ اگر کسی مرکزی عہدیدار کے بارہ میں شکایت آتی ہے اور میں تحقیق کرواتا ہوں تو اس بات میں پڑ جانا کہ کس نے بات کی اور کس نے شکایت کی اور کیوں کی، یہ آپ لوگوں کا کام نہیں ہے۔ آپ لوگوں کا کام اصلاح کرنا ہے ورنہ اُن لوگوں میں شمار ہوں گے جن کے بارہ میں یہ آیت ہے۔ میرے لئے تو ایک اعزاز ہے کہ مَیں اللہ کے اُس حکم پر چل رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو دیا اور اس حکم پر چلنا ایک سنّت ہے۔ لیکن آپ لوگوں کے لئے یہ خطرناک بات ہے کیونکہ یہاں منافقین کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس سے بچنے کی کوشش کریں ورنہ نقصان اُٹھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تو ترقی دینی ہے اور ترقی ضرور ہوگی اور انشاء اللہ جماعت بڑھے گی۔ لیکن اگر آپ لوگ اپنی اصلاح نہیں کریں گے تو آپ کی جگہ دوسرے لوگ

آجائیں گے۔ اس لئے ان باتوں کو چھوڑیں کہ کس نے کیا لکھا اور کیوں لکھا ہے۔ اگر کہیں غلطی ہے تو اس کی اصلاح ہونی چاہئے۔ اگر غلطی نہیں ہے تو اس کی وضاحت ہوجائے۔ مجھے تو دس جگہ سے کوئی بات پہنچتی ہے تو پھر آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں۔ ایک آدھی شکایت پر تو میں پوچھتا بھی نہیں ہوں اور بے نام شکایت پر بھی نہیں پوچھتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اس حد تک نکل جانا کہ لوگوں کو یہ احساس پیدا ہوجائے کہ عہدیدار تو یہ کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت لوگوں کی باتوں میں آجاتا ہے۔ میں لوگوں کی باتوں میں آتا ہوں یا نہیں آتا لیکن آپ لوگوں کا یہ کام ہے کہ اگر آپ نے بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو کامل اطاعت کا نمونہ دکھائیں۔

سوالوں کے جوابات

بعدازاں وہاں پر موجود بعض صدران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بعض سوالات کرنے کی اجازت طلب کی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اجازت عطا فرمائی۔

☆سب سے پہلے ویزبادن کے صدر جماعت نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2014 میں ہماری مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ وہاں ساڑھے سات لاکھ یورو میں پلاٹ خریدا گیا تھا جس میں سے چھ لاکھ مقامی جماعت نے ادا کئے تھے۔ اسی طرح تعمیر کے حوالہ سے جو دو لاکھ کے وعدہ جات تھے اُن کی بھی ادائیگی ہوچکی ہے۔ ایک لمبے انتظار کے بعد کل contractor کی شعبہ جائداد کے ساتھ میٹنگ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تازہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس قسم کی تمام منظوریوں کے لئے مرکز جایا جائے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری جائداد کو فرمایا: اگر تو کل contractor آرہا ہے اور باقی ساری بات چیت ہوچکی ہے تو پھر ٹھیک ہے اس کو بیشک سارا جائزہ لے کر فائنل کرلیں۔ اسی طرح جن جگہوں پر کنٹریکٹ وغیرہ ہوچکے ہیں اور پراجیکٹ چل رہے ہیں وہ تو اسی طرح جاری ہیں لیکن باقی وہ جگہیں جہاں کنٹریکٹ وغیرہ ابھی دینے ہیں اور کوئی سائن وغیرہ نہیں ہوئے اور ایڈوانس سٹیج تک نہیں چلے گئے وہ سارے پلان مجھے دکھانے ہیں۔ لیکن جو اس وقت زیرِ تعمیر ہیں، یا ان کی مسجد کا جو بھی کنٹریکٹ وغیرہ ہو اس کی ساری تفصیلات بھی مجھے بتانی ہیں۔

☆اسکے بعد ایک دوست نے عرض کیا کہ مجھے ربوہ میں تعمیرات کا کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ اگر مجھے ان کے ساتھ خدمت کا موقع مل جائے اور یہ چاہیں تو خاکسار تین سے پانچ فیصد low cost کروانے میں مدد کرسکتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ ان کو مشورہ دے دیں۔ اسکے بعد ان کا کام ہے کہ وہ آپ کو شامل کرنا چاہتے ہیں یا صرف advisor کے طور پر ہی آپ سے مشورہ لینا چاہتے ہیں۔ آپ کے ذہن میں جو بھی پلان ہے وہ ان کو دیں۔ وہاں کھڑے ہوکر مسجد پر صرف پھونک مارنے سے تو تین چار پرسنٹ کم نہیں ہوگا۔ اس کیلئے آپ کے پاس جو بھی پلان ہے وہ انہیں دیں۔ اگر قابل عمل ہوا تو دیکھ لیں گے اور اگر مزید information کی ضرورت ہوئی تو وہ بھی لے لیں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری جائداد کو فرمایا: آپ لوگ بھی ایسے لوگ تلاش کریں جن کے پاس کوئی technical skill ہے اور اگر کوئی مشورہ دے تو لے لیا کریں۔ مشورہ کی عادت ڈالیں، مشورے لینے کی عادت بہت کم ہے۔

☆اس کے بعد Steinberg جماعت کے صدر صاحب نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایسٹ جرمنی میں Erfurt میں تعمیر ہونے والی مسجد کے بارہ میں جو ارشاد فرمایا ہے اس کیلئے ہم نے بہت محنت کی ہے اور پوری دنیا میں اس کی مشہوری ہوئی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے اس سے غرض نہیں کہ کتنی مشہوری ہوئی ہے۔ وہاں چار آدمی رہتے ہیں۔ باقی بڑی جماعتوں کو چھوڑ کر وہاں ابھی مسجد بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب وہاں بنی ہوگی، آپ کو منظوری مل جائے گی۔

☆ اسکے بعد Ausberg جماعت کے صدر صاحب نے کہا کہ ہماری جماعت میں مسجد کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمادیا ہے۔ اب وہاں مبلغ بھجوانے کی درخواست کرنی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو مبلغ بھی مل جائے گا۔ نیز حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنی جماعت سے بھی جامعہ احمدیہ میں سٹوڈنٹ بھیجیں۔ پہلے تو اُن جماعتوں کو مبلغین ملیں گے جنہوں نے اپنی جماعتوں سے طالبعلم تیار کرکے جامعہ بھجوائے ہوئے ہیں۔

☆ ایک جماعت کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ جن جگہوں پر مساجد تعمیر ہورہی ہیں وہاں ساتھ ہی مربی ہاؤس بھی تعمیر ہوجائیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے اگر تو اتنا بجٹ ہے تو پھر مربی ہاؤس بھی بن سکتا ہے، ورنہ کرایہ پر کوئی گھر لے لیں۔ بہت سی جگہوں پر ایک کمرہ بن جاتا ہے وہاں چھوٹی فیملی والے مبلغ کو جن میں صرف میاں بیوی ہوں اُن کو بھیجا جاسکتا ہے۔

☆ایک جماعت کے صدر صاحب نے سوال کیا کہ ہماری عاملہ کے بعض خدام ممبران بڑا اچھا کام کررہے ہوتے ہیں لیکن اُن کے پاس ذیلی تنظیموں کی بھی ذمہ داری آجاتی ہے۔ اس وجہ سے صدر جماعت کو بعض اوقات مشکل پڑجاتی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے تو جماعت کا کام ہی ہوتا ہے۔ جماعت کا کام پہلی پریفرنس (preference) ہے اس کے بعد جو زائد وقت ہے اُس میں وہ بے شک خدام کا کام کریں۔ آپ صدر خدّام الاحمدیہ کو لکھ کردے سکتے ہیں کہ اگر کوئی خاص مجبوری نہیں ہے تو آپ اس کی جگہ کسی اور کو یہ ذمہ داری دے دیں۔ آپ صدر خدام الاحمدیہ کو لکھ کردے سکتے ہیں کہ اِن لوگوں سے ہم نے کام لینا ہے اور یہ ہمارے کام میں پہلے ہی مصروف ہیں یا ان کے پاس فلاں جماعتی عہدہ ہے اس لئے ان سے دوسرے کام نہ لئے جائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کام کرنے والے لوگ تو تھوڑے ہی ہوتے ہیں اور کام زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس چیز کو ہم نے خود ہی adjust کرنا ہے۔ ہم نے بھی تین تین جگہوں پر کام کیا ہے۔ جماعتی کام کے علاوہ خدام الاحمدیہ اور دوسری تنظیموں کا کام بھی کرتے تھے۔ یہ تو ہمت کی بات ہے۔ لیکن یہاں پر چونکہ اپنے کام بھی کرنے ہوتے ہیں، بعض دفعہ جاب سے لیٹ آتے ہیں، پھر تھکے بھی ہوتے ہیں اور بعض دفعہ نہیں کرسکتے۔ اس لئے کوئی خاص ایسا آدمی ہو جس سے کوئی کام لینا ہے اس کے بارہ میں خدام الاحمدیہ کو لکھ سکتے ہیں لیکن عمومی طور پر تو بہرحال کسی نہ کسی طرح مل جل کر adjust کرنا پڑتا ہے۔

☆اسکے بعد جماعت Neubid کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے پاس اللہ کے فضل سے مسجد موجود ہے۔ ہم نے مربی ہاؤس کیلئے درخواست دی ہوئی ہے اور ہم نے وعدہ کیا ہے کہ مربی ہاؤس کیلئے جتنی بھی ضرورت ہے وہ ہم ادا کریں گے۔ مسجد کے ساتھ مربی ہاؤس بنانے کیلئے جگہ بھی موجود ہے۔ اسی طرح اللہ کے فضل سے ہماری جماعت سے دو بچے جامعہ احمدیہ بھی گئے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ نے خود ہی ادا کرنا ہے اور آپ کے پاس گنجائش ہے تو بنالیں۔ آپ کو کس نے روکا ہے۔ آپ کے پاس جگہ بھی ہے، پیسے بھی ہیں تو سیکرٹری جائداد کو لکھ دیں کہ ہم مربی ہاؤس بنانا چاہتے ہیں اور بنالیں۔

☆ایک جماعت کے صدر نے عرض کیا کہ مسجدیں بننے کے بعد مسجدوں میں کثرت سے پروگرام ہورہے ہیں اور جرمن بھی شامل ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس ضیافت کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے تاکہ مہذب طریقے سے کھانا کھلایا جاسکے۔ میں نے تجویز دی تھی کہ کوئی لکڑی کا شیڈ وغیرہ بنایا جائے لیکن مجھے کوئی رسپانس نہیں ملا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مقامی جماعت مہذب طریقے سے ہی کھانا کھلاتی ہوگی۔ فی الحال جو چیزیں available ہیں انہی سے استفادہ کریں۔ دقّتیں تو ہیں۔ اگر ہمارے پاس وسائل ہوتے تو ساری چیزیں ایک ہی دفعہ بنادیتے۔ لیکن جتنے جتنے پیسے ہیں اس کے مطابق حصہ ملتا جارہا ہے۔ ہر ہفتہ تو غیروں کے ساتھ پروگرام نہیں ہوتے اور جب بھی ہوتے ہیں تو ٹینٹ لگوالیا کریں۔ یا کوئی بہت مجبوری ہو اور مہمان آجائیں تو مسجد میں ہی نیچے پلاسٹک بچھا کر وہاں انتظام کرسکتے ہیں۔ میں نے یوکے میں اس چیز کو روکا تھا لیکن سال میں اگر ایک دو مرتبہ ایسی مجبوری آجاتی ہے تو مسجد میں پلاسٹک بچھا کر وہاں چائے وغیرہ پلا سکتے ہیں۔ لیکن بعد میں اچھی طرح صفائی کا انتظام کریں۔ کھانوں میں مسالوں وغیرہ کی خوشبوئیں اٹھتی ہیں اس لئے وہ مسجد میں نہیں لانا چاہئے۔ اگر چائے یا snack وغیرہ لارہے ہیں تو اس حد تک ٹھیک ہے۔ مسائل تو ہیں لیکن ہمارے پاس جو وسائل ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے ہی ان مسائل کو حل کرنا ہے۔ سال میں ایک دو جو بڑے پروگرام ہوتے ہیں اُن میں ٹینٹ لگوالیا کریں اور باقی چائے پانی کی حد تک مسجد میں ٹھیک ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ کھانوں میں مصالحوں کی خوشبو ہوتی ہے اور وہ مسجد میں رَچ بس جاتی ہے اور بڑی دیر تک رہتی ہے۔ اس لئے کھانا نہیں ہونا چاہئے۔

☆ ایک صدر صاحب جماعت نے عرض کیا کہ فیلڈز میں ہماری جو میٹنگز یا اجلاسات وغیرہ ہوتے ہیں ان میں پُرتکلف کھانے کے انتظام کا بڑی تیزی سے رواج بن رہا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر اپنے پیسوں سے کوئی پُرتکلف کھانے کھلا رہے ہیں تو کھلانے دیں۔ لیکن بعض دن ہیں جیسے یومِ مسیح موعود، سیرت النبی ﷺ یا اس طرح کے دن ہوتے ہیں جب جماعتی جلسے اور پروگرام ہوتے ہیں تو ان میں جماعت کی طرف سے سادہ سا کھانا بنادیا کریں۔ اتنے پُرتکلف کھانوں کی کیا ضرورت ہے۔ سالن روٹی کردیں یا چاول کردیں۔ یا صرف بریانی اور دہی ہوجائے۔ زیادہ کھانوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر مقامی انتظامیہ خود خرچ کررہی ہے تو ٹھیک ہے لیکن مرکزی بجٹ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: مبلغین کی ماہانہ میٹنگ کرتے ہیں تو جگہیں بدل بدل کر کیا کریں۔ دُور دُور کی جماعتوں میں کیا کریں۔ میٹنگ کے ساتھ دوسرے تربیتی پروگرام بھی ہوجاتے ہیں۔ دُور دُور کی بڑی جماعتوں میں جایا کریں تاکہ جماعتوں کو بھی پتا لگے کہ مربیان کام کررہے ہیں اور مربیان کو بھی پتا ہو کہ کہاں کہاں جماعتیں ہیں اور کس طرح ان کے کام ہورہے ہیں۔ اس سے آپس میں ایک رابطہ اور تعلق بھی قائم ہوتا ہے۔

8 بجکر 45 منٹ پر یہ میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض مرحومین کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی۔ (نماز جنازہ حاضر و غائب کی تفصیل 25؍مئی 2017 کے شمارہ میں شائع ہوچکی ہے)

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور چند نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

اعلانات نکاح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوّذ اور مسنون خطبۂ نکاح کے بعد فرمایا کہ اُس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 15 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1) عزیزہ ایمن امتیاز (واقفہ نو) بنت مکرم امتیاز احمد صاحب (کاسل، جرمنی) کا نکاح عزیزم حماد شاہین (واقفِ نو) ابن مکرم مبشر احمد شاہین صاحب (ہمبرگ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔ (2) عزیزہ نتاشا رانا (واقفہ نو) بنت مکرم عمران رانا صاحب (ہنوور، جرمنی) کا نکاح عزیزم نادی احمد (واقفِ نو) ابن مکرم حفیظ احمد صاحب (آلن ڈورف، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔ (3) عزیزہ خولہ عاصم بنت مکرم عرفان عاصم صاحب (لندن) کا نکاح عزیزم سرفراز احمد شیخ (واقفِ نو) ابن مکرم افتخار احمد شیخ صاحب (اپیل ہائیم، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔ (4) عزیزہ نائلہ ارشد بنت مکرم ارشد علی خان (رائن ہائیم، جرمنی) کا نکاح عزیزم خرم شاہد ابن مکرم اعجاز احمد شاہد صاحب (وائب لنگن، جرمنی) کے ساتھ بارہ ہزار یورو حق مہر پر ہونا قرار پایا ہے۔ (5) عزیزہ شکیلہ ضیاء منظور (واقفہ نو) بنت مکرم شبیر احمد ضیاء صاحب (نیڈا، جرمنی) کا نکاح عزیزم مبرور احمد منظور (واقفِ نو) ابن مکرم منظور احمد طاہر صاحب (نیڈا، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔ (6) عزیزہ طاہرہ حمید (واقفہ نو) بنت مکرم حمید اللہ ظفر صاحب (نیشنل سیکرٹری تحریکِ جدید جرمنی) کا نکاح عزیزم سمیر احمد ابن مکرم نسیم احمد صاحب (فرینکفرٹ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔ (7) عزیزہ لبیھا رحمٰن (واقفہ نو) بنت مکرم حمود الرحمان احمد صاحب مرحوم (کاربن، جرمنی) کا نکاح عزیزم فہد محمود چیمہ (واقفِ نو) ابن مکرم ناصر محمود چیمہ صاحب (ہمبرگ،

INDIAN ROLLING SHUTTERS
IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔(8)عزیزہ Esra Tas بنت مکرم Yusuf Tas صاحب (فرینکفرٹ، جرمنی) کا نکاح عزیزم ابرار شاہ صاحب (فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم سید محمد اقبال شاہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔(9)عزیزہ سمیرا ماجد ملک بنت مکرم ملک عبد الماجد صاحب مرحوم (کراچی، پاکستان) کا نکاح عزیزم ملک سعید الدین صاحب (مربی سلسلہ مقیم ربوہ) ابن مکرم ملک صباح الدین صاحب (ربوہ) کے ساتھ طے پایا۔(10)عزیزہ فائزہ احمد بنت مکرم مبشر احمد صاحب (فریدرِش ڈورف، جرمنی) کا نکاح عزیزم مستنصر احمد (مربی سلسلہ جرمنی) ابن مکرم بشارت احمد صاحب (ہمبرگ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔(11)عزیزہ مہ جبین بنت مکرم مقبول احمد صاحب (کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ) کا نکاح عزیزم حافظ مبشر احمد، مربی سلسلہ ابن مکرم محمد یونس صاحب (نصیر آباد، ربوہ) کے ساتھ طے پایا۔(12)عزیزہ سدرہ سلیم بنت مکرم محمد افضل سلیم صاحب (صدر جماعت نیڈا) کا نکاح عزیزم مسرور احمد (واقفِ نو) ابن مکرم مبشر احمد صاحب (فریدرِش، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔(13)عزیزہ باسمہ وسیم بھٹی بنت مکرم وسیم احمد بھٹی صاحب (صدر جماعت گرون برگ، جرمنی) کا نکاح عزیزم محمد فاتح آصف (واقفِ نو) ابن مکرم محمد احمد صاحب (فرینکفرٹ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔(14)عزیزہ ساجدہ عمر بنت مکرم محمد عرفان شاکر صاحب (آلٹن شٹڈ، جرمنی) کا نکاح عزیزم باسل احمد محمد (واقفِ نو) ابن مکرم محمد اکرم انجم صاحب (نیوئے ٹنگن، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔(15)عزیزہ ازلم چیچن (Ozlem Cecen) بنت مکرم Selahattin Cecen صاحب (ہمبرگ، جرمنی) کا نکاح عزیزم حنان احمد (واقفِ نو) ابن مکرم نصیر احمد صاحب (سیکرٹری وقفِ نو ہمبرگ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

24راپریل 2017 (بروز سوموار) فرینکفرٹ (جرمنی) سے روانگی

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پندرہ منٹ پر بیت السبوح میں نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ (جرمنی) سے لندن (برطانیہ) کے لئے روانگی تھی۔ فرینکفرٹ ریجن اور اردگرد کی جماعتوں سے احبابِ جماعت مردوخواتین، بچے، بوڑھے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔

صبح 9 بجکر 50 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ چھوٹے بچے اور بچیاں گروپس کی شکل میں الوداعی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ احباب جماعت دورویہ قطار میں کھڑے تھے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت احباب جماعت کے درمیان تقریباً دس منٹ تک رونق افروز رہے، ہر چھوٹے بڑے نے پیارے آقا کا دیدار کیا۔ ایک باپ بیٹا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ویڈیو بنا رہے تھے۔ حضورانور نے ان کو اپنے پاس بلایا اور کیمرہ کے بارہ میں بعض امور دریافت فرمائے۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دونوں باپ بیٹے کی ویڈیو بنائی۔ زہے قسمت زہے نصیب!

دس بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا۔ بعدازاں قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ دونوں اطراف میں کھڑے احباب مردوخواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ جدائی کے یہ لمحات ان عُشّاق کیلئے بہت گراں تھے۔

فرینکفرٹ (جرمنی) سے لندن جاتے ہوئے راستہ میں بیلجیم کے مشن ہاؤس بیت السلام (برسلز) میں رکنے کا پروگرام تھا۔ فرینکفرٹ سے برسلز تک کا فاصلہ تقریباً چارصد کلومیٹر ہے۔

برسلز میں مختصر قیام اور مشن ہاؤس کا معائنہ

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک بجکر پچاس منٹ پر احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام (برسلز) تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت کے احباب مردوخواتین اور نیشنل عاملہ کے ممبران نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب امیر جماعت بیلجیم اور مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ انچارج بیلجیم نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔

بعدازاں دو بجکر دس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لاکر نمازِ ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے تمام احبابِ جماعت کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت خواتین کے ہال میں بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرفِ زیارت حاصل کیا۔

☆بعدازاں حضورانور نے مشن کے بیرونی احاطہ کا معائنہ فرمایا جہاں مختلف اقسام کے درخت لگائے گئے ہیں۔ حضورانور نے ان درختوں کی اقسام کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ نیز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ درخت اس طرح لگائیں کہ پارکنگ کی جگہ بھی ہو اور کھیل وغیرہ کے لئے بھی ایک حصہ موجود رہے۔

برسلز مشن ہاؤس کی دوسری منزل نئی تعمیر ہوئی ہے اور بعض دفاتر بنائے گئے ہیں۔ حضورانور نے ان دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ یہاں شعبہ جنرل سیکرٹری، شعبہ مال، شعبہ امورِ عامہ، شعبہ اشاعت اور مجلس انصار اللہ کے دفاتر ہیں۔ معائنہ کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ سوا تین بجے حضورانور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ اس موقع پر ان احباب نے شرفِ مصافحہ حاصل کیا جو پہلے نہیں پہنچ سکے تھے۔

بعدازاں مکرم امیر جماعت احمدیہ جرمنی عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم الیاس احمد مجوکہ صاحب، اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری مکرم یحییٰ صاحب، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنے خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ جرمنی سے یہ احباب حضورانور کو الوداع کہنے کیلئے قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔

تین بجکر چالیس منٹ پر یہاں سے فرانس کی بندرگاہ Calais کی طرف روانگی ہوئی اور پانچ بج کر پچاس منٹ پر چینل ٹنل (Channel Tunnel) آمد ہوئی جرمنی سے ساتھ آنے والے احباب اور خدام کی سکیورٹی ٹیم حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چینل ٹنل تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کیلئے قافلہ کے ساتھ ہی رہی۔ اسی طرح بیلجیم سے مکرم امیر صاحب بیلجیم، مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ انچارج بیلجیم، مکرم اسد مجیب صاحب مبلغ سلسلہ و جنرل سیکرٹری، راجہ عبدالطیف صاحب سیکرٹری جائیداد، صدر مجلس انصاراللہ این اے شمیم صاحب اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم توصیف احمد صاحب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہاں سے لندن کیلئے رخصت کرنے کیلئے قافلہ کے ساتھ آئے۔

لندن میں ورود مسعود اور مسجد فضل لندن میں پُرتپاک استقبال

☆پاسپورٹ، امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد قافلہ کی گاڑیاں مخصوص پارکنگ ایریا میں آکر رُکیں۔ ٹرین کی روانگی میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت کچھ دیر کیلئے گاڑی سے باہر تشریف لائے۔

چھ بجکر پچاس منٹ پر قافلہ کی گاڑیاں ٹرین میں بورڈ (board) ہوئیں۔ ٹرین اپنے وقت پر 7 بجکر 20 منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کرکے Dover کے قریب برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رُکی۔ قریباً دس منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے وقت کے مطابق 8 بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق 7 بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔ (برطانیہ کا وقت فرانس کے وقت سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے)-

مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر جماعت یو.کے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یو.کے، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو.کے، مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمان صاحب صدر مجلس انصاراللہ یو.کے، مکرم مرزا محمود احمد صاحب سنٹرل آڈیٹر، مکرم مرزا ناصر انعام صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (دفتر وکالت تبشیر، لندن)، مکرم غالب جاوید صاحب (مبلغ سلسلہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم سید محمد احمد صاحب نائب افسر حفاظت خاص مع سیکورٹی ٹیم اور دیگر جماعتی عہدیداران حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد شام 8 بجکر 30 منٹ پر مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت مردوخواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو اھلاً وسھلاً و مرحبا کہتے ہوئے خوش آمدید کہا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ اس طرح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انتہائی بابرکت دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ بخیریت و عافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ علیٰ ذلك

☆حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں جن خوش نصیب افراد کو اس سفر پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء بغرض ریکارڈ درج ہیں:

(1) حضرت سیدہ امتہ السبوح صاحبہ مدظلہا (حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)(2) مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)(3) مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن)(4) مکرم میجر محمود احمد صاحب (نائب افسر حفاظت خاص لندن)(5) مکرم ناصر احمد سعید صاحب (شعبہ حفاظت)(6) مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (شعبہ حفاظت)(7) مکرم محسن اعوان صاحب (شعبہ حفاظت)(8) مکرم خواجہ قدوس صاحب (شعبہ حفاظت)(9) مکرم محمود احمد خان صاحب (شعبہ حفاظت)(10) مکرم بشیر احمد صاحب (کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)
(11) خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

☆مکرم حماد مبین صاحب مبلغ سلسلہ (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) اور مکرم اطہر احمد صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو بھی قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆جامعہ کینیڈا سے سال 2016ء کے فارغ التحصیل درج ذیل مربیان جو اپنی ٹریننگ کے سلسلہ میں یوکے میں تھے ان کو بھی حضورانور کے ساتھ جرمنی کے اس سفر میں قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت عطا ہوئی: مکرم عاطف احمد زاہد صاحب، مکرم سرجیل احمد صاحب، مکرم ساجد اقبال صاحب، مکرم ثاقب ظفر صاحب، مکرم فرہاد غفار صاحب، مکرم عبدالباسط خواجہ صاحب، مکرم رضوان سید صاحب

☆علاوہ ازیں درج ذیل احباب کو قافلہ کی گاڑیاں ڈرائیو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی: مکرم ندیم احمد امینی صاحب، مکرم ناصر احمد امینی صاحب، مکرم محمد احمد صاحب، مکرم عمران ظفر صاحب، مکرم عبدالرحمان صاحب

☆مکرم سجاد احمد ملک صاحب جرمنی میں قیام کے دوران قافلہ میں شامل رہے۔

☆اسکے علاوہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل (یو.کے) کے درج ذیل ممبران نے اس دورہ کے خطباتِ جمعہ، مساجد کے افتتاح وسنگِ بنیاد اور وفود کے ساتھ میٹنگز اور ملاقاتوں اور حضورانور کے انٹرویوز اور دیگر جملہ پروگراموں کی ریکارڈنگ اور بعض پروگراموں کی live ٹرانسمشن کے لئے اس دورہ میں شمولیت کی سعادت پائی: مکرم منیر احمد عودہ صاحب، مکرم سفیر احمد قمر صاحب، مکرم عدنان زاہد صاحب، مکرم ابرار بیگ صاحب

☆ایم. ٹی. اے کی ٹیم کے علاوہ مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ مخزن التصاویر نے بھی اس میں شمولیت کی سعادت پائی۔

☆جرمنی سے ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب اس سفر کے دوران بطور ڈاکٹر ڈیوٹی پر قافلہ کے ساتھ رہے۔

☆ان احباب کے علاوہ جرمنی سے مکرم عبداللہ سپراء صاحب کو بھی اس سفر میں قافلہ کے ساتھ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ان سب احباب کیلئے یہ سعادت مبارک فرمائے۔ آمین۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 16 و 23رجون 2017)

......☆......☆......☆......

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22رمئی 2017 بروز سوموار نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی:

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ سعیدہ برلاس صاحبہ(اہلیہ مکرم مرزا عبد الرشید صاحب، پنشنر تحریک جدید، حال روہیمپٹن۔یوکے)

17رمئی 2017ءکو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ محترم مرزا محمد عبد اللہ صاحب دفعہ دار درویش قادیان کی بہو تھیں۔ بہت نیک، دعا گو اور خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھتی تھیں۔ بچوں کو بہتر تعلیم دلوائی اور ان کی اچھی تربیت کی۔ربوہ میں جلسہ سالانہ پر گھر میں ٹھہرے ہوئے کافی زیادہ مہمانوں کی بڑی خوش دلی اور محبت سے خدمت کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے خاوند فالج کی وجہ سے دوسال سے صاحب فراش ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1)مکرمہ رضیہ نور صاحبہ(اہلیہ مکرم رشید احمد نور صاحب، برمنگھم)

2راپریل 2017ءکو74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، جماعتی کاموں میں پیش پیش، انتہائی نیک، متقی اور صالحہ خاتون تھیں۔تیس سال تک لجنہ برمنگھم میں بطور سیکرٹری مال نہایت احسن رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔اپنے خاوند اور بچوں کا بھی جماعت کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق قائم کرنے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(2)مکرمہ خالدہ قیصر صاحبہ

(اہلیہ مکرم ریاض احمد قیصر صاحب، آف ہڈرزفیلڈ)

31رمارچ 2017ءکو68 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش، نیک صالحہ اور متقی خاتون تھیں۔حج اور عمرہ کی سعادت بھی پائی۔ رفاہی کاموں میں بہت حصہ لیا کرتی تھیں اس وجہ سے آپ کو جسٹس آف پیس کے خطاب سے بھی نوازا گیا۔ آپ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی بھانجی تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(3)مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ

(اہلیہ مکرم چوہدری سخی احمد صاحب، لاہور)

15راپریل 2017ءکو ربوہ میں بعارضہ کینسر 66سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ کے دادا حضرت غلام قادر صاحب اور نانا حضرت حکیم شوق محمد صاحب دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔محلہ کے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے پر خصوصی توجہ دیتی تھیں۔ بیس سال سے زائد عرصہ نصرت جہاں اکیڈیمی میں بھی پڑھانے کا موقع ملا۔ آپ تہجد گزار، دعا گو، غریبوں کی ہمدرد، نہایت سخی اور خوش اخلاق خاتون تھیں۔چندہ جات میں باقاعدہ اور ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔رشتہ داروں کا خیال رکھتیں۔خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ لگاؤ تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے چھوٹے بیٹے مکرم حاتم احمد صاحب بحرین میں بطور صدر خدام الاحمدیہ خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(4)مکرم شمس الدین اسلم صاحب(آف لاس اینجلس، امریکہ)

12راپریل 2017ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔بڑے محنتی، داعی الی اللہ، منکسر المزاج، اعلیٰ اخلاق کے مالک اور باعمل احمدی تھے۔کم عمری میں یتیم ہوگئے لیکن غیر مبائع رشتہ داروں کے دباؤ کے باوجود ہمیشہ خلافت سے بڑی عقیدت سے وابستہ رہے۔بطور ناظم علاقہ انصار اللہ صوبہ سرحد اور نائب امیر پشاور سمیت مختلف حیثیتوں سے تنظیمی اور جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔آپ کو ''خیبر پختونخواہ میں احمدیت کا نفوذ'' نامی کتاب شائع کرنے کی بھی توفیق ملی۔آپ نے اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کا بڑا خیال رکھا اور انہیں اعلیٰ تعلیم دلوائی۔آپ کے پانچ بیٹے ڈاکٹر اور تین انجنیئر ہیں۔ایک بیٹے مکرم احمد اسلم خان صاحب انجنیئر جماعت امریکہ میں شعبہ جائداد کی ٹیم کے رکن ہیں اور جماعت کے مختلف پراجیکٹس میں معاونت کی توفیق پارہے ہیں۔

(5)مکرمہ شہناز منہاس صاحبہ(آف امریکہ)

23رنومبر 2016ءکو بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ کے پڑدادا حضرت محمد فضل منہاس صاحبؓ اور پڑنانا حضرت ولی داد خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔مرحومہ فدائی احمدی، بڑی صابرہ اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ خلافت سے بڑی عقیدت تھی۔بچوں کو بھی خلافت سے وابستگی کی تلقین کیا کرتی تھیں۔جماعتی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔لاہور میں حلقہ کی سیکرٹری ناصرات کے طور پر اور پھر امریکہ میں ناصرات کی تعلیم وتربیت میں کافی خدمت کی توفیق پائی۔پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(6)مکرم ظفر اللہ ڈار صاحب(آف جاپان)

28راپریل 2017ءکو58 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو نیشنل سیکرٹری جائداد اور لوکل سیکرٹری تحریک جدید کے علاوہ شعبہ مہمان نوازی میں بڑی خدمت کی توفیق ملی۔مسجد بیت الاحد جاپان کی تعمیر کے موقع پر مالی قربانی میں حصہ لیا اور پھر پورے جوش سے اسے آباد کرنے میں بھی کوشاں رہے۔ باجماعت نمازوں کے پابند تھے۔بڑے ملنسار، بچوں اور بڑوں کو خدمت دین اور نیک باتوں کی نصیحت کرنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔خلافت سے نہایت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔آپ کو کوئٹہ میں اسیر راہِ مولیٰ ہونے کی بھی سعادت ملی۔مرحوم موصی تھے۔

(7)مکرمہ شائستہ باجوہ صاحبہ

(اہلیہ مکرم ارشاد اللہ تارڑ صاحب، جرمنی)

30راپریل 2017 ءکو وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ نیک، صالحہ اور بڑی دیندار خاتون تھیں۔خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔آپ مکرم نایاب تارڑ صاحب آف کینیڈا کی والدہ اور مکرم عبید اللہ باجوہ صاحب مرحوم (نائب صدر انصار اللہ جرمنی) کی ہمشیرہ تھیں۔

(8)مکرم محمد یعقوب صاحب(سابق معلم وقف جدید، کراچی)

12رمارچ 2016ءکو وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1963ء میں بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔خاندان کی مخالفت کے باوجود ایمان پر قائم رہے۔تین سال نگر پارکر میں بطور معلم وقف جدید خدمت بجالاتے رہے۔حلقہ اورنگی ٹاؤن کراچی میں بطور سیکرٹری دعوت الی اللہ، تعلیم القرآن اور مربی اطفال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم موصی تھے۔

(9)مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ(آف آسٹریلیا)

20رجنوری 2017ءکو65 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد گزار، دعا گو خاتون تھیں۔اپریل 1971ء میں بیعت کی۔اپنے میکے کی طرف سے اکیلی احمدی تھیں۔ان کے شدید دباؤ کے باوجود اللہ کے فضل سے ثابت قدم رہیں۔

(10)مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب

(ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب، ربوہ)

81سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ بطور اسٹیشن ماسٹر مختلف شہروں میں رہے۔نڈر اور جرأت مند کارکن تھے۔جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر اسپیشل ٹرینوں کی سہولت میں تعاون کرتے رہے۔

(11)مکرمہ سیدہ عابدہ رضوان صاحبہ

(اہلیہ مکرم سید رضوان منظور صاحب آف ربوہ)

16رفروری 2016ءکو54 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار صاحب یکے از 313 صحابہ کی نسل میں سے تھیں۔پنجوقتہ نمازی اور باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کی عادی تھیں۔چندہ جات اوّل وقت میں ادا کرنے والی، مہمان نواز، صلح میں پہل کرنے والی نیک خاتون تھیں۔آپ مکرم سید محمد منظور احمد صاحب مرحوم (اسٹیشن ماسٹر) کی بہو تھیں۔

(12)مکرمہ رضوانہ نزہت صاحبہ

(اہلیہ مکرم عبد الرب عرفانی صاحب آف دہلی گیٹ لاہور)

30راپریل 2017ءکو71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ حضرت میاں معراج الدین صاحب کی نواسی اور حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کی بہو تھیں۔موصیہ تھیں۔تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔آپ مکرم عبد الباری صاحب سابق نائب ناظر بیت المال کی بیٹی تھیں۔

(13)مکرم منظور احمد کھوکھر صاحب

(ابن حضرت لال دین کھوکھر صاحبؓ آف کھاریاں)

24راپریل 2017ءکو جرمنی میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، غریب پرور، اپنوں اور غیروں میں ہر دلعزیز، شفیق اور مخلص انسان تھے۔خلافت اور نظام جماعت سے محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔چند ماہ قادیان میں حفاظت مرکز کا فریضہ سرانجام دیا۔لمبا عرصہ کھاریاں میں بطور قائد مجلس، زعیم انصار اللہ، ناظم ضلع اور ضلعی مجلس عاملہ میں خدمات بجالاتے رہے۔بڑے پُرجوش اور باثمر داعی الی اللہ تھے۔مرکز سے علماء کو مدعو کرکے تبلیغی نشستوں کا اہتمام کرتے۔چک سکندر سے بوجہ مخالفت احمدی احباب کے انخلاء اور پھر آبادکاری کے سلسلہ میں خاص خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم موصی تھے۔آپ کے ایک بیٹے مکرم منصور احمد صاحب فرینکفورٹ میں بطور صدر حلقہ مسجد نور خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

......☆......☆......☆......

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8291: میں یاسمین. ایم بنت مکرم منصور. اے صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن Ottaplamoodu،Kaleelyl Veedu ڈاکخانہ کوٹیم ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی مبشر احمد — الامۃ: یاسمین. ایم — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8292: میں جاسینہ. ایم بنت مکرم منصور. اے صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن Ottaplamoodu،Kaleelyl Veedu ڈاکخانہ کوٹیم ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی مبشر احمد — الامۃ: جاسینہ. ایم — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8293: میں جمیلہ. کے زوجہ مکرم منصور. اے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 47 سال پیدائشی احمدی، ساکن Ottaplamoodu،Kaleelyl Veedu ڈاکخانہ کوٹیم ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 6 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/1000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سی مبشر احمد — الامۃ: جمیلہ. کے — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8294: میں ایم. عابدہ بی وی، زوجہ مکرم اے. محمد سلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 57 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالشفاء (پاڈا۔نارتھ) ڈاکخانہ کرونا گاپلّی ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 19 سینٹ زمین پر تعمیر شدہ مکان بمقام کرونا گاپلّی (جس میں خاکسار کا نصف حصہ ہے)۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/24,374 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے. محمد سلیم — الامۃ: ایم. عابدہ بی وی — گواہ: ناصر احمد زاہد

سب سے زیادہ اسلام نے عورت کو حقوق دیئے ہیں

یہ تعلیم دنیا کو بتانی ہے اور اس کا اطلاق سب سے پہلے اپنے گھر سے شروع ہوگا تو تبھی صحیح طور پر بتا سکیں گے

خطبہ نکاح فرمودہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16 رمئی 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ایک تو ہمارے جامعہ کے آخری سال کے طالبعلم ہیں اور دوسرا بھی جو ہے واقفِ نَو ہیں۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ نکاح اور شادی فریقین پر ذمہ داریاں ڈالتے ہیں اس لئے اُن ذمہ داریوں کی پہچان کرنے کی ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے اور ہمیشہ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ نے اس رشتہ کے قائم ہونے کیلئے بنیادی باتیں جو بتائی ہیں یا بار بار جس طرف توجہ دلائی ہے وہ تقویٰ ہے۔ دلوں میں تقویٰ ہوگا، اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا، اللہ تعالیٰ سے پیار کا تعلق حاصل کرنے کی کوشش ہوگی، اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کی کوشش ہوگی تو تبھی آپس کے رشتہ داروں کا بھی احساس رہے گا، آپس کے اعتماد کی فضا بھی قائم رہے گی، ہمیشہ سچائی کے ساتھ ان رشتوں کو قائم رکھنے کی کوشش بھی کی جائے گی۔ اور جو مربی سلسلہ ہے اس کی تو بہرحال بہت ذمہ داری ہے کیونکہ اس نے جماعت کی تربیت کا کام بھی کرنا ہے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کو بتانا ہے۔ آج کل دنیا میں عورتوں کے حقوق کی باتیں کی جاتی ہیں۔ سب سے زیادہ اسلام نے عورت کو حقوق دیئے ہیں اور حقیقی رنگ میں حقوق دیئے ہیں۔ یہ تعلیم دنیا کو بتانی ہے اور اس کا اطلاق سب سے پہلے اپنے گھر سے شروع ہوگا تو تبھی صحیح طور پر بتا سکیں گے۔ اسی طرح لڑکی کی ذمہ داری ہے، لڑکی کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور گھر کے فرائض جو ہیں ان کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے، آئندہ آنے والی نسل کی تربیت کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ سب کام اسی وقت ہو سکتے ہیں جب تقویٰ سامنے ہو اور جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے انسان کوشش کرنے والا ہو۔

اللہ کرے یہ آج قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔

پہلا نکاح عزیزہ نائلہ شاہد بنت مکرم محمد ادریس شاہد صاحب کا ہے جو عزیزم نبیل احمد مرزا متعلم جامعہ احمدیہ یوکے ابن مکرم مرزا ظفر محمود صاحب کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: یہ دونوں رشتے، لڑکی والے اور لڑکے والے بھی جو آج ہوئے ہیں ان کے بزرگوں کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے ہے۔ لڑکی کے پڑدادا صحابی تھے اور عزیزم نبیل مرزا بھی صحابی کی نسل میں سے ہیں۔ حضرت مرزا قدرت اللہ صاحب کی نسل میں سے ہیں۔

دوسرا نکاح عزیزہ سارہ اٹھوال بنت مکرم سلطان احمد اٹھوال صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم ذیشان احسن وقف نو ابن مکرم محمد احسن صاحب لندن کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دعا کرلیں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتے بابرکت فرمائے۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی. ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 19 رمئی 2017)

......☆......☆......☆......

جماعت کی خدمت کے خواہشمند متوجہ ہوں!

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بعض ادارہ جات میں کارکن درجہ چہارم کی آسامی پُر کی جانی مقصود ہے۔ جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور کارکن درجہ چہارم خدمت کے خواہش مند ہوں وہ درج ذیل شرائط کے مطابق درخواست دے سکتے ہیں۔

(1) امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں۔ (2) امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے۔ برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا۔ (3) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو انٹرویو بورڈ تقرر کارکنان میں کامیاب ہوں گے۔ (4) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے۔ (5) امیدوار کے اخراجات سفر قادیان آمد و رفت اپنے ہوں گے۔ (6) اگر کسی امیدوار کی سلیکشن ہوتی ہے اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ (مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ سے لئے جاسکتے ہیں۔ اس اعلان کے 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی اُن پر غور ہوگا)

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کرسکتے ہیں:

دفتر : 01872-501130 موبائل : 09815433760
e.mail : nazaratdiwanqdn@gmail.com

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
KONARK Nursery Hyderabad
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر 1

نہیں ہے اور اس بات نے انہیں دعاؤں میں سست کر دیا ہے وہ بھی یاد رکھیں کہ ان پر بھی امتحان اور ابتلاء کا دور آ سکتا ہے اور اپنے ایمان کو بچانے کیلئے انہیں بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہی آنا پڑے گا۔ اس لئے اس سے پہلے کہ ایسی حالت ہو دعاؤں کی طرف توجہ کریں، اگر اس وقت کسی کو بظاہر دنیاوی آسانیاں بھی ہیں تب بھی ایک درد کے ساتھ جو احمدی بھائی مشکل اور پریشانیوں میں گرفتار ہیں ان کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جماعتی پریشانیاں بھی دور فرمائے اور ذاتی پریشانیاں بھی دور فرمائے۔

پھر صرف مسلمانوں کی حالت یا احمدیوں کی حالت کا ہی سوال نہیں ہے بلکہ پوری دنیا کے حالات ایسے ہو رہے ہیں کہ دنیا خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور اپنی تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ بڑی طاقتیں اس وقت تو مسلمانوں کو آپس میں لڑا رہی ہیں اور جیسا کہ میں کئی سالوں سے کہہ رہا ہوں کہ مسلمان ان کے ہاتھوں میں بیوقوف بن کر اپنی طاقت کو کمزور کر رہے ہیں اپنے ملکوں کی ترقی کو کئی دہائیاں پیچھے لے جا چکے ہیں اس وقت جو امریکہ کا منصوبہ نظر آ رہا ہے وہ بڑا خطرناک ہے۔ شام میں جنگ کے ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں اور کئے جائیں گے مزید کہ ایران کی مدد شام کو پہنچے براہ راست۔ ہو سکتا ہے ایران پھر ایسی حالت میں فوجیں بھی بھیج دے اور پھر امریکہ اور اسرائیل ایران سے اپنی دشمنی نکالیں گے اور براہ راست پھر ایران سے جنگ شروع ہو جائے گی اور بدقسمتی سے سعودی عرب کی حکومت بھی ان کا ساتھ دے دے۔ بظاہر یہی نظر آ رہا ہے اور بڑی حکمت سے اسلام کے خلاف جو بغض و کینہ ہے مسلمان ممالک کو کمزور کرنے کی کوشش ہے اس پر یہ طاقتیں عمل درآمد کر رہی ہیں اور کریں گی لیکن یہ جنگ پھر محدود نہیں رہے گی روس بھی دوسرے فریق کی حمایت میں جنگ میں کھل کر آ جائے گا جس کا وقتاً فوقتاً وہ اظہار کرتا بھی رہتا ہے۔ ایک عالمی جنگ کی شکل بن سکتی ہے۔

اسی طرح قطر کا معاملہ بھی ہے آجکل۔ مسلمانوں کو لڑانے کے لئے ایک اور کوشش ہے۔ دہشت گردی کے خاتمہ سے زیادہ یہ بات نظر آتی ہے کہ فرقہ واریت کی وجہ سے ایک حسد پیدا ہوئی ہے اور دولت کو حاصل کرنے کی بھی ایک کوشش ہے اور اپنے زیر نگین رکھنے کی بھی کوشش ہے۔ امریکہ نے پہلے تو سعودی عرب کو کہا تھا کہ بیشک قطر پر پابندیاں لگا دو یہی میڈیا میں زیادہ تر ذکر آ رہا ہے کہ صدر امریکہ کے دورے کے بعد امریکہ کی اجازت ملنے کے بعد قطر کے خلاف یہ اقدامات کئے گئے ہیں۔ اب جب یہ سب کچھ ہو گیا تو امریکہ کی حکومت یہ کہتی ہے کہ سعودی عرب اور اس کے اتحادی صلح کے لئے بڑی سخت شرائط رکھ رہے ہیں ان کو نرم رویہ دکھانا چاہئے اب قطر پر بھی ہاتھ رکھنا شروع کر دیا ہے اور یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ہم تو بالکل نیوٹرل ہیں اس بارے میں۔ مسلمان ممالک کو سمجھ نہیں آ رہی کہ مسلمانوں کے خلاف ایک سازش کی جا رہی ہے بلکہ اسلام کے خلاف ایک سازش کی جا رہی ہے اور ہمیں اس سے بچنا چاہئے۔ پھر صرف مڈل ایسٹ یا عرب ممالک کا ہی معاملہ نہیں ہے کہ جہاں سے جنگ کے شعلے بھڑک سکتے ہیں امریکہ اور کوریا کا بھی تناؤ ہر آنے والے دن میں بڑھ رہا ہے۔ امریکہ کا معمولی سا بھی ہتھیاروں کا استعمال یا سختی کا رویہ یا کوریا کی طرف سے ہتھیار کا استعمال چاہے وہ بغیر نقصان پہنچائے ڈرانے کے لئے ہی ہو اس خطے میں بدترین جنگ پر منتج ہوگا۔ پس بڑے خوفناک حالات ہیں دنیا کے۔ چین گو کوریا کا حمایتی ہے لیکن وہ بھی حالات کی سنگینی اور جنگ کے خوفناک نتائج کو محسوس کرتے ہوئے کوریا کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے اور امریکہ کو بھی سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ سائبر حملے بھی خوفناک کردار ادا کر سکتے ہیں اور تباہی لا سکتے ہیں چنانچہ نیٹو کے ایک نمائندے نے یہ واضح کیا ہے کہ نیٹو پر یا دنیا کے حساس معاملات میں کہیں بھی یہ سائبر حملہ ہو گیا تو ایک تباہ کن جنگ کا باعث بن سکتا ہے اور مزید ہم اس قسم کا حملہ برداشت نہیں کر سکتے۔ پس دنیا تو اپنی تباہی کے خود سامان کر رہی ہے اور سمجھتے ہیں کہ دنیاداروں کی ترقی ان کی حفاظت کی ضامن ہے جبکہ یہ ان کی تباہی کی وجہ بن سکتی ہے اور پھر دنیادار اور دنیادار سربراہان حکومت اپنے مفادات کے لئے بالکل لاپرواہ ہو گئے ہیں خاص طور پر جب دنیا کی سب سے بڑی ظاہری طاقت کا صدر اپنے خول میں بیٹھ کر ہوائی باتیں کر کے سمجھتا ہو کہ دنیا اب میرے کہنے کے مطابق چلے گی تو پھر اس کی یہ باتیں حالات کو مزید بگاڑنے والا بنا رہی ہیں ایک بات تو اس سے ظاہر ہے کہ یہ اپنے تکبر کی وجہ سے اپنے ہر مخالف اور مسلمانوں سے نفرت کی وجہ سے مسلمانوں کو ختم کرنے پر تلا بیٹھا ہوا ہے اور اس بات سے لاپرواہ ہے کہ دنیا میں مختلف وجوہات سے جو حالات پیدا ہو رہے ہیں اس کے خوفناک نتائج سے وہ بھی محفوظ نہیں رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ جو جگہ مرکز اسلام ہے وہاں کے بادشاہ بھی ایماندار نہیں اور اپنے مفادات اور علاقے میں اپنی بڑائی منوانے کیلئے غیر مسلموں کی گود میں گر کر اسلام کو کمزور کر رہے ہیں۔ دنیا اگر جنگوں کی تباہی اور بربادی سے بچ سکتی ہے تو صرف ایک ہی ذریعہ سے بچ سکتی ہے اور وہ ہے ہر احمدی کی ایک درد کے ساتھ ان تباہیوں سے انسانیت کو بچانے کیلئے دعا۔ آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ دنیا میں بسنے والے انسانوں کے درد کو محسوس کرتے ہوئے ان آنے والی تکلیفوں اور مصیبتوں کو محسوس کرتے ہوئے جو ابھی ان پر نہیں آئیں اور جن کا ان کو احساس بھی نہیں ہے۔ ان کیلئے دعا کریں۔ مسلم امۃ کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں بھی عقل دے کہ وہ اپنے مقام کو سمجھیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ غیروں اور اسلام مخالف طاقتوں کی جھولی میں نہ گریں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی سلامتی ان کی ترقی کیلئے اپنے جس فرستادے کو بھیجا ہے وہ اسے ماننے والے ہوں۔ اسی طرح ایک درد کے ساتھ انسانیت کو تباہی سے بچانے کیلئے بھی دعا کریں جنگوں کے ٹلنے کیلئے دعا کریں۔ دعاؤں اور صدقات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں اگر اصلاح کی طرف دنیا مائل ہو جائے تو یہ جنگیں ٹل بھی سکتی ہیں۔ ہم اس بات پر خوش نہیں ہیں کہ دنیا کا ایک حصہ تباہ ہو اور پھر باقی دنیا کو عقل آئے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکیں اور آنے والے کو مانیں بلکہ ہم تو اس بات پر خوش ہیں اور کوشش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بھی اس کے بداعمال کی وجہ سے تباہی میں نہ ڈالے اور دنیا کو عقل دے کہ وہ بدانجام سے بچیں۔ جہاں مسیح موعود کے غلاموں کا یہ کام ہے کہ اس پیغام کو عام کریں کہ عافیت کا حصار اب مسیح موعودؑ کے ساتھ جڑنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے وہاں ہم ان کیلئے دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہماری دعاؤں سے انکو عقل بھی آ جائے اور اللہ تعالیٰ ان کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچا بھی لے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ بالخیر کرے اور ہم کبھی شیطان کی جھولی میں گرنے والے نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق زندگیاں گزارنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

بِاِحْسَانٍ ط کہ وہ طلاق جس میں رجوع ہو سکے دو مرتبہ ہے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ تیسری طلاق کہاں ہے؟ فرمایا تیسری طلاق کا ذکر فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ میں ہے۔ یہاں مَرَّتٰنِ کا مطلب ہی یہی ہے کہ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ یعنی باری باری دو الگ الگ موقعوں پر دو طلاق دی جائے اور تیسری طلاق کے بعد دائمی جدائی ہوگی پھر وہ میاں بیوی کبھی بھی آپس میں نکاح نہیں کر سکیں گے جب تک کہ قرآن مجید کا حکم حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ط پورا نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اگر تین طلاق ایک ہی وقت میں دی گئی ہوں تو اس خاوند کو یہ فائدہ دیا گیا ہے کہ وہ عدّت گذرنے کے بعد بھی اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے کیونکہ یہ طلاق ناجائز طلاق تھی۔ دراصل قرآن شریف میں غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو یہ امر نہایت ہی ناگوار ہے کہ پُرانے تعلقات والے خاوند اور بیوی آپس کے تعلقات کو چھوڑ کر الگ الگ ہو جاویں یہی وجہ ہے کہ اس نے طلاق کے واسطے بڑی بڑی شرائط لگائی ہیں۔ وقفہ کے بعد تین طلاق کا دینا اور ان کا ایک ہی جگہ رہنا وغیرہ یہ اُمور سب اس واسطے ہیں کہ شاید کسی وقت اُن کے دِلی رنج دُور ہو کر آپس میں صلح ہو جاوے......خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ (البقرہ:230) یعنی دو دفعہ کی طلاق ہونے کے بعد یا اسے اچھی طرح سے رکھ لیا جاوے یا احسان سے جُدا کر دیا جاوے۔ اگر اتنے لمبے عرصہ میں بھی انکی آپس میں صلح نہیں تو پھر ممکن نہیں کہ وہ اِصلاح پذیر ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 213، ایڈیشن 2003، مطبوعہ قادیان)

بے شک بعض فرقوں نے اکٹھی دی ہوئی تین طلاقوں کو تین تسلیم کیا ہے اور اسے طلاق بتّہ مانا ہے یعنی ایسے شوہر اور بیوی کے درمیان دائمی جدائی ہو جاتی ہے لیکن یہ اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ جب انسان ایک قدم غلط اُٹھاتا ہے تو پھر اس کا اگلا قدم بھی غلط ہی پڑتا ہے۔ چنانچہ ایسی بدعات کے اپنانے کے نتیجہ میں مسلمانوں میں حلالہ جیسی نہایت گندی اور شرمناک رسم پیدا ہو گئی۔ نام نہاد علماء معصوم اور لاعلم عوام کو تباہی کے گڑھے کی طرف ہانک رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقل اور سمجھ دے اور یہ زمانے کے امام مسیح و مہدی کو مان کر اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بنیں۔ (باقی آئندہ)

(منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

r#m#s : 9906928638
SALIENT FEATURES
•Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
•Lowest Packages Payable In Instalments
•Excellent Faculty & Hostel Facility
•Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 6 July 2017 Issue No. 27

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اپریل 2017ء

جماعت احمدیہ جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ، لوکل اور ریجنل امراء اور تمام جماعتوں کے صدران کے ساتھ میٹنگ

مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور اسے بہتر بنانے کیلئے نہایت اہم تفصیلی ہدایات

نماز جنازہ حاضر و غائب، اعلانات نکاح، فرینکفرٹ (جرمنی) سے روانگی

برسلز میں مختصر قیام اور مشن ہاؤس کا معائنہ، لندن میں ورود مسعود اور پُرتپاک استقبال

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 23، 24/اپریل 2017 کی مصروفیات

(23/اپریل 2017) بقیہ رپورٹ

تصنیف

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر شعبہ تصنیف کے انچارج نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ اس سال میں دو کتب کی پرنٹنگ ہوئی ہے۔ ایک پرنٹ ہو کر آگئی ہے اور ایک آنے والی ہے۔ دو کتب کا layout بن رہا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’ٹھیک ہے۔‘‘

ایڈیشنل سیکرٹری مال

☆ ایڈیشنل سیکرٹری مال نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ بجٹ وغیرہ کی تیاری کے سلسلہ سارے سیکرٹریانِ مال سے رابطہ کیا جاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سیکرٹریانِ مال کو چاہئے کہ بجٹ بناتے وقت ہر شخص کے گھر تک پہنچیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل چیز تو مالی قربانی کی اہمیت ہے جو آپ کو بتانی چاہئے۔ سیکرٹری تربیت کا بھی کام ہے کہ لوگوں کو مالی قربانی کی اہمیت کا احساس دلانا چاہئے۔ قربانی کا احساس ہو جائے تو باقی سب کچھ خود ہی ٹھیک ہو جاتا ہے۔

سیکرٹری مال

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ ہمارے پاس individual budget assessment فارم ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ یہاں جرمنی میں minimum wages (884) یورو ہے۔ یہ کمی محسوس ہو رہی ہے کہ لوگ اصل انکم پر بجٹ نہیں لکھواتے۔ اب ہم Plan بنا رہے ہیں کہ احبابِ جماعت کو بتایا جائے کہ لازمی چندہ جات اصل آمد پر لکھوانے کیوں ضروری ہیں؟ اگلی عاملہ کی میٹنگ میں ہم یہ پلان پیش کر دیں گے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو اپنی مالی حالات کی وجہ سے چندے نہیں دے سکتے وہ بتا دیں کہ ہم نہیں دے سکتے۔ لیکن یہ کہنا کہ ہماری انکم ہی اتنی ہے، غلط ہے۔ ایسی اِنکم میں تو برکت بھی نہیں پڑتی۔ سیکرٹریان تربیت کو بھی اور سیکرٹریان مال کو بھی توجہ دلائیں اور صدران خود بھی ذاتی طور پر یہ توجہ دلائیں۔ چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ ضروری نہیں کہ ہم نے لینا ہی لینا ہے۔ لیکن اپنی آمد نہ چھپائیں ورنہ اس میں برکت ختم ہو جاتی ہے۔ اگر نہیں دینا تو بتا دیں کہ ہم نہیں دے سکتے یا جتنا ہم دے رہے ہیں اس سے زیادہ نہیں دے سکتے۔ بہتر ہے کہ لکھ کر اجازت لے لیں۔ مجھے بہت سے خطوط آتے ہیں، جرمنی سے بھی آتے ہیں کہ ہم اتنا چندہ نہیں دے سکتے، ہمارا چندہ معاف کر دیا جائے یا شرح کم کر دی جائے۔

سیکرٹری تعلیم

☆ سیکرٹری تعلیم نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق اگلے پانچ سے دس سال کے سٹوڈنٹس کو گائیڈ کرنے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ اس کیلئے پلان بنا لیا گیا ہے اور امیر صاحب کو بھجوایا گیا تھا جس پر امیر صاحب نے کچھ مشورے دیئے ہیں اس کے مطابق ہم پلاننگ کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اکثر لڑکے مجھے مل رہے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے دسویں کلاس کر کے پڑھائی چھوڑ دی ہے اور کام کر رہے ہیں یا taxi چلا رہے ہیں یا باپ کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ لیکن لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔ پھر رشتہ ناطہ والے کہتے ہیں کہ رشتے میچ (Match) نہیں ہوتے کیونکہ لڑکوں کی پڑھائی کی طرف توجہ کم ہے اور لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔ اور جب لڑکیاں پڑھ جاتی ہیں تو بجائے اس کے کہ وہ یہ دیکھیں کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے احمدیوں میں ہی رشتے کرنے ہیں اپنی ڈیمانڈز بہت زیادہ بڑھا دیتی ہیں۔ حالانکہ چھوٹی موٹی کمیاں قبول کر کے رشتے ہو سکتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس لئے خدام الاحمدیہ کو اس لحاظ سے بھی منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے اور تعلیم کی طرف زیادہ توجہ پیدا کروائیں تا کہ رشتہ ناطہ کا مسئلہ بھی ختم ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے پاس سارا ڈیٹا ہونا چاہئے کہ کتنے سٹوڈنٹس ہیں اور وہ کیا کر رہے ہیں۔ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس کا ڈیٹا تو ہوتا ہے کیونکہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کی help مل جاتی ہے لیکن نچلی سطح پر سٹوڈنٹس کا ڈیٹا موجود نہیں ہوتا۔ نیچے والوں کو بھی سنبھالنا آپ کا فرض ہے۔ سیکرٹری تعلیم کا کام صرف یہ نہیں کہ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس کو سنبھالنا ہے۔ بلکہ سیکرٹری تعلیم کا کام ہے کہ primary سے لے کر arbiture تک اور پھر arbiture سے university تک ہر ایک کو سنبھالے۔ بچپن سے ہی پڑھائی کی طرف توجہ دلائیں اور انہیں encourage کریں۔ جو ماں باپ پڑھے لکھے نہیں ہیں ان کے بچوں کو خاص توجہ دلائیں۔ متعلقہ سیکرٹریان تعلیم، صدران اور عاملہ والے بھی اس طرف توجہ دیں گے تو اگلی نسلیں بہتر نکلیں گی۔ صرف اپنے حال پر ہی نہ سوچیں بلکہ اگلی نسل کی فکر کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ گلگت سکردو وغیرہ میں آغا خانی لڑکیاں بہت زیادہ پڑھی لکھی ہیں لیکن وہ کم پڑھے لکھے لڑکوں سے اس لئے رشتے کر رہی ہیں کہ ہماری نسل تباہ نہ ہو جائے۔ ہماری لڑکیوں کو بھی قربانی دینی چاہئے اور لڑکوں کو بھی پہلے سے زیادہ پڑھانا چاہئے۔ پہلی بات تو یہ ہے یہاں پڑھنے کے مواقع ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں بجائے اس کہ آوارہ گردیوں میں پڑ جائیں۔ خدام الاحمدیہ اور شعبہ تربیت کو بھی اس بارہ میں توجہ دینی چاہئے کہ لڑکوں کو آوارہ گردیوں کی جو عادت پڑ چکی ہے اس سے سنبھالنے کی کوشش کریں۔ لڑکے لڑکیوں کے خلاف شکایتیں کر دیتے ہیں، لڑکیاں لڑکوں کے خلاف شکایتیں کر دیتی ہیں اور آہستہ آہستہ یہ مسائل بڑھتے جا رہے ہیں۔ اگر آپ نے ان کو سنبھالنے کا باقاعدہ پروگرام نہ بنایا تو یہ مسائل بڑھتے چلے جائیں گے۔

سیکرٹری وقفِ جدید

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری وقفِ جدید نے بتایا کہ وقفِ جدید میں شاملین کی تعداد 28 ہزار 680 ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس تعداد میں اضافہ ہونا چاہئے۔ خاص طور پر نومبائعین کو اس میں شامل کریں۔

ایڈیشنل سیکرٹری جائداد

(یک صد مساجد کا منصوبہ)

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مساجد کے بجٹ کے حوالہ سے تفصیلی جائزہ لینے کے بعد سو مساجد کے بارہ میں امیر صاحب جرمنی کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: آپ نے اس پراجیکٹ کیلئے ذیلی تنظیموں سے بھی قرضہ لیا ہوا ہے اور ان کے بہت سارے پیسے واپس کرنے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس صورتحال میں تو فی الحال آپ کو مزید مساجد کی تعمیر روک دینی چاہئے اور جو اس وقت زیرِ تعمیر ہیں پہلے ان کو مکمل ہونا چاہئے۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ کے دوران جن مساجد کی بنیاد رکھی گئی تھی ان کے بجٹ کے حوالہ سے تفصیلی جائزہ لیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پیسوں کی صورتحال کا تو آپ کو پتا ہے۔ آپ کی تو

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لاوے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

والی صورتحال بنی ہوئی ہے۔ ہر چیز قرض پر چل رہی ہے۔ آپ نے قرضے بھی اتارنے ہیں۔ اس وقت آپ لوگوں نے ایک بڑی رقم تو مرکز کو ہی ادا کرنی ہے۔ مرکز کے دنیا بھر میں اپنے بہت سے پراجیکٹ چل رہے ہیں۔ آپ لوگ اتنے پاؤں پھیلاتے ہی کیوں ہیں جب اخراجات ہی نہیں کر سکتے؟ اتنا ہی کریں جتنا کر سکتے ہیں۔ جن جماعتوں نے مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے پہلے قربانی دی ہوئی ہے اور ایک ملین دے دیا ہوا ہے یا پانچ ملین یا چھ ملین دے دیا ہے پہلی preference انہیں دینی چاہئے تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک preferences order بننا چاہئے کہ کس کس جماعت نے کتنے کتنے پیسے دیئے ہیں اور اگر کسی خاص وجوہات کی بنا پر کہیں مسجد بنا رہے ہیں تو وہ وجوہات پتا ہونی چاہئیں کہ کیوں preference دی جا رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک مکمل لسٹ بنائیں کہ اس وقت کہاں کہاں آپ کے زیرِ تعمیر مساجد ہیں، کہاں بنیادیں رکھی جا چکی ہیں۔ آپ کے پاس موجودہ فنڈ کی پوزیشن کیا ہے۔ آپ کے قرض کی پوزیشن کیا ہے۔ ایک سال میں آپ کتنا فنڈ اکٹھا کر سکتے ہیں۔ انکے نقشے کیا ہیں۔ یہ ساری چیزیں مرکز میں لے کر آئیں۔ آئندہ سے کچھ عرصہ کے لئے یہ سارا کام میں اپنے ہاتھ میں لے رہا ہوں۔ مسجدوں کی approval، مسجدوں کے نقشے، مسجدوں کے فنڈز، یہ سب لندن آکر منظور کروایا کریں۔ لوکل جماعت کو اس کا اختیار ہی نہیں ہوگا۔

☆ امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ ایسٹ جرمنی میں Leipzig اور Erfurt میں دو مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ وہاں جماعت نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وہاں جماعت ہی نہیں تو مساجد کیوں بنا رہے ہیں؟ میں نے تو آپ سے نہیں کہا کہ وہاں مسجدیں بنائیں اور نہ ہی آپ نے مجھ سے اجازت مانگی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب کسی بھی ایسی جگہ مسجد تعمیر نہیں ہوگی جہاں جماعت نہیں ہے۔ پہلے ان علاقوں کو preference دی جائے گی جہاں ہماری جماعت ہے۔ جہاں جماعت ہی نہیں ہے وہاں مسجد بنانے کا کیا مقصد ہے؟ جیسے پیغامیوں نے برلن میں مسجد بنائی ہوئی ہے کیا اسی طرح آپ بھی صرف علامت کے طور پر مسجدیں بنانا

باقی رپورٹ صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad